گلشنِ اُردو

برائے درجہ پنجم [V]

(تیار کردہ: صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT) بہار، پٹنہ)

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

ڈائرکٹر (پرائمری ایجوکیشن)، محکمہ تعلیم، حکومت بہار سے منظور

صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے تعاون سے پورے صوبۂ بہار کے لئے

سب کے لئے تعلیمی مہم پروگرام (S.S.A) کے تحت
اسکولی بچوں کے لئے درسی کتابیں برائے
مفت تقسیم
شائع کی گئیں۔ کتاب کی خرید وفروخت قانوناً جرم ہے۔

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ، پٹنہ

S.S.A. 2015-16 2,98,175

:شائع کردہ:

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

پاٹھیہ پستک بھون، بدھ مارگ، پٹنہ۔ 800001

مطبوعہ : Vijay Shree Offset Printer, Patna-16 (ٹکسٹ کے لئے 70G.S.MH.P.C سفید واٹر مارک Cream
Wove کاغذ استعمال میں لایا گیا اور سرورق کے لئے 130G.S.M. واٹر مارک H.P.C کا سفید کاغذ استعمال میں
لایا گیا)۔ Size: 24 x 18 cm

پیش لفظ

محکمہ تعلیم، حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق، اپریل 2009ء سے پہلے مرحلہ میں ریاست کے درجہ IX کے طلباء و طالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی کے تحت تعلیمی سال 11-2010 کے لئے درجہ I، III، VI اور X کی تمام لسانی اور غیر لسانی درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا گیا۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT)، نئی دہلی کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کے حساب (ریاضی) اور سائنس نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT)، بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I، III، VI اور X کی تمام درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی گئیں۔ اس سلسلے کی کڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی سال 2012-2011 کے لئے درجہ II، IV اور VII کی نئی درسی کتابیں صوبے کے طلباء وطالبات کے لئے فراہم کی گئیں اور تعلیمی سال 13-2012 کے لئے درجہ V اور VIII کی نئی کتابیں دستیاب کرائی گئیں۔ ساتھ ہی ساتھ درجہ II، IV اور VII کی کتابوں کا نیا ترمیم واضافہ شدہ ایڈیشن بھی اسی سال ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے تعاون سے شائع کیا گیا!

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے معزز وزیر اعلیٰ، بہار جناب جیتن رام مانجھی، وزیر تعلیم جناب برشن پٹیل اور محکمہ تعلیم کے پرنسپل سکریٹری، جناب آر. کے مہاجن کی رہنمائی کے تئیں ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

این سی ای آر ٹی، نئی دہلی اور ایس سی ای آر ٹی، بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ممنون ہیں، جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ طلباء سرپرستوں، معلموں نیز ماہرین تعلیم کے تبصروں اور مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا، تاکہ ریاست کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

دلیپ کمار I.T.S.

منیجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن، لمیٹڈ

رہنما کمیٹی برائے فروغ درسی کتب

☆ جناب راہل سنگھ
اسٹیٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ جناب امت کمار
اسسٹنٹ ڈائرکٹر، پرائمری ایجوکیشن محکمہ تعلیم، حکومت بہار

☆ جناب رام شرنا گت سنگھ، جوائنٹ ڈائریکٹر
محکمہ تعلیم، حکومت بہار، پٹنہ

☆ ڈاکٹر شوبنا شانڈلیہ
ایجوکیشن اکسپرٹ، یونیسیف، پٹنہ

☆ جناب حسن وارث
ڈائرکٹر ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ جناب مدھوسودن پاسوان
پروگرام آفیسر، بہار ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، پٹنہ

☆ ڈاکٹر سید عبدالمعین
صدر، ٹیچرس ایجوکیشن، ایس سی ای آر ٹی، پٹنہ

☆ ڈاکٹر گیان دیومنی ترپاٹھی
پرنسپل مینتری کالج آف ایجوکیشن اینڈ مینجمنٹ، حاجی پور

پروگرام کنوینر:۔

جناب محمد امتیاز عالم، لکچرر، اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، بہار، پٹنہ 800006

مرتبین:۔

(1)	جناب جنید	معلم، اردو پرائمری اسکول، ٹولہ پرویز خاں، نگرہ، چھپرہ، سارن
(2)	جناب سید اسماعیل حسنین نقوی۔	سابق ریڈر، کم لینگویج ایکسپرٹ (اردو) اکاڈمک ڈپارٹمنٹ، بی ٹی بی سی پٹنہ
(3)	جناب غلام مصطفی عزیزی	سابق معلم، اردو مڈل اسکول، بیلہڑیا، ٹکاری، گیا
(4)	جناب محمد نقی حسن ایوبی	معلم اردو پرائمری اسکول، دسنہ، استھاواں، نالندہ
(5)	محمد نوشاد عالم صدیقی	معاون معلم، اردو مڈل اسکول، بیلہڑیا ٹکاری، گیا

تجزیہ کار:۔

ڈاکٹر اسرائیل رضا،	ڈی ڈی ای پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ
ڈاکٹر شہاب ظفر اعظمی،	اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ

اپنی بات

قومی نصابی خاکہ 2005ء کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے صوبائی نصابی خاکہ 2008ء کو نافذ کیا گیا اور یہ کوشش کی گئی کہ قومی تعلیمی پالیسی 1986ء میں مذکور، بچوں کی تعلیم کے بنیادی نکتوں [ایک ایسے تعلیمی نظام کو فروغ دیا جائے، جس میں بچوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہو] کی جانب، مزید پیش رفت ہو سکے۔ نصاب کے رہنما اصولوں کے مطابق بچوں کو ''رٹنے'' کی عادت سے الگ رکھنے اور ان کی معلومات کو کتاب کے باہر کی زندگی سے آشنا کرانا ضروری ہے، یعنی ہماری اس درسی کتاب میں سیکھنے کا عمل ''رٹنا'' نہ ہو کہ بچوں میں تفہیم کو فروغ دینا ہے۔

اس درسی کتاب کے تمام ابواب مکمل طور پر ''عملی سرگرمیوں'' پر مبنی ہیں، یعنی اسے بچے خود کے تلاش و جستجو سے اپنی منطقی قوت کو پیدا کر پائیں گے، نیز اپنی پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو بھی اجاگر کر سکیں گے۔ انہی مقاصد کے تکمیل کے پیش نظر، یہ درسی کتاب تیار کی گئی ہے جو کئی مراحل سے گذر کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

درجہ پنجم [V] کی اس کتاب کو تیار کرنے میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچے زبان کی بنیادی مہارتوں کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی عملی قواعد کی جانکاریاں بھی حاصل کر سکیں۔

اس درسی کتاب کی تیاری میں صوبہ بہار کے اہم تجزیہ کار، صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، پٹنہ 800006 کے مختلف شعبوں کے ماہرین اور صوبہ کے اساتذہ کرام کے عملی مشوروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف سطحوں پر کئی ورک شاپ منعقد کر کے ملک کے مختلف ناشرین کی مطبوعات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کتاب کے مسودے کو آخری شکل دی گئی ہے۔ اس کتاب سے بچوں کی زبان، ذہنی معیار، فطری ذوق کے مدنظر اسباق کا انتخاب کیا گیا ہے تا کہ ان کے اندر زبان کی سمجھ اور پڑھنے کا شوق فطری طور سے پیدا ہو سکے۔

اس کتاب کے مسودے کو صوبہ بہار کے مختلف اضلاع کے منتخب اسکولوں میں تجربہ کے بعد موصولہ مشوروں اور درجات III، IV، VI، اور VII کی شائع درسی کتابوں سے موصولہ مشوروں کی روشنی میں مزید ترمیم و اضافہ کر کے درس و تدریس کے ماہرین اور اساتذہ کی نظر ثانی کے بعد یہ کتاب پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لہذا درجہ IV کے بعد اب درجہ V کے لئے یہ درسی کتاب پیش خدمت ہے۔

ان تمام اساتذہ کرام، ادباء اور شعراء حضرات، جن کی نگارشات شامل اشاعت ہیں، میں ان کا صمیم قلب سے متشکر ہوں، ساتھ ہی دیگر تمام اساتذہ کرام ماہرین لسانیات اور تجزیہ کاروں کا بھی ممنون ومشکور ہوں، جنکی اجتماعی کاوشوں کے نتیجے میں ایسی کارآمد اور دلچسپ کتاب سامنے آسکی۔

اس کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے میں والدین حضرات، ماہرین تعلیمات، اساتذہ کرام اور دانشور حضرات کے مفید اور کارآمد مشوروں کا مجھے مزید انتظار رہے گا۔

حسن وارث
ڈائریکٹر
صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت، بہار، پٹنہ

ترتیب

دیباچہ

اپنی بات

1۔ حمد نظم "نعت" (برائے مطالعہ) 1

2۔ سچ کی تاثیر نثر 8

3۔ کفایت شعاری نثر 13

4۔ ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے نظم "لسانی کھیل" (برائے مطالعہ) 20

5۔ بی بی فاطمہ نثر 25

6۔ ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے نثر 31

بندر کی شرارت (نظم) (برائے مطالعہ)

7۔ لوری 38

8۔ بطخ میاں نثر 45

9۔ خط۔ نالندہ کی سیر نثر 53

ہند کے باغبانو اٹھو نظم 59

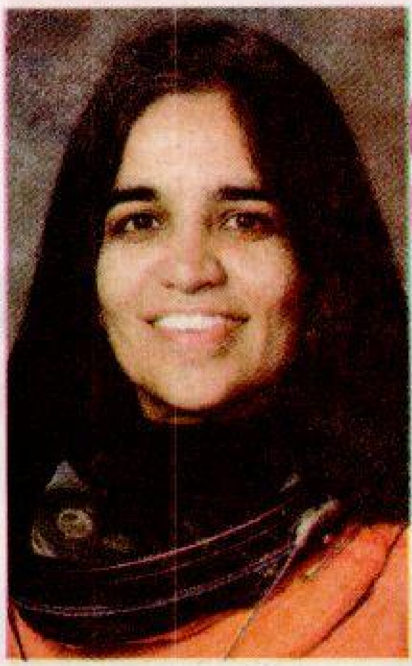

11۔ زراف	نثر		64
12۔ چوہے ہی چوہے	نثر	محنت	73
13۔ پہیلی	نظم		83
14۔ کلپنا چاولا	نثر		89
15۔ گروگوبند سنگھ	نثر		94
16۔ چاند پہ جا پہنچا انسان (نظم)			
موت کا بچ	(برائے مطالعہ)		1010
17۔ شری نواس رامانوجم	نثر		106
18۔ غبارے	نثر		114
19۔ گنگا	نظم		121
20۔ ملا نصیرالدین	نثر	نوشیر واں	126

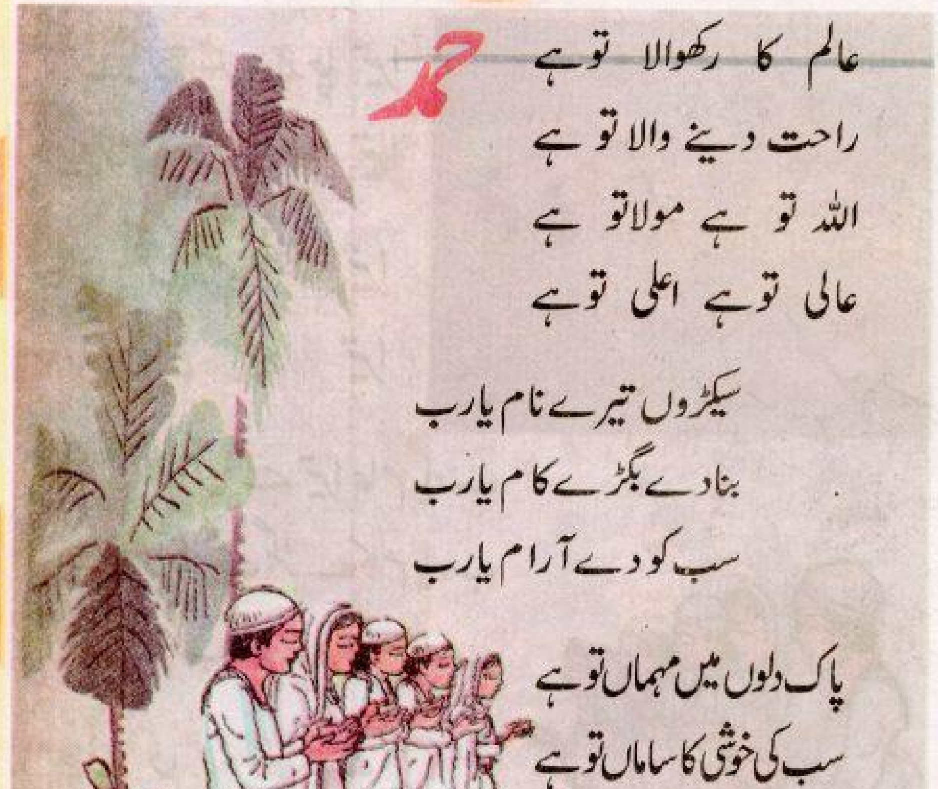

حمد

عالم کا رکھوالا تو ہے
راحت دینے والا تو ہے
اللہ تو ہے مولا تو ہے
عالی تو ہے اعلیٰ تو ہے

سیکڑوں تیرے نام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کو دے آرام یارب

پاک دلوں میں مہماں تو ہے
سب کی خوشی کا ساماں تو ہے
سارے جہاں کا سلطاں تو ہے
ہر اک دل کا ارماں تو ہے

تو ہے دل آرام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کو دے آرام یارب

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

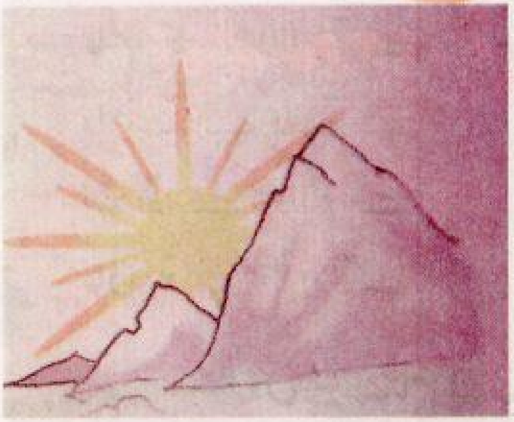

صحن چمن میں چرچا تیرا
دیروحرم میں جلوا تیرا
زبانِ گل پر نغمہ تیرا
سارا عالم شیدا تیرا

فیض ہے تیرا عام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کو دے آرام یارب

سچائی کی رہ دکھا دے
دردوالم کی سب کو دوادے
دل میں علم کی جوت جگادے
انساں کو انسان بنادے

دل ہوسب کارام یارب
بنادے بگڑے کام یارب
سب کودے آرام یارب

وفا ملک پوری

پڑھیے اور سمجھیے:

(الف) عالِم	=	جاننے والا	دیر	=	بت خانہ، مندر
عالَم	=	دنیا، زمانہ	دِیر	=	مدت
عالی	=	بلند، بزرگی	علَم	=	پرچم، جھنڈا
اعلیٰ	=	بہت بلند، اوپر	عِلم	=	جاننا
اَلَم	=	دکھ، غم	راحت	=	سکون
مولا	=	مالک	صحن	=	آنگن
نغمہ	=	گیت	چمن	=	پھلواری
سلطان	=	حاکم (بادشاہ)	حرم	=	خانۂ کعبہ کا احاطہ
ارماں	=	تمنا	شیدا	=	چاہنے والا
فیض	=	مہربانی	رام	=	آرام کا مخفف، قابو، سکون
جوت	=	روشنی			

(ب) مجھے ایسے بھی لکھا جاتا ہے [مخفف]

مشرق = شرق

مغرب = غرب

ہندوستان = ہند

پاکستان = پاک

ادراک = درک

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(ج) صلی اللہ علیہ وسلم = صلعم

رضی اللہ عنہٗ = ؓ

علیہ السلام = ؑ

رحمۃ اللہ علیہ = ؒ

مصرع = ع

صحیح = ؐ

سوچیے اور بتائیے:

(1) سارے جہاں کا رکھوالا کون ہے؟

(2) سب سے بڑا کون ہے؟

(3) ساری دنیا میں کس کے نام کا چرچا ہے؟

(4) کس کا جلوہ ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

(5) کس کا فیض ہر جگہ پایا جاتا ہے؟

☆ اللہ کیلئے اور کون کون سے الفاظ آتے ہیں لکھئے۔

☆ شاعر اس نظم میں کون کون سی خواہشات کا اظہار کرتا ہے

ملایئے اور پورا کیجیے:

(1) عالم کا.................... تو ہے

راحت.................... تو ہے

(2) سینکڑوں.................... یارب

بنادے.................... یارب

(3) سچائی کی.................... دکھادے

دل میں.................... جگادے

آیئے کریں:۔

اس حمد کو زبانی یاد کیجیے اور درجہ میں تمام بچے مل کر گایئے۔

مندرجہ ذیل بند کی تشریح کیجیے:۔

(1) سچائی کی راہ دکھادے۔ دل میں علم کی جوت جگادے
درد و الم کی سب کو دوادے انساں کو انسان بنادے

(2) پاک دلوں میں مہماں تو ہے سارے جہاں کا سلطاں تو ہے
سب کی خوشی کا ساماں تو ہے ہر اک دل کا ارماں تو ہے

(1) طلبا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر باادب ہاتھ باندھ کر اس حمد کو باری باری سے ترنم کے ساتھ پڑھیں۔ پھر مل کر باآواز بلند پڑھیں۔

(۲) دوسری کوئی حمد جو آپ کو یاد ہو درجہ میں سنایئے۔

حمد اس نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی و بڑائی بیان کی جاتی ہے

برائے مطالعہ

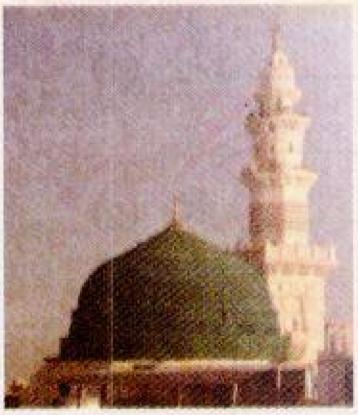

''نعت''

احمد مصطفیٰ
یا حبیبِ خدا
سرورِ انبیاء
رہنما! رہنما!
سید الہاشمی !
ہو شفاعت مری
پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ! السلام اے نبیؐ

میرے اُمی لقب
شہرِ علم و ادب
شہنشاہِ عرب
علم تم سے طلب
یا نبیؐ یا نبیؐ
ہو شفاعت مری
پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ

فاطمہ کے پدر
سیّدِ خوب تر
اس طرف بھی نظر
لو میری کچھ خبر

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

آس تم سے لگی
ہو شفاعت مری
پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبی ﷺ ! السلام اے نبیؐ

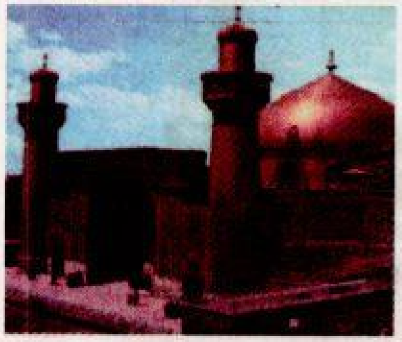

جان دنیا و دیں
خاتم المرسلیں
رحمت العالمیں
شاہ دنیا و دیں
تم سے رحمت ملی
ہو شفاعت مری
پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبی ﷺ ! السلام اے نبی

تم پہ اتری وحی
شمع رحمت چلی
لو ہے تم سے لگی
روشنی ہو مری
تم مری زندگی
ہو شفاعت مری
پیارے بچوں کے بے شک ہو پیارے نبیؐ
السلام اے نبیؐ ! السلام اے نبیؐ
السلام اے نبیؐ!
السلام اے نبیؐ!!

❖ سید ابراہیم نادم بلخی مرحوم

سبق 2:

”سچ کی تاثیر“

ایک شریف خاندان کا نوعمر لڑکا علم وکمال حاصل کرنے کے شوق میں اپنے وطن عزیز کو چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ وہ اپنی ضعیف ماں سے عرض کرتا ہے ”امّی جان میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک قافلے کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔ جو عنقریب ہمارے ملک کی راجدھانی بغداد کو جانے والا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں ہر قسم کے کامل لوگ موجود ہیں اور وہاں علم کا چرچا ہے۔

اس یتیم لڑکے کی یہ درخواست اگر چہ ماں کے دل کو غمگین کرنے والی تھی مگر وہ اپنے پیارے بچے کی جدائی کو علم کی دولت کے مقابلہ میں گوارہ کرسکتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہونہار بچے کے اس نیک خیالی کو بہت پسند کیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اس کی درخواست کو منظور فرمایا۔

ضعیف ماں نے ضروری سامان سفر تیار کیا اور جب قافلے کی روانگی کا وقت آیا تو چالیس دینار لڑکے کے حوالے کیے۔ اس نقدی کے علاوہ ایک اور چیز بھی عطا کی جو کہ دنیا کے تمام جواہرات سے زیادہ بیش قیمتی تھی۔ وہ قیمتی چیز صرف یہ نصیحت تھی کہ ”میرے پیارے بچے! ہمیشہ سچ بولنا۔ اپنے دل، زبان اور

ہاتھ کو سچا رکھنا۔ کیسا ہی خوف وخطر پیش آئے سچ بات پر ثابت قدم رہنا۔ اب تم مجھ سے عہد کرو کہ ہمیشہ اس نصیحت پر عمل کروں گا"۔

سعادت مند لڑکے نے ماں کی بات غور سے سنی اور سچے دل سے عہد کیا کہ "میں کسی حال میں اس کے خلاف نہ کروں گا۔" یہ کہہ کر سلام رخصت کیا اور قافلہ کے ہمراہ بغداد کو روانہ ہوا۔ قافلے نے ابھی دو تین منزلیں ہی طے کی ہونگی کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا۔ قافلہ میں شامل سارے لوگ خوف زدہ ہوگئے۔ مگر اس لڑکے کو کسی طرح کا خوف نہیں تھا۔ وہ بالکل اطمینان کے ساتھ اپنے جگہ کھڑا رہا۔ ڈاکوؤں نے باری باری سب کو لوٹنا شروع کیا۔ جو شخص کچھ حیلہ یا عذر کرتا اسے ڈاکوؤں کے ذریعہ بری طرح ستایا جاتا۔ ایک ڈاکو اس لڑکے کے پاس آیا اور بولا "اے لڑکے تمہارے پاس کیا ہے؟"

لڑکے نے برجستہ جواب دیا۔ "میرے پاس چالیس دینار ہے۔"

چالیس دینار! ڈاکو نے متعجب ہوتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں چالیس دینار۔ لڑکے نے پھر سے کہا۔

کہاں چھپا رکھا ہے؟ ڈاکو نے رُعب دار آواز میں کہا۔

میری ماں نے اسے میرے قمیص کے آستین میں سی دیا ہے تاکہ کہیں راستے میں گر نہ جائے۔ لڑکے نے آستین دکھاتے ہوئے جواب دیا۔ لڑکے کا بے باک جواب سن کر ڈاکو اسے اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔

سردار کو پہلے تو اس بات کا یقین نہیں ہوا مگر جب آستین کھول کر دیکھا تو سچ مُچ چالیس دینار نکلے۔ سردار نے کہا کہ اے لڑکے اگر تم حقیقت نہیں بتاتے تو تمہارا یہ مال بچ سکتا تھا۔ لڑکے نے جواب دیا "میری ماں نے مجھے رخصت کرتے وقت نصیحت کی تھی کہ کیسا ہی خوف وخطر پیش آئے ہمیشہ سچ بولنا۔ اور میں نے اپنی ماں سے اس نصیحت پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔

لڑکے کا جواب سن کر سردار بہت متاثر ہوا۔اس کے دل سے ایک آواز آئی ”کیا تجھ کو شرم نہیں آتی ؟ یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے گئے عہد پر قائم ہے اور تو اس بڑے مالک کے عہد کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہے اور ناحق اس کی خلقت کو ستاتا اور پریشان کرتا ہے۔“

اپنے دل کی اس آواز کو سنتے ہی ڈاکوؤں کے سردار نے لوٹ مار کے اس پیشہ سے توبہ کرلی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی اس کا ساتھ دیا۔انہوں نے ہر ایک شخص کا مال واپس کر دیا اور جن کو تکلیف پہنچائی تھی ان سے معافی چاہی اور آئندہ تمام عمر نیکی کے ساتھ بسر کی۔ جانتے ہو وہ کون تھے جن کے سچ کی ایسی تاثیر ہوئی ؟ وہ تھے جناب ابومحمد محی الدین۔ جو آگے چل کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔جن کی درگاہ شہر بغداد میں واقع ہے جہاں عقیدت مندوں کا مجمع لگا رہتا ہے اور جہاں سے لاکھوں نامرادوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

پڑھیے اور سمجھیے

نوعُمر	کم عمر	سعادت مند	فرمابردار
عزیز	پیارا	عہد	زمانہ
آمادہ	تیار	رخصت	جُدا
ضعیف	بزرگ	ہمراہ	ساتھ
تاثیر	اثر	عنقریب	بہت جلد
نمودار	ظاہر ہونا۔سامنے آنا		
یتیم	جس کے والد انتقال کر گئے ہوں	حیلہ	بہانا
غمگین	اُداس	خِلقت	بنایا ہوا۔پیدا کیا ہوا

دینار : عراقی روپیہ ثابت قدم : اٹل

خوف وخطر: ڈر

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(i) گر آپ اجازت دیں تو میں ایک .... کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں۔

(ii) ضعیف ماں نے ضروری .... تیار کیا۔

(iii) میرے پیارے بچے ہمیشہ .... بولنا۔

(iv) لڑکے کا جواب سُن کر سردار بہت .... ہوا۔

(v) اس کے دل سے ایک آواز آئی۔ کیا تجھ کو .... نہیں آتی۔

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(i) لڑکا وطن چھوڑنے پر کیوں آمادہ ہے؟

(ii) ماں نے لڑکے کو کتنے دینار دیئے؟

(iii) ماں نے دینار کہاں چھپا دیا تھا؟

(iv) لڑکا آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوا؟

(v) سیدنا شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانیؒ بغدادی کا مزار اقدس کہاں ہے؟

درجہ ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتائیں۔

(i) لڑکے نے ماں سے کیا عرض کیا؟

(ii) ماں نے لڑکے کو کیا نصیحت کی؟

(iii) ڈاکو لڑکے کو سردار کے پاس کیوں لے گیا؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(iv) ڈاکوؤں کے سردار کے دل سے کیا آواز آئی؟

(v) سچ کی کیا تاثیر ہوئی؟

مثال دیکھ کر نئے الفاظ بنائیے:

مثال- سعادت : سعادت مند

(1) احسان : ____________

(2) دولت : ____________

2 فائدہ : ____________

(4) ضرورت : ____________

(5) درد : ____________

(6) ہنر ____________

کر کے دیکھیے:

سچ بولنے سے اگر آپ کو کوئی فائدہ ہوا ہو تو لکھیے؟

____

____

____

____

____

سبق 3:

کفایت شعاری

بعض لوگوں کو اپنے بزرگوں کی میراث اس قدر مل جاتی ہے کہ وہ اس کی آمدنی سے بغیر محنت کیئے اپنا گزارہ بہ خوبی کر سکتے ہیں، لیکن دنیا میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں جو اپنی ذاتی محنت کی اُجرت سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

میراث کی آمدنی یا اپنی محنت کی اُجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں جو نیک چلن اور دُور اندیش ہوتے ہیں، کیوں کہ نیک چلنی معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرتی ہیں۔ دور اندیشی خرچ کرنے کا طریقہ سکھلاتی ہے۔

دور اندیش آدمی آمد و خرچ کو اپنی نظر میں رکھتا ہے، وہ آگے اور پیچھے دونوں طرف دیکھتا رہتا ہے۔ وہ بے ضرورت خرچ کرنے کو سخت گناہ جانتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہوتی ہے تو اپنی ضرورتوں کو مختصر کر دیتا ہے۔ حتی الامکان کچھ نہ کچھ بچاتا ہے تا کہ بیکاری، بیماری، قحط اور اتفاقی ضرورتوں کے وقت کام آئے۔ وہ کئی مواقع پر دوسروں کی دست گیری بھی کرتا ہے۔ ایسا آدمی کفایت شعار کہلاتا ہے۔

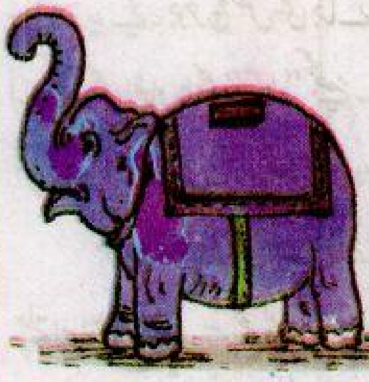

جو شخص کم فہم اور کوتاہ اندیش ہے، وہ آگے پیچھے کچھ نہیں دیکھتے۔ نہ آمد کی خبر رکھتے ہیں نہ خرچ کی۔ وہ ضروری اور فضول کاموں میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ صرف موجودہ حالات کو دیکھتے ہیں۔

Sarva Shiksha/2015-16 (Free)

بچوں کی طرح اپنی ہوس پوری کرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اتفاقی ضرورتوں کے واسطے کچھ نہیں بچاتے۔ اس لئے بہت جلد مصیبتوں میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ ایسے لوگ فضول خرچ یا مسرِف کہلاتے ہیں۔

کفایت شعاری اختیار کرنے اور فضول خرچی سے بچنے کیلئے چند باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

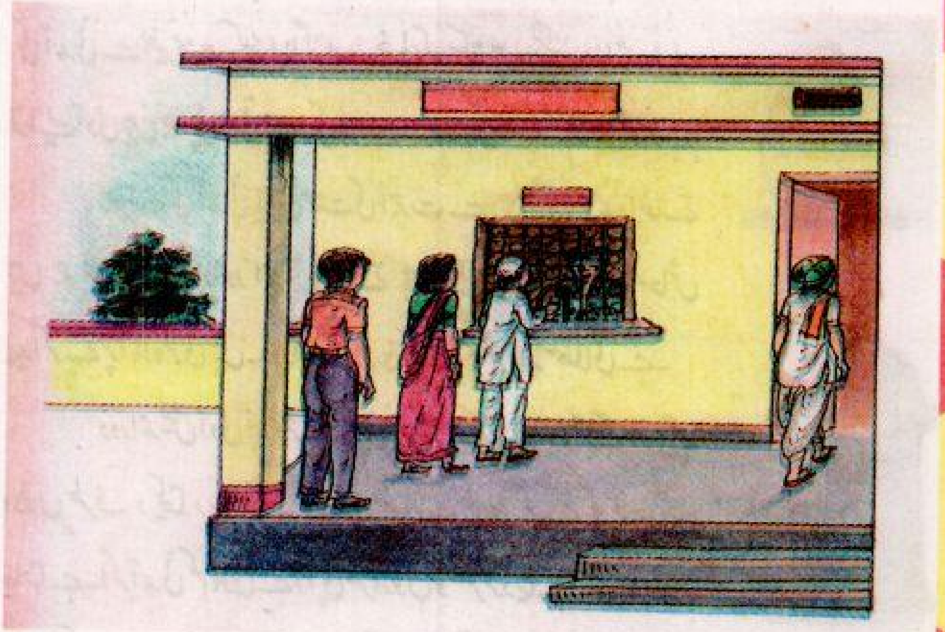

اپنی آمدوخرچ کا حساب رکھیئے۔ بیجا خرچ سے فوراً ہاتھ روکئے۔ کوئی چیز (کیسی ہی سستی ہو) بلاضرورت ہرگز نہ خریدیئے۔ جو خرچ محض شیخی جتانے، فخر کرنے اور اترانے کی غرض سے کئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک پیسہ بھی اٹھادینا بھی ''گناہ'' سمجھیئے۔ جو کچھ خریدیں، نقد داموں سے خریدیں، قرض کے طور پر کوئی بھی چیز ہرگز نہ خریدیں۔ گرچہ تھوڑی ہی دیر کے واسطے ہو۔

غریب آدمی جو اپنی محنت کی اُجرت سے گزارہ کرتے ہیں اگر وہ کفایت شعاری کے طریقے پر چلتے اور اپنی آمد میں سے کچھ پس انداز کرتے رہتے ہیں تو ایک دو نسلوں کے بعد ان کی اولاد اچھی خاصی دولت مند بن جاتی ہے۔ اسی طرح جو دولت مند فضول خرچی کی بلا میں مبتلا ہوجاتے ہیں وہ بہت

جلد مُفلس اور تہی دست ہو کر گداگری یا بے راہ روی کے شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر غریب آدمی ایسے ہیں جو کفایت شعاری کر کے کچھ پس انداز کر سکتے ہیں مگر اس کے محفوظ رکھنے کا موقع ان کو میسّر نہیں۔ ایسے لوگوں کی آسانی کے واسطے سرکار نے ہر ڈاک خانے اور بینک میں امانت رکھنے کا انتظام کر دیا ہے۔ کم سے کم سو روپیہ تک وہاں جمع ہو سکتے ہیں۔ وہاں ساڑھے تین فیصدی سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ جمع کی ہوئی رقم میں سے ہفتے میں ایک بار جس قدر چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ روپیہ جمع کرنے والوں کو ایک کتاب ''پاس بک'' مل جاتی ہے۔ اس میں وصول باقی کا حساب لکھا جاتا ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے :

بزرگ : سن رسیدہ (ضعیف)

میراث : ورثہ میں ملی ہوئی دولت

کفایت : کافی ہونا

ذاتی : اپنی

اُجرت : مزدوری

معاش : ذریعہ زندگانی

دور اندیش: دور کی بات سوچنے والا

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(الف) کفایت شعار کون کہلاتا ہے۔؟

(ب) مسرف کون ہوتے ہیں۔؟

(ج) دوراندیش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(د) بخالت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ہ) آپ اپنی رقم کہاں جمع کرتے ہیں؟

مندرجہ ذیل جملے کو دیئے گئے الفاظ سے پُر کیجیے:

نیک
آمدنی
آمادہ
خرچ

میراث کی.............. یا اپنی محنت کی اُجرت سے وہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو.............. چلن اور دوراندیش ہوتے ہیں۔ کیوں کہ نیک چلنی انسان کو معاش پیدا کرنے پر.............. کرتی اور دوراندیشی .... کرنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔

درج ذیل الفاظ کی ضد لکھیے:

امیر ____________

نیک ____________

آمدنی ____________

بخیل ____________

فائدہ ____________

جملے بنایئے:

(۱) کفائت: ____________________

(۲) مسرف: ____________________

(۳) معاش: ____________________

(۴) گناہ: ____________________

(۵) نسل: ____________________

(۵) آپ اپنے محلے یا گاؤں میں کسی بخیل آدمی سے ملے ہوں یا ان کی کوئی کہانی سنی ہوگی اسے اپنی زبان میں لکھیے:

____

____

____

____

____

درج ذیل الفاظ کے املا درست کر کے لکھیے:

میراس :	____________________
ازرت :	____________________
فجول :	____________________
مجع :	____________________

مکھتر : ______

فائدا : ______

آمادہ : ______

ذیل جملوں کو زمانہ کے اعتبار سے نیچے کے خانہ میں لکھیے:۔

(i) اپنی آمد وخرچ کا حساب رکھوں گا

(ii) بیجا خرچ نہیں کرتے ہیں۔

(iii) میں نے جو کچھ خرید انقد داموں سے خریدا تھا۔

(iv) غریب آدمی اپنی محنت کی اجرت سے گزارہ کرتے ہیں۔

(v) میں ڈاک خانے میں اپنی بچی رقم جمع کروں گا۔

(vi) اپنی رقم کو فضول کاموں میں خرچ کردیا تھا۔

(iiv) ہم کفائت شعاری سے کام کرتے ہیں۔

زمانہ ماضی کے جملے	زمانہ حال کے جملے	زمانہ مستقبل کے جملے

کیا آپ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کہتے ہیں؟ مثال دیکھ کر سمجھیے اور پڑھیے:

(1) حکم دینے والا : حاکم : حکم

(2) قتل کرنے والا : قاتل : قتل

(3) عقل والا : عاقل : عقل

(4) جادو کرنے والا : ساحر : سحر

(5) کتابت کرنے والا: کاتب : کتابت

آپ بتائیے انہیں کیا کہتے ہیں؟ اور وہ کس لفظ سے بنا ہے:

(1) عمل کرنے والا :__________ : __________

(2) علم والا :__________ : __________

(3) عشق کرنے والا :__________ : __________

(4) شکر کرنے والا :__________ : __________

(5) ذکر کرنے والا :__________ : __________

آیئے پتہ کریں:

مقامی ڈاک گھر یا بینک میں جائیں اور خود دیکھیں کہ وہاں کون سا نظام کے تحت روپیہ کا لین دین ہو رہا ہے۔

کفایت شعاری سے ہمیں کیا فائدے ہیں لکھیے:

سبق 4: ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات پہ ہم منہ کھولیں گے ... سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
پھر سچے رستے ہولیں گے ... کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

جس بات سے ہو ناراض خدا ... ماں باپ الگ ہوں جس سے خفا
رنجیدہ ہوں استاد جُدا ... اس بات سے ہم کو حاصل کیا
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

کرتا ہے جھوٹ پہ کون یقیں ... سب جھوٹ پہ کرتے ہیں نفریں
جھوٹے کی قدر نہیں ہے کہیں ... یہ سچ ہے،" سانچ کو آنچ نہیں"
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

سچے کی عزت ہوتی ہے ... جھوٹے کی ذلت ہوتی ہے
سچے پر رحمت ہوتی ہے ... جھوٹے پر لعنت ہوتی ہے
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

دی سچی زباں خدا نے ہمیں ... توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں
جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں ... یارب! ہم جھوٹ سے دُور رہیں
ہم ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے

ماخوذ

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

ناراض	:	خفا	یقین	:	بھروسہ
خفا	:	غیر مطمئن	نفریں	:	نفرت
رنجیدہ	:	مایوس	ساچ	:	سچ
توبہ	:	گناہ سے باز آنا	عزت	:	حُرمت
خوار	:	ذلیل	ذلت	:	خواری۔ گناہ
لعنت	:	پھٹکار	رحمت	:	مہربانی

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

(1) جھوٹ بولنے پر کون کون خفا ہو جاتے ہیں؟

(2) جھوٹی بات پر کوئی کیوں یقین نہیں کرتا ہے؟

(3) جھوٹے آدمی کے ساتھ کیسا سلوک ہوتا ہے؟

(4) سچے آدمی کی عزت کیوں ہوتی ہے؟

(5) بولنے سے قبل، ہمیں کن کن باتوں کا خیال کرنا چاہیے؟

خانہ (الف) کے شعر کو خانہ (ب) کے اشعار سے ملایئے:۔

خانہ (الف)	خانہ (ب)
جس بات پر ہم مُنہ کھولیں گے	کیوں جھوٹے موتی رولیں گے
پھر سچے رستے ہولیں گے	سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے
دی سچی زباں خدا نے ہمیں	یا رب! ہم جھوٹ سے دور رہیں
جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں	توبہ! توبہ! کیوں جھوٹ کہیں

خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

(1) جس بات سے ہو..................... خدا   ماں باپ الگ ہوں جس سے....................

(2) جھوٹے کی قدر نہیں ہے....................   یہ سچ ہے" سانچ کو..................... نہیں

(3) سچے پر..................... ہوتی ہے   جھوٹے پر .... ہوتی ہے

مثال دیکھ کر دیئے گئے الفاظ کی ضد لکھیے:

مثال جھوٹ : سچ

(1) عزت : ________

(2) ناراض : ________

(2) خفا : ________

(4) یقین : ________

(5) بولنا : ________

آپ بھی کیجئے:

☆ بند مکمل کیجئے:

جس بات پر ہم منہ کھولیں گے   سچ جھوٹ کو پہلے تولیں گے

________   ________

____

☆ کس بند میں یہ بات کہی گئی ہے

جو جھوٹ کہیں وہ خوار پھریں   یارب ہم جھوٹ سے دور رہیں

________   ________

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

☆ شاعر کن باتوں سے دور رہنا چاہتا ہے اور کیوں؟ لکھئے:

آیئے کر کے دیکھیں:

مثال "سانچ کو آنچ نہیں" کا مطلب ہے سچائی کو دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں: اسے ضرب المثل کہتے ہیں عام طور سے لوگ اسے محاورہ سمجھتے ہیں لیکن یہ محاورہ سے الگ ہوتا ہے اگر آپ نے بھی کوئی ضرب المثل سنا ہو تو اسے مطلب کے ساتھ مندرجہ ذیل خانے میں لکھیے:

ضرب المثل	مطلب
(1)	
(2)	
(3)	
(4)	
(5)	

لسانی کھیل

مقصد: جملے میں لفظ کا تکرار کے ساتھ استعمال

ہدایت: ۔مثال کے مطابق ایک لفظ کو دوبار استعمال کر کے دو بچے جملے بنانے کا کھیل کھیلیں گے۔ جو کھلاڑی اپنے جدول سے موزوں تکراری لفظ لے کر دو منٹ میں ایک جملہ پورا کرے گا اسے 2 نمبر ملیں گے۔ایک کھلاڑی اپنی باری میں اگر جملہ نہیں بنا سکا تو دوسرا کھلاڑی بنائے گا اور اسے بونس کے نمبر ملیں گے۔

مثال: ۔ قدم قدم پر خطرہ ہے۔

گلی گلی	ٹہنی ٹہنی	ذرہ ذرہ	پتہ پتہ
کھیل کھیل	گلشن گلشن	بچہ بچہ	در در

کھلاڑی۔1

1 ....میں شور ہے
2 ....جھوم رہی ہے
3 ....روشن ہے
4 ....بہار ہے
5 ....جانتا ہے
6 ....بھٹکا ہے
7 ....ہرا ہے
8 ....میں سیکھا ہے

کھلاڑی۔2

1 ....سمندر ہے
2 ....عزیز ہے
3 ....روشنی ہے
4 ....اہم ہے
5 ....نکھار ہے
6 ....سایہ ہے
7 ....روانی ہے
8 ....چرچا ہے

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق 5

حضرت بی بی فاطمہ

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے کی بات ہے۔ مسجد نبوی سے متصل ایک گھر تھا، جس کا ایک دروازہ مسجد نبوی میں بھی کھلتا تھا۔ اسی گھر میں ایک خاتون اپنی گود میں بچہ لئے چکی پیس رہی تھیں، ٹھیک اسی وقت ان کے والد گھر میں تشریف لاتے ہیں۔ اپنی بیٹی کو اس حالت میں چکی پیستے دیکھ کر وہ پوچھتے ہیں۔ ''بیٹی! گھر میں فضہ نہیں ہیں کیا؟''

بیٹی جواب دیتی ہیں۔ ''بابا! فضہ تو گھر میں ہی موجود ہیں۔'' یہ سن کر ان کے والد فرماتے ہیں۔ ''بیٹی پھر آپ چکّی کیوں پیس رہی ہیں۔'' بیٹی جواب دیتی ہیں۔ بابا جان! فضہ اور میں نے گھر کے سارے کام بانٹ لئے ہیں اور آج چکّی پیسنے کی باری میری ہے، یہ سن کر ان کے والد بہت خوش ہوئے اور بیٹی کو بہت ساری دعائیں دیں۔

اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچہ لئے چکی پیس رہی تھیں، وہ تھیں! جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جنابہ سیدہ کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور فضہ ان کی کنیز تھیں جو گھر کے کام کاج کیلئے آئی تھیں، لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فضہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں، یہ اعمال تھے بی بی فاطمہؓ کے اپنے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بے پناہ محبت کرتے اور پارۂ جگر کہہ کر پکارتے۔ صرف اپنی کنیز ہی نہیں بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی بی بی فاطمہ اس قدر شفقت اور مہربانی سے پیش آتیں، جو بھی ان سے ملتا، اُنہیں کا ہو کر رہ جاتا۔ وہ ہمیشہ ایسی باتوں سے پرہیز کرتیں، جسے سُن کر کسی کو تکلیف ہو، بلکہ اس قدر ہمدردی و مہربانی سے پیش آتیں کہ سبھی اپنا دُکھ درد اُن سے بیان کرتے اور وہ انہیں ان کے مسائل کا حل بتاتیں۔ جس کے سبب وہ تمام عرب ممالک میں خاصی مشہور تھیں۔

جو خاتون آپ کے پاس آتیں، آپ اُنہیں نیک بننے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔ گھر کے کام کے بعد اُن کا زیادہ تر وقت اللہ کا شکر بجالانے اور عبادت خداوندی میں صرف ہوتا، وہ سبھی خواتین سے ضرور نصیحت کرتیں کہ ''حیا تمہارا زیور ہے اُسے کبھی نہ چھوڑنا''۔ ان کی زندگی بھی بڑی تکلیف سے بسر ہوتی تھی۔ انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ اگر گھر میں کھانا نہ ہوتا تو فاقہ کر لیتیں اور کسی کو بھی اس بات کی بھنک نہیں لگنے دیتیں کہ آج رسول کی بیٹی کے گھر فاقہ ہے۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ ان کے گھر میں کئی وقت کا فاقہ ہے اور کھانے کا کچھ سامان مہیا ہوا اُسی وقت کسی سائل نے کھانا طلب کیا تو بی بی سیدہ نے فوراً کھانا اُس سائل کو دے دیا اور خود فاقے پر فاقہ کر لیا۔ ان کی یہ بہت بڑی خوبی تھی کہ اُنہوں نے اپنے در سے کبھی بھی کسی کو مایوس نہیں کیا جس کے سبب لوگ ان کی بڑی عزت اور احترام کرتے۔ لوگ اُن کے ایثار و قربانیوں کے واقعے سناتے اور نصیحت پاتے۔

ان کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی، جو مسلمانوں کے چوتھے اور آخری خلیفہ تھے۔ جن کی شجاعت اور بہادری عرب میں آج بھی مشہور ہے۔ ان کے دونوں فرزند امام حسنؓ اور امام حسینؓ، مسلمانوں کے ''امام'' کہلائے جو بی بی فاطمہؓ کی ذاتی تربیت کا ہی ثمرہ ہے۔ اگر اسلامی تاریخ دیکھی جائے تو ان کو ذات، رسالت، خلافت اور امامت کی ایسی کڑی معلوم ہوتی ہے، جس سے تینوں رشتے ایک ساتھ منسلک ہیں۔ ایسی تھیں حضرت بی بی فاطمہ۔

پڑھیے اور سمجھیے

متصل :	سٹا ہوا، لگا ہوا	سائل :	سوال کرنے والا سوالی
واقعہ :		نصیحت :	اچھی اور نیک بات بتانا
پیغمبر :	پیغام پہنچانے والا (اللہ کا)	حیا :	شرم
کنیز :	لونڈی۔ دایہ	فاقہ :	بھوک
اعمال :	(جمع عمل) کام، طور طریقہ	عین :	ٹھیک
پارۂ جگر :	دل کا ٹکڑا	تربیت :	پرورش
شفقت :	مہربانی	ثمرہ :	پھل۔ نتیجہ
شجاعت :	بہادری		

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) حضرت بی بی فاطمہ کون تھیں؟

(ii) حضرت بی بی فاطمہ کے والد کون تھے؟

(iii) فضہ کون تھیں؟ اور وہ کیا کام کرتی تھیں؟

(iv) حضرت بی بی فاطمہ عورتوں کو کیا تعلیم دیا کرتی تھیں؟

(v) حضرت علیؓ کون تھے؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

مندرجۂ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

بچہ ______________

وقت ______________

تکلیف ______________

خاتون ______________

خلیفہ ______________

خالی جگہوں کو سبق کی مناسبت سے پُر کیجیے:

(i) حضرت بی بی فاطمہ حضرت محمدؐ کی .... تھیں۔

(ii) اپنی .... بچہ کیلئے چکّی .... رہی تھیں۔

(iii) حضرت بی بی فاطمہ کو حضرت محمدؐ .... کرتے تھے۔

(iv) حضرت بی بی فاطمہ خواتین سے ضرور کہتیں .... ہے۔

(v) حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ مسلمانوں کے .... کہلائے۔

ذیل کی عبارت کو غور سے پڑھیے اور اسم، صفت، ضمیر اور فعل کو چن کر نیچے کے خانہ میں الگ الگ لکھیے:

اس واقعہ میں جو خاتون گود میں بچے لئے چکّی پیس رہی تھیں وہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا تھیں۔ جن کو لوگ بی بی فاطمہ، بی بی صاحبہ یا جناب سیدہ بھی کہتے ہیں۔ ان کے والد جو گھر میں تشریف لائے وہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور فضہ ان کی کنیز تھیں جو گھریلو کام کیا کرتی تھیں۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی جناب فضہ کے ساتھ کنیز جیسا سلوک نہیں کیا بلکہ وہ ان کے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتیں۔ ان کے اس اعمال کی وجہ سے حضرت محمدؐ ان سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنا پارۂ جگر کہہ کر پکارتے۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

نمبر شمار	اسم	ضمیر	صفت	فعل
1				
2				
3				

املا، درست کر کے لکھیے:

نمبر شمار	مطسل	باٹ	تکمرین	قجہ	صائل
1					
2					
3					
4					

درج ذیل جملوں کو درست کیجیے اور لکھیے:

(i) ایک گھر تھا مسجد نبوی سے متصل۔ ______

(ii) چکّی پیس رہی تھیں گود میں بچہ لئے۔ ______

(iii) انہیں کا ہو کر رہ جاتا جو بھی ان سے ملتا۔ ______

(iv) فاقہ ہے کئی وقت کا ان کے گھر میں۔ ______

(v) احترام کرتے اور عزت سبھی ان کی۔ ______

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

واقعات کی مناسبت سے جملوں کو ترتیب دیجیے:

ایسی تھیں بی بی فاطمہ۔ ____________

آپ خاتون کو نیک بننے اور اللہ کا شکر بجالانے کی نصیحت کرتیں۔ ____________

بیٹی! گھر میں فضہ نہیں ہے کیا؟ ____________

حضرت بی بی فاطمہ، فضہ کے ساتھ بہن جیسا سلوک کرتی تھیں۔ ____________

انہوں نے کبھی بھی دولت کی خواہش نہیں کی۔ ____________

مثال دیکھ کر پورا کیجیے:

مثال رسول : رسالت

نبی : ____________

خلیفہ : ____________

امام : ____________

ولی : ____________

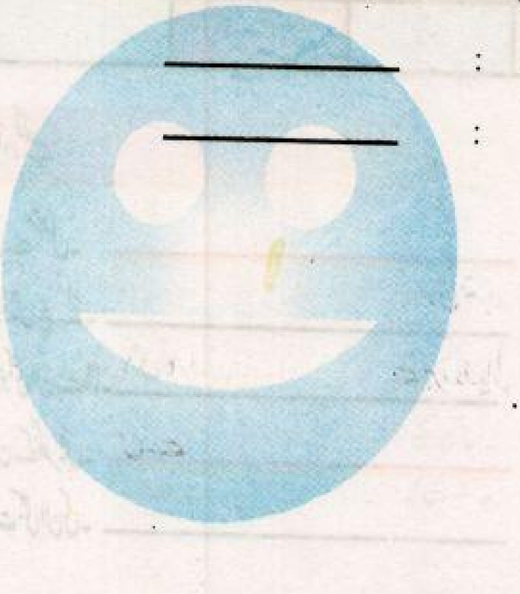

سبق 6:

ہمیں پیاس کیوں لگتی ہے

ہمیں پیاس لگتی ہے اور کیوں لگتی ہے؟ اس کے متعلق سب سے پہلے کس نے سوچا اور کیوں سوچا یہ تو نہیں معلوم۔ لیکن اس دلچسپ سوال کا جواب دینے والے پہلے دانشور تھے بقراط۔ جنہوں نے گلے کی خشکی کو پیاس کی علامت کے طور پر محسوس کیا۔ تیرہویں صدی تک ہم یہ مانتے تھے کہ جب پھیپھڑوں میں پانی کی کمی ہوتی تو ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔

آج جدید طبی تحقیقات کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ پیاس لگنے کا سبب ہمارے دماغ میں موجود ایک غدود ہے جسے تھائی پاس کہتے ہیں۔ اس غدود سے جسم میں پانی کے توازن کو برقرار رکھنے کیلئے ایک قسم کا ہارمون خارج ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اگر اس غدود کو ہم جسم سے الگ کردیں تو بغیر ضرورت ہی ہمیں پیاس لگنے لگے گی یا پیاس کا احساس ہوگا ہی نہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے جسم میں پانی کی کیا اہمیت ہے؟ یہ نہ صرف ہماری ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ جسمانی حرارت کو برقرار رکھنے میں بھی کارآمد ہے۔ ہمارے جسم سے ہر روز پانی کا اخراج پسینہ، پیشاب اور عمل تنفس کے ذریعہ ہوتا ہے، جس سے

ہمارے جسم کے فاسد مادّے خارج ہوتے رہتے ہیں اور ہم ان کے بُرے اثرات سے بچ جاتے ہیں۔

دماغ کے اندر موجود یہ مرکزی غدود ہر جاندار کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ انسان کیلئے کیوں کہ بغیر خوراک کے انسان کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے لیکن پانی کے بغیر وہ سات دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

انسانی جسم میں اس کے وزن کا بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں ایک صحت مند انسان میں اس کے وزن کا 66% حصہ پانی کا ہوتا ہے۔ معدے میں جہاں نظم ہضم ہوتا ہے وہاں پانی کی بدولت ہی کھانا تحلیل ہوتا ہے اور دوسر یا عضاء تک پہنچتا ہے۔ اگر ہمارے جسم میں پانی کی کمی ہوجائے تو بیماری لاحق ہوجاتی ہے اور مزید دس فیصد پانی کی کمی سے موت ہوسکتی ہے۔ لہذا ہم پانی پی کر صرف اپنی تشنگی ہی دور نہیں کرتے بلکہ اس کے بدولت ہی ہضم شدہ غذا اور تغذیہ جسم میں تحلیل ہوتا اور پہنچتا ہے۔ ہم اپنے جسم میں پانی کی مقدار صرف پانی ہی پی کر پورا نہیں کرتے بلکہ مختلف قسم کی غذاؤں پھلوں اور سبزیوں سے بھی اس کی کمی پوری کرتے ہیں۔

ایک صحت منداور تندرست آدمی کو روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے انسانی جسم میں یہ مقدار اس بات پر منحصر کرتی ہے کہ اس کے جسم سے کس قدر پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ زیادہ

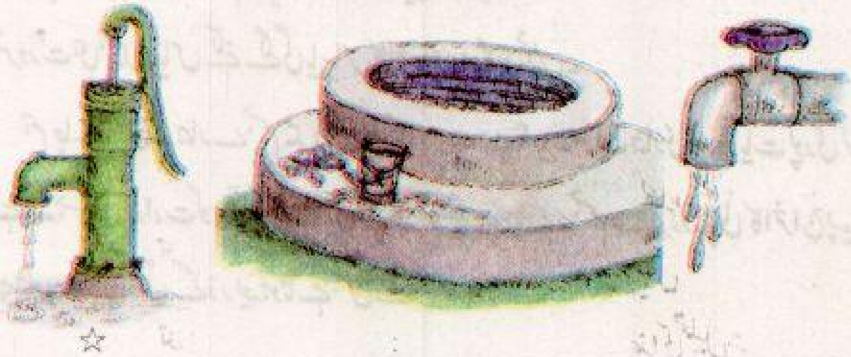

جسمانی محنت کرنے والے زیادہ پانی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کیوں کہ محنت کرنے سے پسینے کی صورت میں زیادہ پانی کا اخراج ہوتا ہے اور جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔اسی طرح موسم سرما کے مقابلے گرمی کے دنوں میں جسم کو زیادہ پانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔جسم سے نصف لیٹر پانی کی کمی ہوتے ہی ہمیں پیاس کا احساس ہونے لگتا ہے اور جیسے جیسے جسم کے اندر پانی کی کمی ہوتی رہتی ہے حلق زبان اور منہ خشک ہونے لگتے ہیں اور ہمیں پیاس کی شدت محسوس ہوتی ہے۔

اب ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا میں پانی کی جو مقدار زمین پر پائی جاتی ہے اس کا محض دو فیصد حصہ ہی ہمارے لئے پینے یا پیاس بجھانے کیلئے استعمال ہو سکتا ہے۔اس لئے ہمیں اس کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے ہمیں زیادہ تر بیماریاں ہوتی ہیں اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ صاف اور ڈھکا ہوا ہی پانی پیئں۔

پڑھیے اور سمجھیے:

☆ جدید : نیا

☆ متفق : راضی

☆ حرارت : گرمی

☆ غدود : گلٹی (جسم کے اندر کی گانٹھ)

☆ عمل تنفس : سانس لینے کا عمل

☆ فاسد : بیکار

☆ تحلیل : گھلنا

☆ تشنگی : پیاس

☆ تغذیہ : غذا کی تحلیل شدہ شکل

درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

1۔ تھائی پولس کیا ہے؟ اور یہ جسم کے کس حصے میں ہوتا ہے؟

2۔ جسم میں پانی کا توازن کیسے برقرار رہتا ہے؟

3۔ ہمارے جسم سے پانی کا اخراج کس طرح ہوتا ہے؟

4۔ زیادہ محنت کرنے والوں کو زیادہ پانی کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

5۔ ہمیں پانی کا تحفظ کیوں ضروری ہے؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

1۔ پیاس لگنے کا سبب ہمارے جسم میں ایک .... ہے۔

2۔ ہمارے جسم سے پانی کا .... پسینے، پیشاب، اور عمل تنفس سے ہوتا ہے۔

3۔ جسمانی .... برقرار رکھنے میں بھی اس کی ضرورت ہے۔

4۔ انسانی جس میں اس کے .... کا سب سے بڑا حصہ پانی کا ہوتا ہے۔

5۔ ایک صحت مند انسان کو .... روزانہ پانچ سے چھ لیٹر پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مناسب جواب چن کر لکھیے:

پھلوں اور سبزیوں سے کتنا فی صد پانی حاصل ہوتا ہے؟

(الف) اسی (ب) پچھتر (ج) دس (د) کچھ بھی نہیں

2۔ تھائی پولس Thai-Polis ہوتا ہے۔

(الف) دماغ میں

(ب) پیٹ میں

(ج) ہاتھ میں

(د) پیر میں

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

3:۔ کس سائنسداں نے بتایا کہ زبان خشک ہونے کی صورت میں پیاس لگتی ہے:؟

(الف) ہپوکریٹس

(ب) ٹین کریڈ

(ج) گلیلیو

(د) کوئی نہیں

4: پانی کے بغیر انسان کتنے دنوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟

(الف) 9دنوں تک (ب) 11دنوں تک

(ج) 7دنوں تک (د) 15دنوں تک

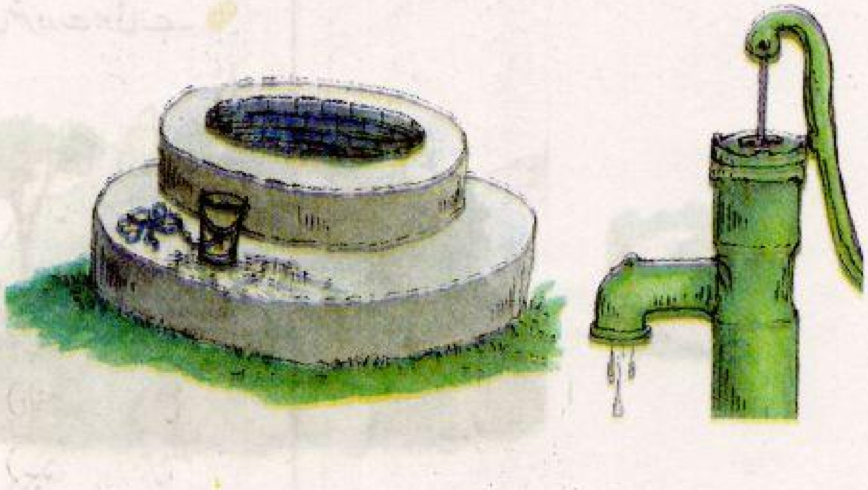

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

درج ذیل الفاظ سے جمع بنائیے:

خارج : ________________

تحقیق : ________________

توازن : ________________

ضرورت : ________________

قسم : ________________

کارکردگی:

☆ اپنے گاؤں میں گھوم کر پتا لگائیں کہ پانی کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ کن کن ذرائع کے پانی کا استعمال پینے کیلئے کیا جاتا ہے۔

☆ مختلف طرح کے کام کرنے والوں کی ایک فہرست تیار کیجئے اور بتائیے کہ کن لوگوں کو زیادہ پانی پینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

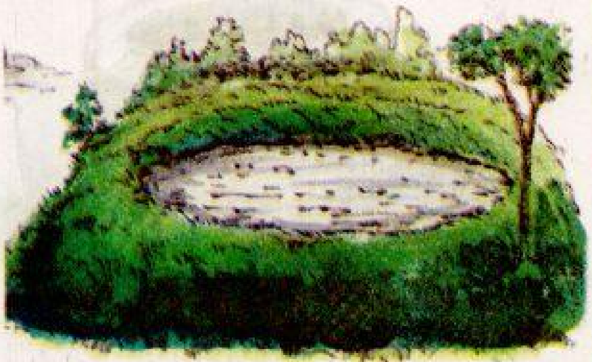

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

برائے مطالعہ

بندر کی شرارت

ایک نٹ کھٹ اور چنچل بندر　　جا پہنچا اک باغ کے اندر
پیڑوں پر کیلے بیٹھے تھے　　بھاگا بندر کیلے لے کر
پھر وہ اک دوکان پہ پہنچا　　کیلا دے کر کرتا پایا
کرتا پہنا اور اترایا　　اچھلا کودا دوڑا بھاگا
دیکھا اک گنجا حلوائی　　بنا رہا تھا نئی مٹھائی
بولا بندر نمستے بھائی　　دے دو مجھکو ذرا مٹھائی
تم ننگے ہو کرتا لے لو　　پر مجھ کو تم برفی دے دو
شاخوں پر کوّے بیٹھے تھے　　پیڑ پہ جاکر بیٹھا بندر
بندر برفی لیکر بھاگا　　کوّوں کو جُل دے کر بھاگا
پھل کی اک دوکان پہ آیا　　پھل دیکھے تو من للچایا
برفی دے کر خوبانی لی　　پلم لیا اور نارنگی لی
پھر اس نے اک بچہ دیکھا　　ہاتھ میں اس کے اک ڈمرو تھا
بندر اس بچے سے بولا　　ڈمرو دے پھل لے لو سارا
بچے نے کچھ ڈر کر دیکھا　　پھل لے کر سب ڈمرو پھینکا
بندر ڈمرو لے کر اچھلا　　باغ میں کیلے کے پھر پہنچا
کیلے توڑے ڈٹ کر کھایا　　ڈم ڈم ڈم .... بجایا
............دے کر لیا تھا کرتا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
............لیا اور............لی　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
............دے کر ڈمرو پایا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم
کھیل کھیل میں......بھی آیا　　ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم ڈم

سبق-7 لوری

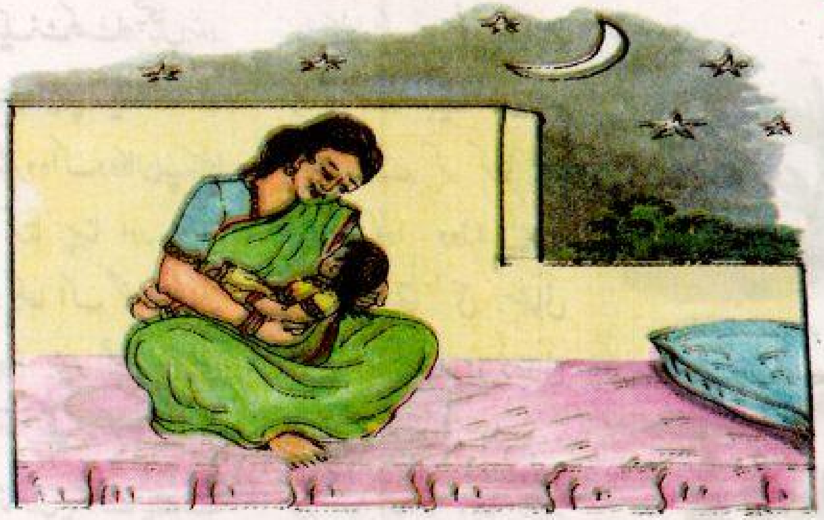

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

گود میں میری سوتی ہے تو سیپ کے اندر موتی ہے تو
بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو جو کچھ ہے تو میری ہے تو

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

سانولی صورت روپ سلونا نرمل چاندی، نرمل سونا
چاند سا مکھڑا کامنی رنگت رادھا کی من موہنی مورت

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

روتی کیوں ہے؟ بیاہ رچادوں　　ننھا منّا دولہا لادوں
گورے گورے گالوں والا　　کالے کالے بالوں والا

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

آنچل میں پھولیں جوکلیاں　　ان سے مہکیں دیش کی گلیاں
سرپر ہو عصمت کی چادر　　گودی میں پرتاپ اوراکبر

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

گھر کی لچھمی بن کر رہنا　　ساس کی بیٹی بن کر رہنا
نور جہاں کی ثانی ہونا　　بھارت کی مہرانی ہونا

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

پھیلی ہے مہتاب کی چادر　　چھٹکے ہیں آکاش پہ اختر
سوگیا بنسی والا جوگی　　سوگئے بن میں سارے پنچھی

میری پیاری، سوجا سوجا
راج دلاری، سوجا سوجا

ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

لوری	:	ایسی نظم جو بچوں کو سلانے کیلیئے گائی جاتی ہے۔
راج دلاری	:	راجا کی پیاری، بہت عزیز
سانولی صورت	:	گندمی رنگ کی
نرمل چاندی	:	چاندی کی طرح پاک وصاف
کامنی رنگ	:	خوبصورت رنگ
من موہنی	:	دل لبھانے والی
عصمت	:	عزت، پاکیزگی
مہتاب	:	چاند
آکاش	:	آسمان
اختر	:	تارے

پڑھیے اور بتایئے:

(i) گود میں سوتی ہوئی بچی کیسی معلوم ہوتی ہے؟

(ii) لوری کون سناتا ہے؟

(iii) نرمل چاندی نرمل سونا سے کیا مراد ہے؟

(iv) روتی ہوئی بیٹی کو چپ کرانے کے لئے ماں کیا کہتی ہیں؟

(v) آنچل میں پھولیں جو کلیاں سے کیا مراد ہے؟

(vi) بیٹی کی سر پر کس چیز کی چادر کی تمنا ماں کرتی ہیں؟

(vii) نور جہاں کی ثانی ہونا سے کیا مراد ہے؟

(viii) پرتاپ اور اکبر کون تھے؟ ان کا پورا نام لکھیے؟

(ix) رات ہونے پر کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں لکھیے؟

(x) سوگئے بن میں سارے پنچھی کا کیا مطلب ہے؟

صحیح جوڑ ملایئے:

خانہ(الف)	خانہ(ب)
پھیلی ہے مہتاب کی چادر	گودی میں پرتاپ اور اکبر
گھر کی لچھمی بن کر رہنا	نرمل چاندی نرمل سونا
سر پر ہو عصمت کی چادر	سیپ کے اندر موتی ہے تو
گود میں میری سوتی ہے تو	ساس کی بیٹی بن کر رہنا
سانولی صورت روپ سلونا	چھلکے ہیں آکاش پہ تارے

صحیح لفظ سے خالی جگہ کو پر کیجیے

اور، کی، سے، میں، جو، میں، پر

آنچل......... پھولیں.........کلیاں ان......... مہکیں دیش......... گلیاں

سر......... ہو عصمت......... چادر گودی......... پرتاپ......... اختر

سوچیے اور بتایئے:

☆ اس نظم میں سوجا سوجا کی تکرار اتنی بار کیوں آئی ہے؟

ان اشعار کا مطلب بیان کیجیے:

پھیلی ہے مہتاب کی چادر چھلکے ہیں آکاش پہ تارے
سوگیا بنسی والا جوگی سوگئے بن میں طائر سارے

میری پیاری سوجا سوجا
راج دلاری سوجا سوجا

مندرجہ ذیل لفظ کے برابر وزن والے لفظ دیے گئے خانے سے چن کر لکھیے:

مورت
موتی
لادوں
گلیاں
رانی
ستارے
بالوں

مثال پیاری : دلاری

سوتی : ____________

صورت : ____________

رچادوں: ____________

گالوں : ____________

کلیاں : ____________

ثانی : ____________

تارے : ____________

جملے میں استعمال کیجیے:

(1) روپ ____________________

(2) کامنی ____________________

(3) پچھی ____________________

(4) بھارت ____________________

(5) آکاش ____________________

(6) جوگی ____________________

(7) طائر ____________________

(8) اکبر ____________________

لکھیے:

☆ اس نظم میں کون کون سی نصیحت کی باتیں ہیں لکھیے؟

آیئے مزہ کریں:

لفظ 'تو' کا معنیٰ 'تم' ہوتا ہے شعر میں جہاں 'ہے تو' آیا ہے وہاں 'ہو تم' لکھیے اور پڑھیے:

گود میں میری سوتی ہے تو　　سیپ کے اندر موتی ہے تو

بیٹا ہے تو بیٹی ہے تو　　جو کچھ ہے میری ہے تو

مثال: گود میں میری سوتی ہو تم　　سیپ کے اندر موتی ہو تم

بیٹا ہو تم بیٹی ہو تم　　جو کچھ ہو تم میری ہو تم

(الف) ٹھیک اسی طرح 'ہے' 'تو' کو 'تو ہے' سے بدل کر لکھیے:

(ب) اس بار 'ہے تو' کو 'ہیں آپ' سے بدل کر لکھیے:

(ج) پھر ''ہیں آپ'' کو ''آپ ہیں'' سے بدل کر لکھیے:

(د) لفظ بدل کر پڑھنے پر آپ کو کیسا لگا؟ اگر آپ کو کوئی لوری سنائے تو اسے کیا کہنا چاہیے؟

اس لوری کو زبانی یاد کیجیے اور درجہ میں سنائیے:

لسانی کھیل

بات چیت کا کھیل:

مقصد: مکالموں سے واقفیت

ہدایت: مثال دیکھ کر آپ بھی اسی طرح کے کھیل آپس میں بات چیت کر کے کھیل سکتے ہیں۔

☆ جو لفظ جملے کے آخر میں آئے اسی لفظ سے دوسرا کھلاڑی اپنا جملہ شروع کریگا۔

☆ ہر جملے کیلیے آدھا منٹ کا وقت بھی مقرر کیا جاسکتا ہے۔

مثال: احمد یہ لو اپنی کتاب۔

کتاب آپ نے پوری پڑھ لی یا نہیں۔

نہیں پڑھی۔

پڑھی تو میں نے بھی نہیں ہے چاہو تو کچھ روز کے لئے اور لے جاؤ۔

جاؤ اور لوٹا دو لائبریری کی ہے نا؟

نا ہے تو اپنی۔

اپنی کتاب تھی تو کیوں کی اتنی عجلت۔

عجلت کی بات نہیں میں تو بس اسے پڑھنا چاہتا ہوں۔

ہوں یہ بھی ٹھیک۔

ٹھیک ہے نا؟ میں پھر پڑھ لوں گا اب مسکراؤ اور کتاب لے جاؤ۔

سبق۔8

بطخ میاں

جن لوگوں نے وطن عزیز سے محبت کی ان مجاہدین آزادی کو ہم سبھی جانتے ہیں لیکن کچھ ایسے بھی لوگ تھے جنھوں نے اپنے جان و مال کی قربانیاں دے کر ان مجاہدین آزادی کی جان بچائی اور ہم انہیں آج جانتے بھی نہیں۔ انہیں لوگوں میں صوبہ بہار کے دکھنی چمپارن (ضلع موتیہاری) کے ایک عام شخص تھے جناب بطخ میاں انصاری۔ جنھوں نے 1917ء میں ہی مہاتما گاندھی کی جان بچا کر وہ کارنامہ انجام دیا جس کی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اپنے کردار اور دور اندیشی سے یہ کام انجام دے کر ملک وقوم کے افراد کو وطن پرستی، وفا شعاری کا ایک انمول سبق پڑھایا۔

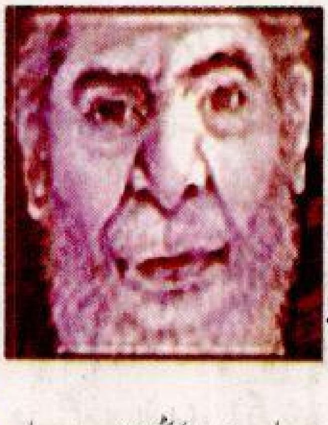

جناب بطخ میاں کی پیدائش ۱۸۶۷ء میں ایک چھوٹے سے گاؤں ''سِسواں اجگری،، ضلع موتیہاری میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام جناب محمد علی انصاری تھا۔ موتیہاری میں انگریزوں کی ''نیلہے کوٹھی'' میں بطخ میاں ''خانسامہ'' کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔

بات اس وقت کی ہے جب گاندھی جی نے نیلہے انگریز حکمرانوں کے مظالم اور ''نیلہے کوٹھی'' کا جائزہ لینے کے لئے 1917ء میں چمپارن کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں ڈاکٹر راجندر پرساد (پہلے صدر جمہوریہ ہند) کے علاوہ اور کئی ہندو مسلم رہنما شامل تھے۔ گاندھی جی نے جب ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر بربریت کی داستان، گاؤں گاؤں کے ہزاروں کسانوں کی زبانی سنا۔ تو سبھی گاؤں والے انگریزی حکومت کے جابر و شاطر افسران کی پُر زور مخالفت کرنے لگے۔ حکمراں انگریزوں کی

کوئی فرد بھی گواہی دینے کے لئے راضی نہ ہوا۔ اس بات کی خبر جب انگریز عہدہ داروں کو معلوم ہوئی تو، وہ کسانوں کے ہمدرد رہنما گاندھی جی کی جان لینے کے لئے ناپاک منصوبہ بنانے لگے۔ جب ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہمراہ گاندھی جی موتیہاری سرکٹ ہاؤس میں رات کے قیام کے لئے پہنچے تو ان کی نگرانی کے لئے ایک انگریز مینیجر مسٹر اِرون کو بحال کیا گیا۔ مسٹر ارون نے گاندھی جی کے ہمراہ کئی رہنماؤں کو رات کے کھانے پر مدعو کیا۔ مسٹر ارون نے بطخ میاں کو بلا کر کہا کہ "تم ہندوستانی ہو اور خانسامہ ہو کر تم ہندوستانی کھانا بنانا اچھا جانتے ہو، تم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا۔ میرا ایک کام نہایت خاموش اور سمجھ بوجھ کے کرنا کہ کھانا کھانے کے بعد جب گاندھی جی کو بکری کا دودھ دو، تو اس میں زہر ملا دو، تا کہ ان کا کام تمام ہو جائے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں دولت سے مالا مال کر دیا جائے گا اور ایسا نہیں کر سکے تو تمہیں خانسامہ کی نوکری سے نکال دیا جائے گا۔ تمہاری گھریلو جایداد ضبط کر لی جائے گی اور تمہاری زندگی تباہ کر دی جائے گی۔

خدا پرست جناب بطخ میاں انصاری انگریزوں کی اعلانیہ لالچ اور زبردست دھمکیوں کی پروا کئے بغیر انگریزوں کی سازشی ذہنیت سے آگاہ ہو گئے اور اپنے ملک کی وفاداری کے فروغ کے تحت گاندھی جی کی زندگی کو بچانا اپنا اولین فرض سمجھا "نیلہے کوٹھی" میں رات کے کھانے کی دعوت کے دوران جب بطخ میاں انصاری نے انگریزوں کی نظر میں بکری کے دودھ والے گلاس میں جان لینے والا زہر ڈالا، مگر خوفِ خدا اور ضمیر کی خلاف ورزی نہ کرتے ہوئے جب دودھ کا گلاس گاندھی جی کو پیش کرنے لگے تو اپنے ہاتھ کو تھرتھراتے ہوئے، ان کے قریب پہنچ کر ہاتھ سے گلاس چھوڑ دیا، گلاس گر کر چکنا چور ہو گیا اور فرش پر زہریلا دودھ پھیل گیا۔ اس طرح انہوں نے انسان دوستی اور وطن پرستی کا بھرپور مظاہرہ پیش کر کے ایک بڑا کام انجام دیا اور پھر ہمارے مقبول قومی رہنما موہن داس کرم چند گاندھی جی زندہ و سلامت رہے۔
اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہمارے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد تھے۔

اس واقعہ کے دوسرے دن گاندھی جی اپنے احباب کے ساتھ موتیہاری سے پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے مگر جناب بطخ میاں پر انگریز افسران نے بڑے مظالم ڈھائے۔ انہیں سرکٹ ہاؤس کے خانسامہ کی نوکری سے برخاست کردیا۔ ان کی زمین اور چند جائیداد کو ضبط کرلیا گیا اور انہیں تاعمر اذیتیں دی گئیں۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد بھی جناب بطخ میاں نے اس واقعہ کا ذکر کسی دوسروں سے نہیں کیا اور اپنے سینے میں ان مظالم کو دبائے رکھا۔ آزادی کے بعد وہ اس واقعہ سے کافی فائدہ اٹھا سکتے تھے، مگران کے نفس نے اس کی اجازت نہیں دی۔ گاندھی جی کو ''حیات بخش بنانے کا راز'' تو شاید جناب بطخ میاں کے انتقال کے بعد قبر میں ہی دفن ہوجاتا، اگر اس کا انکشاف موتیہاری کے جلسۂ عام 1950ء میں ہمارے دیس رتن ڈاکٹر راجندر پرساد نے نہیں کیا ہوتا۔

واقعہ یوں ہے کہ آزادیٔ وطن حاصل ہونے اور پہلے صدر جمہوریۂ ہند کے اعلیٰ عہدہ سنبھالنے کے بعد 1950ء میں چمپارن کے موتیہاری ریلوے اسٹیشن پر ہی ڈاکٹر راجندر پرساد کے استقبالیہ جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ انہیں دیکھنے اوران کی باتوں کو سننے کے لئے موتیہاری ضلع کے معزز شہریوں کی بھیڑ اُمڑ پڑی تھی۔ مجلس استقبالیہ کی ابتداء میں ریل کی پٹریوں سے گذرتے ہوئے ایک کم قد کے انسان سانولا رنگ جسم گٹھیلا گول چہرہ گھٹنے تک موٹیا کھدر کی دھوتی اور گنجی پہنے ایک شخص آکر کھڑے ہوئے اور قومی رہنماؤں کی باتوں کو سننے میں محو ہوگئے۔ راجندر بابو کی مردشناس نظروں نے اس شخص کو پہچان لیا اور اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اپنے قریب آنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ شخص بھی حیرت زدہ رہا اور پھر راجندر بابو کی نشست گاہ تک پہنچ گیا۔ انہوں نے اس شخص کو گلے لگایا' خیریت دریافت کی اور اسے بغل گیر ہونے کو کہا۔ جلسہ گاہ کے افراد حیرت میں تھے کہ آخر اس شخص میں کون سی خوبی ہے کہ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر راجندر پرساد اتنی شفقت وعزت کے ساتھ پیش آرہے ہیں۔

جب جلسہ گاہ میں ڈاکٹر راجندر پرساد، عوامی طور پر آزادی کی مبارکباد دینے اور تقریر کرنے کھڑے

ہوئے تو اس شخص کا تعارف اپنے مخصوص لہجے میں یوں کہا کہ "یہ وہی ہمارے پرانے ساتھی اور ملک وقوم کی وفادار شخص ہیں، جنھیں ہم سبھی جناب بطخ میاں کے نام سے جانتے ہیں"۔ انہوں نے اپنے کردار اور کارناموں سے یہ ثابت کردیا ہے کہ انسان دوستی اور وطن پرستی ایمان کا آدھا جز ، یہ وہی ہیں جن کے ذریعہ انگریز افسران ایک خطرناک سازش کے تحت ان ہی کے ہاتھوں ہمارے بزرگ قومی رہنما گاندھی جی کے کھانے میں زہر دلوا کر گاندھی جی کی زندگی کے خاتمے کا منصوبہ بنایا تھا، مگر جناب بطخ میاں کی اسلامی تعلیمات، قومی سوجھ بوجھ اور عملی کارہائے نمایاں سے گاندھی جی کی زندگی کا ایک بڑا حادثہ ٹل گیا اور آج ہم آزاد ہندوستان میں آزادی کا پرچم لہرا رہے ہیں۔

راشٹر پتی بھون، نئی دہلی میں جب جناب بطخ میاں کے انتقال پُر ملال 1957ء کی خبر ملی تو ڈاکٹر راجندر پرساد نے صدمہ کا اظہار کیا اور ان کی روح کے لئے نیک دعاؤں کے ساتھ تعزیت پیش کی۔ انہوں نے جناب بطخ میاں کے بچوں کو 3۔دسمبر 1958ء کو راشٹر پتی بھون بلایا' ان سے ہمدردی اور شفقت کے ساتھ اپنے ہمراہ ٹھہرایا، ان لوگوں کے ساتھ تصویریں کھچوائیں اور تحفہ تحائف کے ساتھ انہیں موتیہاری کے لئے روانہ کیا۔

آخر میں یہ کہا جائے کہ "اگر بطخ میاں جیسے وطن پرست دوست نہیں ہوتے تو ہندوستان کی تاریخ آج کچھ اور ہوتی"

-1 بطخ میاں کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

-2 وہ کون سا کام کیا کرتے تھے؟

-3 گاندھی جی نے چمپارن کا دورہ کس سال کیا تھا؟

-4 ''نیل کی کھیتی'' کرنے والے کسانوں پر انگریزوں کے مظالم بیان کیجیے؟

-5 تحریک آزادی سے ہٹانے کی انگریزوں کی سازش بیان کیجیے؟

-6 بطخ میاں کو زہر بھرا دودھ کا گلاس نہیں دینے کی کیا سزا ملی؟

خالی جگہوں کو بھریے:

-1 کس نے گاندھی جی کی حیات کو.................. بچایا؟

-2 بطخ میاں.................. گاؤں میں پیدا ہوئے تھے؟

-3 بطخ میاں ایک.................. خادم تھے۔

-4 خانسامہ کی نوکری.................. میں کیا کرتے تھے؟

-5 چمپارن دورہ کے وقت.................. شامل تھے۔

پڑھیے اور سمجھیے:

1	:	اٹوٹ	:	نہیں ٹوٹنے والا۔
2	:	حیات بخش	:	زندگی دینے والا۔
3	:	وفا شعاری	:	وفاداری۔
4	:	خدا پرست	:	اللہ کی بندگی کرنے والا۔
5	:	چشم دید	:	آنکھوں کا دیکھا۔
6	:	نظر شناس	:	نظر پہچاننے والا۔
7	:	متحیر	:	تعجب ہونے والا۔
8	:	سازش	:	کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے منصوبہ بنا۔
9	:	انکشاف	:	کسی نئی بات کا اظہار۔

سوچیے اور لکھیے:

1- آزادی کے متوالوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2- کس نے وطن پرستی اور وفا شعاری کا انمول سبق پڑھایا؟

3- انگریزوں کی اعلانیہ سازش سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

4- بُلّخ میاں کو انگریزوں کے ستم سے کب نجات ملی؟

5- پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کو کب اور کہاں استقبالیہ کے لئے دعوت دی گئی؟

6- استقبالیہ جلسے میں ڈاکٹر راجندر پرساد نے کسے عزت بخشی؟

7- بُلّخ میاں کے بچوں کو راسٹر پتی بھون'' میں کس طرح اعزاز ملا؟

واحد اور جمع کو چنئیے اور صاف صاف خانہ بنا کر لکھیے:

عزیز۔ افراد۔ خادم۔ رہنماؤں۔ افسر۔ خدمت۔ عہدہ داروں۔

منصوبہ۔ دھمکیوں۔ قربانی۔ احباب۔ نفس۔ شہریوں۔ کردار۔ حادثہ

واحد	جمع

اپنی یاد سے کم از کم دو مجاہدین آزادی سے متعلق چند سطور تحریر کیجیے:

....

....

....

....

....

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

اساتذہ کے تعاون سے بہار میں آزادیٔ وطن کی کہانی سنیے: اور اپنی زبان میں تحریر کیجیے

....

....

....

....

....

....

....

....

ذیل کے الفاظ سے اس طرح جملے بنایئے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے۔

1 : قیامت ....

2 : قوم ....

3 : حکومت ....

4 : شک ....

5 : دولت ....

6 : لالچ ....

7 : نفس ....

8 : خبر ....

ذیل کے لفظوں میں "ی" لگا کر نیا لفظ بنایئے اور اسے جملوں میں استعمال کیجیے:

قوم+ی	قومی	قومی ترقی کا انحصار تعلیم ہے۔
	....	....
کھیت۔	....	....
زبان۔	....	....
ہندوستان	....	....
نوکر۔	....	....
وفادار	....	....
دوست۔	....	....

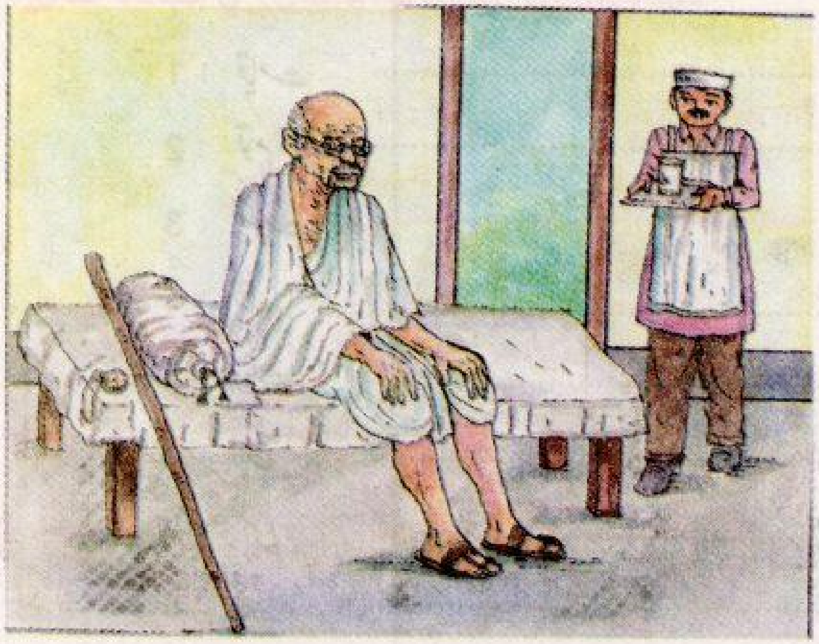

سبق۔9

نالندہ کی سیر

عظیم آباد [پٹنہ]

مورخہ 26/جنوری 2012ء

پیاری باجی!

شگفتہ، آداب!

ہم لوگ خیریت سے ہیں امید ہے آپ بھی خیریت سے ہوں گی۔ بہت دنوں بعد آپکا خط موصول ہوا۔ پڑھ کر آپ لوگوں کے احوال معلوم ہوئے۔ آپ کا خط پڑھ کر پُرانی یادیں تازہ ہوگئیں۔ یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ بودھ گیا کے سیر پر گئی تھیں۔ آپ کی تحریر سے بودھ گیا کے متعلق ہماری معلومات میں اضافہ ہوا۔ اور یقین جانئے کہ ہمارا دل بھی بودھ گیا کی سیر کے لئے مچل گیا۔

گذشتہ دنوں ہم لوگ بھی نالندہ کی قدیم ترین یونیورسیٹی گھومنے گئے تھے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ نالندہ پانچویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک "بودھ مذہب" کا ایک مخصوص تعلیمی مرکز رہا، جس کے کھنڈرات آج بھی موجود ہیں جو ماضی کی داستان سنا رہے ہیں۔ وہاں پہنچ کر یہ احساس ہوا کہ ہماری وراثت کتنی عظیم ہے۔

گائیڈ نے ہمیں بتایا کہ اس عظیم درس گاہ کی تعمیر گپت حکمراں گپت کمار نے چھٹی صدی عیسوی میں بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کے لئے کرائی تھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ یہ دنیا کی پہلی قدیم یونیورسٹی ہے جہاں بیرون ملک سے بھی طلباء واساتذہ کرام علم حاصل کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ یہاں چین، جاپان، کوریا، ملیشیا، برما وغیرہ کے طلباء بودھ مذہب کی اعلیٰ تعلیم کیلئے آیا کرتے تھے۔ یہاں بودھ مذہب کے علاوہ اس زمانے میں رائج دیگر علوم وفنون کی بھی پڑھائی ہوتی تھی۔ اس یونیورسیٹی میں داخلہ کیلئے بھی طلباء کو سخت امتحانات سے ہوکر گذرنا پڑتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے صدر دروازے پر جو محافظ رہا کرتے تھے وہ بھی خاصے عالم ہوا کرتے تھے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے والا ہی اس یونیورسیٹی میں داخل ہوتا تھا۔

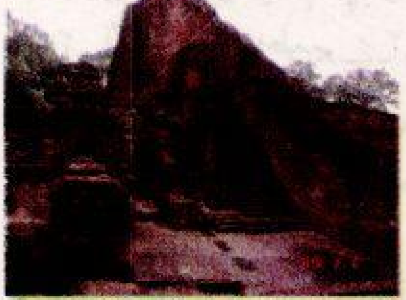

چینی سیاح ہوئن سانگ نے تقریباً بارہ سال تک نالندہ میں رہ کر بودھ مذہب کے فلسفہ اور دیگر مضامین کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ گائیڈ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس قدیم یونیورسٹی میں تقریباً دس ہزار طلباء اور دو ہزار اساتذہ قیام کیا کرتے تھے۔ جن کے قیام وطعام کا انتظام حکمراں کے دو سو قصبوں کی جاگیر کی آمدنی اور دیگر عطیات وعنایات سے پورا کیا جاتا تھا۔

خوش نما قدرتی ماحول میں واقع نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات میں گھومتے ہوئے مربع نما کمروں، کانفرنس ہال بَرآمدے اور استوپ کے علاوہ ہملوگ ایک عمارت کے قریب آئے جو کہ اس یونیورسٹی کا کتب خانہ تھا۔ گائیڈ نے بتایا کہ یہ کتب خانہ نو منزلہ تھا۔ اس کھنڈر کو دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ

گئیں۔ گائڈ نے مزید بتایا کہ اس نومنزلہ کتب خانہ میں مطالعہ کے لئے ایک بڑا ہال بھی تھا اور مختلف علوم وفنون کی ہزاروں کتب، دستی نسخے، پتوں پر درج تحریریں، محفوظ رہا کرتی تھیں۔ کتب خانے میں اوپر جاتی ہوئی چوڑی سیڑھیاں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں، پکی اینٹ اور مختلف اشیاء سے تیار شدہ موٹی موٹی دیواروں کو دیکھ کر اس قدیم درس گاہ کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

گائڈ نے ہم لوگوں کو وہاں کا میوزیم دکھایا جو کہ کھنڈرات کے ٹھیک سامنے ہے۔ اس میوزیم میں کھدائی سے ملنے والے **"نوادرات"** سنبھال کر رکھے گئے ہیں، جسے دیکھ کر ہم لوگوں نے اپنی معلومات میں اضافہ کیا اور لطف اندوز بھی ہوئے۔

سیر کے آخر میں گائیڈ نے ہم لوگوں کو مزید بتایا کہ موجودہ حکومت بہار اس **"قدیم نالندہ یونیورسیٹی"** کو حالات حاضرہ کے پیش نظر نئے سرے سے قائم کرنے کی پہل کر دی ہے، جہاں مختلف علوم وفنون کے علاوہ دورِ جدید کے سائنسی حقائق کا بھی معقول اہتمام ہوگا۔ اس اہم تاریخی اور یادگار کام کو تقویت بخشنے کیلئے اعزازی طور پر میزائل مین سابق صدر جمہوریہ ہند، ڈاکٹر ابوالفاخر زین العابدین عبدالکلام اور ماہر معاشیات نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر امرتیہ سین صاحبان مکمل طور پر رہنمائی کر رہے ہیں۔

شگفتہ باجی! یقین جانیے، ان قدیم ترین کھنڈرات اور اس کے گرد وپیش کے تاریخی جنگلات اور باغات کو دیکھنے سے ہم لوگوں کو اپنی وراثت اور اپنے تابناک ماضی پر رشک ہوتا ہے۔

باجی! اگر آپ کو کبھی بھی موقع ملے، تو آپ بھی قدیم ترین نالندہ یونیورسیٹی کے کھنڈرات دیکھنے اور وہاں کے تاریخی مقامات کی سیر کرنے ضرور جائیے۔

میری جانب سے افراد خانہ کو سلام اور بچوں کو پیار

فقط والسلام
آپ کی مخلص بہن

نصرت

پڑھیے اور سمجھیے

موصول	:	وصول ہونا۔حاصل کرنے والا
احوال	:	حال کا جمع۔موجودہ
یقین	:	بھروسہ
صدی	:	سینکڑہ
ماضی	:	گذرا ہوا زمانہ
داستان	:	کہانی

ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے:

(1) نالندہ یونیورسیٹی کس صدی سے کس صدی تک بودھ مذہب کی مرکزی درسگاہ تھی؟

(2) اس درس گاہ کی تعمیر کس حکمران نے کرائی تھی؟

(3) کن کن ممالک کے طلباء یہاں درس کے لئے آیا کرتے تھے؟

(4) اس درس گاہ میں کس سیّاح نے کتنے سال رہ کر بودھ مذہب کا مطالعہ کیا تھا؟

(5) اس درسگاہ میں کتنے طلباء اور کتنے اساتذہ رہا کرتے تھے؟

ذیل کے سوالوں کے جواب صرف ایک جملے میں لکھیں:

(1) نالندا کا قدیم یونیورسیٹی میں قیام کرنے والوں کے لئے کتنے گاؤں بطور جاگیر دیئے گیے تھے؟

(2) قدیم یونیورسیٹی کا کتب خانہ کتنے منزل کا تھا؟

(3) اس یونیورسیٹی کو کس سیّاح نے دیکھا ہے؟

(4) اس درسگاہ کی بنیاد کس حکمراں نے رکھی تھی؟

(5) اس یونیورسیٹی کی کھدائی کے دوران ملے نوادات کہاں رکھے گئے ہیں؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

صحیح جملے پر صحیح کا نشان ☑ اور غلط ☒ کا نشان لگائیے:

1۔ نالندہ یونیورسٹی کا قیام گپت حکمراں چندر گپت نے کروایا تھا ☐

2۔ یہ درس گاہ چھٹی صدی عیسوی سے بارہویں صدی تک بودھ مذہب کی تربیت و تبلیغ کرتا رہا۔ ☐

3۔ اس درس گاہ کی اپنی ایک عظیم لائبریری بھی تھی ☐

4۔ ہندوستان کے علاوہ غیر ممالک کے طلبا یہاں تعلیم نہیں پاتے تھے۔ ☐

5۔ چینی سیاح ہوئن سانگ بھی اس جگہ پر بارہ سال تک علم وفن سیکھا تھا۔ ☐

ذیل کے الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کیجیے کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:

1۔ درس گاہ ________________

2۔ اضافہ ________________

3۔ تربیت ________________

4۔ رائج ________________

5۔ فلسفہ ________________

خط میں آپ اگر مندرجہ ذیل لفظ لکھیں گے تو مخاطب کون ہوگا:۔

1۔ پیارے ________________

2۔ عزیزم ________________

3۔ محترم ________________

4۔ معظمی ________________

5۔ مکرمی ________________

درج ذیل الفاظ کے جمع بنائیے:

کھنڈر۔.................... عنایت۔....................

نوادر۔.................... فن۔....................

عطیہ۔....................

اگر آپ نے بھی کسی تاریخی مقام کی سیر کی ہو تو خط لکھ کر اپنے دوست کو بتائیے:

____

____

____

____

____

____

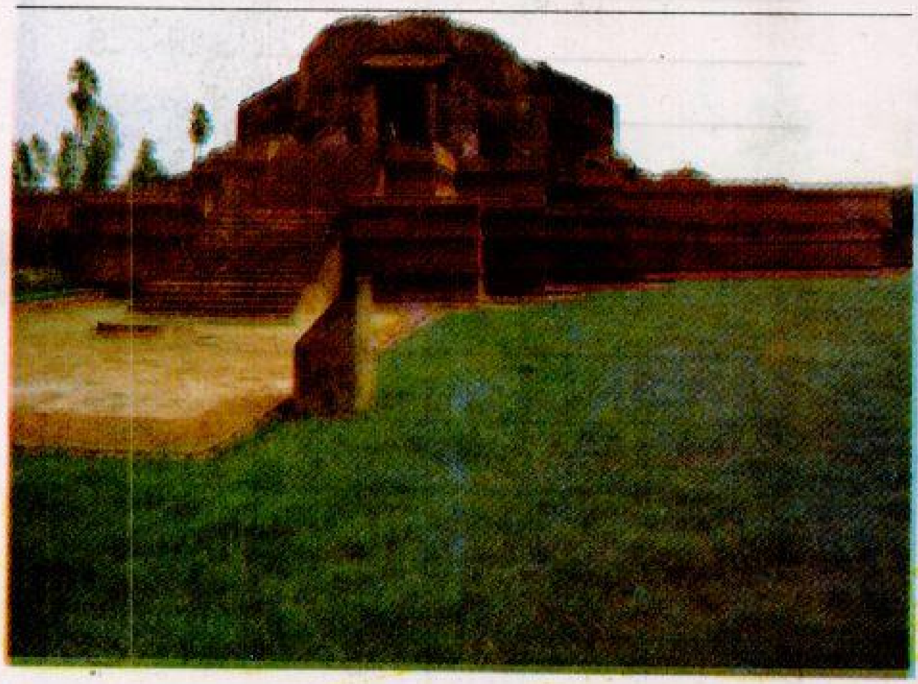

سبق-10

ہند کے باغبانو اُٹھو

اٹھو ہند کے باغبانوں اٹھو!
اٹھو انقلابی جوانو اٹھو!

کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو!
نئی زندگی کے شرارے اٹھو!

اٹھو کھیلتے اپنی زنجیر سے
اٹھو خاکِ بنگال کشمیر سے

اٹھو وادی و دشت و کہسار سے
اٹھو سندھ پنجاب و ملبار سے

اٹھو مالواسے اور میوات سے
مہاراشٹر سے اور گجرات سے

اودھ کے چمن سے چہکتے اٹھو
گلوں کی طرح سے مہکتے اٹھو

اٹھو کھل گیا پرچم انقلاب
نکلتا ہے جس طرح سے آفتاب

اٹھو جیسے دریا میں اُٹھتی ہے موج
اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج

اٹھو برق کی طرح ہنستے ہوئے   کڑکتے، گرجتے، برستے ہوئے

غلامی کی زنجیر کو توڑ دو

زمانے کی افتاد کو موڑ دو

علی سردار جعفری

پڑھیے اور سمجھیے:

☆ دشت : جنگل

☆ کہسار : پہاڑ

☆ برق : بجلی

☆ اُفتاد : مصیبت۔ بلا

☆ شرارے: چنگاریاں

☆ پرچم : جھنڈا

سوال وجواب:

(1) شاعر کن کن کو اٹھنے کو کہہ رہا ہے؟

(2) نظم ''اٹھو'' میں اٹھنے سے کیا مراد ہے؟

(3) شاعر لوگوں کو کیوں اٹھا رہا ہے؟

(4) نظم 'اٹھو' میں کون کون سے جغرافیائی خطے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(5) نظم میں انقلابی جوان کس کی طرف اشارہ ہے؟

(6) نظم میں وطن کی خاطر جوانوں کو کس طرح سے اٹھنے کی بات شاعر نے کی ہے لکھیے:

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

مندرجہ ذیل الفاظ کے جمع بنائیے:

مثال: بہار کے رہنے والے کو بہاری کہتے ہیں:

(1) بنگال .... (4) پنجاب ....

(2) کشمیر .... (5) مہاراشٹر ....

(3) سندھ .... (6) گجرات ....

خالی جگہوں کو بھریں:

مثال: جوان : جوانو

(1)	باغبان	
(2)	مہمان	
(3)	صحران	
(4)	کھیل	
(5)	گانا	

خالی جگہوں کو بھریں:

(الف) اٹھو برق کی طرح .... ہوئے

کڑکتے گرجتے .... ہوئے

(ب) غلامی کی .... کو توڑ دو

زمانے کی .... کو موڑ دو

خانہ (الف) کو خانہ (ب) سے ملائیں:

(الف)		(ب)
1۔ اٹھو وادی و دشت کہسار سے	:	اٹھو جیسے آندھی کی بڑھتی ہے فوج
2۔ اٹھو جیسے دریا میں اٹھتی ہے موج	:	نئے زندگی کے شرارے اٹھو
3۔ کسانوں اٹھو کامگارو اٹھو	:	اٹھو سندھ، پنجاب و ملبار سے
4۔ غلامی کی زنجیر کو توڑ دو		زمانے کی افتاد کو موڑ دو
5۔ اٹھو برق کی طرح ہنستے ہوئے		کڑکتے، گرجتے برستے ہوئے

درج ذیل جمع الفاظ کے واحد لکھیں:

(i) باغبانوں: ____________

(ii) جوانوں : ____________

(iii) کامگارو : ____________

(iv) شرارے: ____________

(v) گلوں ____________

خود سے کرنے کے لئے:

☆ نون غنہ 'ں' کا استعمال کرتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں:

☆ اپنی یاد سے نظم ''ہند کے باغبانو اُٹھو'' کے دو اشعار لکھیں:

____________ ____________

____________ ____________

- اپنے استاد کی مدد سے معلوم کریں کہ 'مالوا' اور 'میوات' دورِ حاضر میں کس ریاست کا حصہ ہے۔
- اودھ کو آج کس نام سے جانا جاتا ہے؟
- ہندوستان کا نقشہ بنائیے:

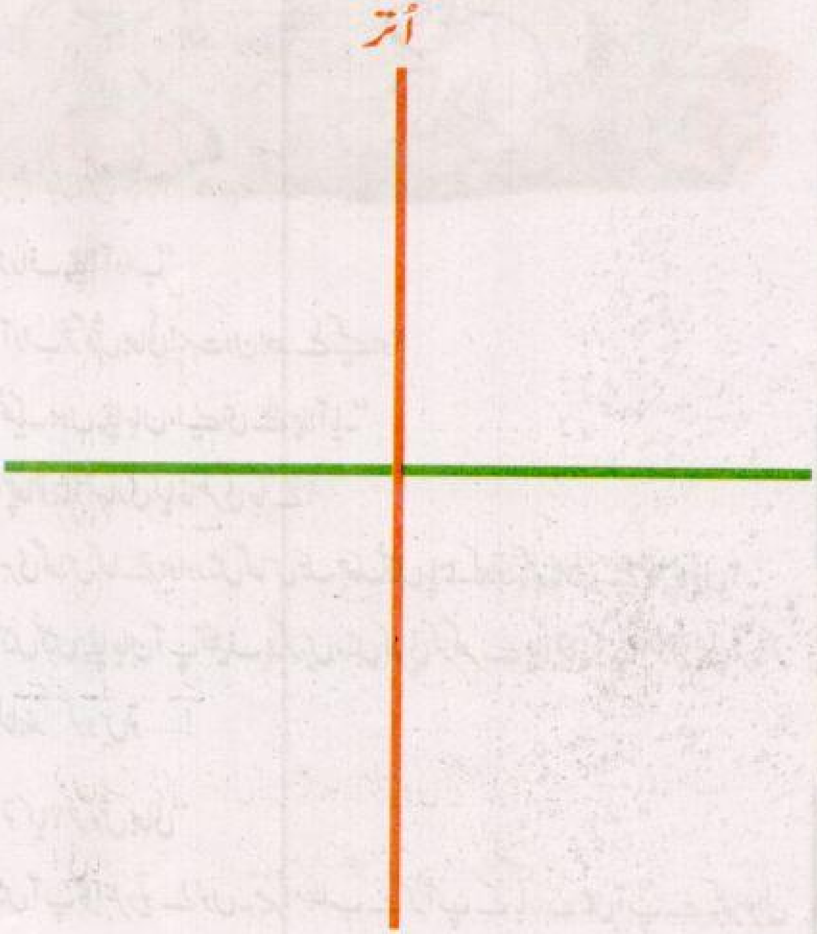

سبق-11

زراف: ایک عجیب جانور

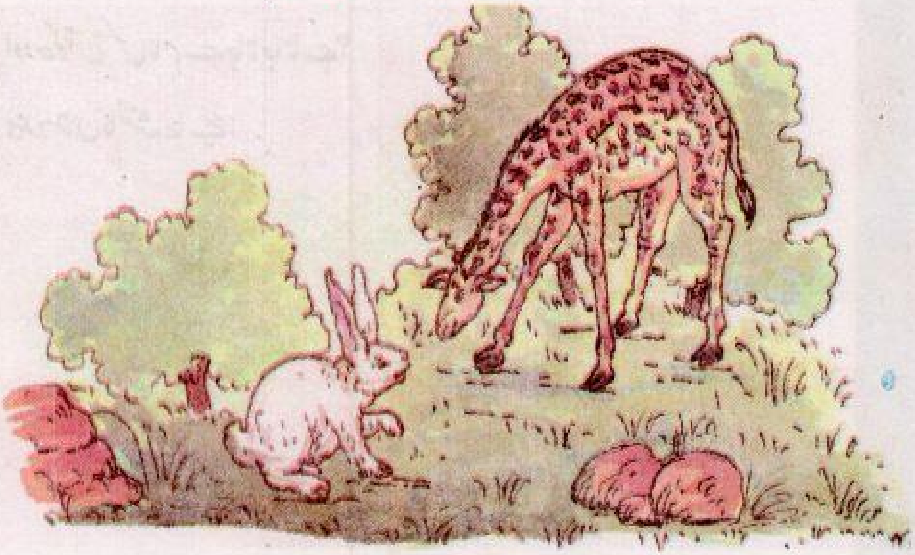

خرگوش: ''زراف چچا! آداب''

زراف: ''آداب خرگوش بھائی! بہت دن بعد ملے کیسے ہو؟

خرگوش: ''ٹھیک ہوں چچا جان، ایسے ہی ملنے چلا آیا۔''

زراف: ''اچھا تو بتاؤ تمہاری کیا خاطر کی جائے؟

تم ہری گھاس کھاتے ہو اور میں گھاس تک جھک نہیں پاتا۔ کہو تو کچھ پھول پتے توڑ لاؤں؟

خرگوش: ''نہیں نہیں چچا جان آپ تکلیف نہ کریں، میں کھا پی کر گھر سے چلا تھا۔ آپ اگر مہربانی فرما کر تھوڑی دیر ٹہلنا بند کر دیں تو......!

زراف: '' تو کیا؟ خرگوش بھائی''

خرگوش: ''میں آپ کا انٹرویو لے لوں۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں آپ سے کچھ سوال

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پوچھوں۔

زراف: ''اچھا اچھا.....'' زراف ہنستے ہوئے بولا: '' میں کوئی بہت بڑا جانور ہوگیا ہوں کیا، خرگوش بھائی؟''

خرگوش: ''کیوں نہیں چچا؟ آپ تن زانیا کے قومی جانور ہیں۔ کیا یہ فخر کی بات نہیں؟ آزاد ہوتے ہی تن زانیا نے اپنے پہلے ڈاک ٹکٹ پر آپ ہی کی تصویر چھاپی۔ چچا یہ بات ٹھیک ہے نا!''

زراف: ''اچھا بابا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟''

خرگوش: ''زراف چچا۔ یہ بتایئے کہ دنیا کے سب سے اونچے چوپائے آپ ہیں یا اونٹ؟''

زراف: ''عام طور پر لوگ اونٹ کو سب سے اونچا چوپایا مانتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔''

خرگوش: ''اونٹ کی اونچائی تو بارہ تیرہ فٹ کے قریب ہوتی ہے: زراف چچا، اور آپ کی؟

زراف: ''فیتہ لے کر ناپ لو''

خرگوش: ''آپ تو مذاق کرنے لگے چچا۔ کہاں میں چھوٹا سا خرگوش اور کہاں ....؟

زراف: ''اٹھارہ فٹ اونچا زراف'' زراف نے بات پوری کرتے ہوئے کہا: عام طور پر ہماری اونچائی اٹھارہ فٹ ہوتی ہے۔ خرگوش بھائی، لیکن افریقہ میں ہماری ایک نسل ایسی ہے جس میں انتیس فٹ تک کی اونچائی کے زراف بھی ہوتے ہیں۔''

خرگوش: ''اپنے رہنے کے لیے آپ کیسی جگہ پسند کرتے ہیں، چچا؟''

زراف: ''جہاں اونچے اونچے پیڑ ہوں تا کہ پیڑوں کی پتیاں توڑ کر کھا سکیں۔''

خرگوش: ''کیا یہ صحیح ہے چچا کہ آپ جنگلوں میں جھنڈ بنا کر گھومتے ہیں۔؟

زراف: ''کبھی کبھی تو سو سے بھی زیادہ زراف ایک جھنڈ میں ہوتے ہیں۔''

خرگوش: ''پھر تو آپ کسی بھی دشمن کے چھکّے چھڑا دیتے ہوں گے۔ زراف چچا!

زراف: ''نہیں خرگوش بھائی! ہماری قوم بہت امن پسند ہے، ہم کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں۔' زراف نے کہا۔

خرگوش: ''نہیں چچا، میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جنگل میں رہتے ہوئے کبھی کوئی خطرناک جانور آپ پر حملہ کر دے تب؟

زراف: ''پہلی بات تو یہ ہے خرگوش بھائی کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ پھر کوئی ہم پر حملہ کیوں کرے گا؟ دوسرے، تمہیں شاید معلوم نہیں کہ اس لمبے اونچے ڈیل ڈول کے باوجود دو جانور ایسے ہیں جن کا وزن ہم سے زیادہ ہے۔''

خرگوش: کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں چچا؟''

زراف: ''مطلب یہ کہ ہمارا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے، یعنی تقریباً دو ٹن۔ اس لئے بے چارے چھوٹے موٹے جانور تو ہم پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے''

خرگوش: ''جنگل کا راجہ شیر تو کر سکتا ہے،، چچا!''

زراف: ''ہاں، کبھی کبھی تو شیر حملہ ضرور کر دیتا ہے، لیکن سچ پوچھو تو وہ بھی ہم سے گھبراتا ہے۔''

خرگوش: ''کس بات سے گھبراتا ہے، چچا!

زراف: ''ہمارے دُلتی سے! ہماری لمبی لمبی ٹانگیں اور پاؤں کے نیچے یہ کُھر دیکھے ہیں تم نے؟ شیر کے جبڑے پر ایک لات پڑ جائے تو اس کی بتیسی باہر آ جائے۔''

خرگوش: ''کیا یہ سچ ہے چچا؟ خرگوش نے بڑی حیرانی کے ساتھ پوچھا۔

زراف: ''تو کیا میں کوئی شیخی بگھار رہا ہوں؟''

خرگوش: ''اچھا چچا، جیسے اپنی لمبی ٹانگوں کی وجہ سے اونٹ بہت تیز بھاگ لیتا ہے..............''

زراف: ''ہم بھی بھاگ سکتے ہیں۔''

خرگوش: ''ایک بات بتائیے چچا، آپ نے شروع میں کہا تھا کہ آپ گھاس نہیں کھا سکتے، ایسا کیوں ہے؟''

زراف: ''ارے خرگوش بھائی! ذرا دھیان سے دیکھو، میری اگلی ٹانگیں کتنی لمبی ہیں۔ ٹھیک گردن تک ہیں۔ اسی لئے نیچے جھکنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگلی ٹانگوں کو موڑ کر البتہ جھکا جا سکتا ہے۔

خرگوش: ''تو پھر آپ پانی کیسے پیتے ہیں۔ چچا؟ خرگوش نے حیرت سے پوچھا۔

زراف: ''یوں تو ہم بھی اونٹ کی طرح پانی پیئے بغیر رہ سکتے ہیں، لیکن ہم اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی جمع نہیں کر سکتے۔''

خرگوش: ''پانی پیئے بغیر آپ کتنے دن تک زندہ رہ سکتے ہیں؟

زراف: ''زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک۔ ویسے جب بھی پانی پینا ہوتا ہے، کسی ندی نالے یا تالاب پر اپنی اگلی ٹانگوں چوڑائی میں پھیلا کر اپنی لمبی گردن کو نیچے جھکا کر پانی لیتے ہیں۔

خرگوش: ''زراف چچا، کیا آپ اونٹ کی طرح لمبا سفر بھی کر سکتے ہیں؟''

زراف: ''نہیں خرگوش بھائی۔ نہ تو ہم اونٹ کی طرح لمبا سفر کر سکتے ہیں، اور نہ ہاتھی کی طرح بوجھ ڈھونے کا کام کر سکتے ہیں، ہاں ہماری نظر البتہ ان دونوں سے تیز ہوتی ہے۔''

خرگوش: ''آپ کے چھوٹے سے سر پر، کانوں کے پاس، یہ دو سینگ سے کیا ہیں چچا!''

زراف: ''ہاں یہ سینگ ہمارے بالوں میں چھپے رہتے ہیں۔''

خرگوش: ''کیا آپ سونے کے لئے نرم زمین پر لیٹنا پسند کرتے ہیں چچا!''

زراف: ''خرگوش بھائی، ہم لیٹتے کہاں ہیں، اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری بدن کو لے کر اٹھنا مشکل

ہو جائے۔ اس لئے ہم کھڑے کھڑے ہی نیند لیتے ہیں ویسے ہمیں سوکھی اور سخت زمین بہت پسند ہے۔ کیچڑ یا دل دل سے ہم دور رہتے ہیں۔''

خرگوش: ''چچا، آپ کی یہ لمبی لمبی ٹانگیں............ اس پر، بھاری بدن، پھر لمبی گردن اور چھوٹا سا منہ۔''

زراف: ''کیا کہنا چاہتے ہو خرگوش بھائی......؟''

خرگوش: ''یہی کہ آپ کا جسم اتنا بڑا اور منہ کتنا چھوٹا ہے۔''

زراف: ''ہاں بھئی، اور وہ بھی کسی کام کا نہیں۔ نہ تو ہم کسی کو کاٹ سکتے ہیں۔ نہ پیڑ کی موٹی ٹہنی ہی توڑ سکتے ہیں۔''

خرگوش: ''اور کوئی خاص بات چچا، جو آپ بتانا چاہیں؟''

زراف: ''تمہیں تین باتیں ایسی بتانا چاہتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

خرگوش: ''وہ کیا باتیں ہیں زراف چچا!

زراف: ''پہلی تو یہ ہے کہ چوپایوں میں شاید سب سے بڑا دل ہمارا ہوتا ہے۔ بڑا ہی نہیں بلکہ مضبوط بھی ہوتا ہے۔ ہمارا سر دل سے بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ خرگوش بھائی!

بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ طاقتور بھی ہے، جبھی تو ہمارے دل سے خون سر تک پہنچ جاتا ہے۔''

''اور دوسری بات............؟

وہ یہ کہ جنوبی افریقہ میں ایک خاص قسم کی بیری پیدا ہوتی ہے۔ پکی بیری ہم خوب کھاتے ہیں۔ اس کے کھانے سے نشہ سا آجاتا ہے۔ پاؤں تک ڈگمگانے لگتے ہیں۔''

خرگوش: ''سچ مچ چچا، یہ تو واقعی نئی بات معلوم ہوئی۔''

زراف ''تیسری بات یہ ہے خرگوش بھائی! کہ ہم میں سے سفید دھاریوں اور پیلے چوکور دھبے والے زرافے اکثر خاموش رہتے ہیں، بالکل چپ شاہ کی طرح اس لئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارے گلے میں

آواز کی نلی نہیں ہے اور ہم گونگے ہیں اصل میں ہم بہت کم بولتے ہیں یوں سمجھو ہمیں بولنا پسند نہیں۔

خرگوش: ''اچھا زراف چچا، آپ کو تکلیف دی۔ اب میں چلتا ہوں۔ آداب!''

(ماخوذ)

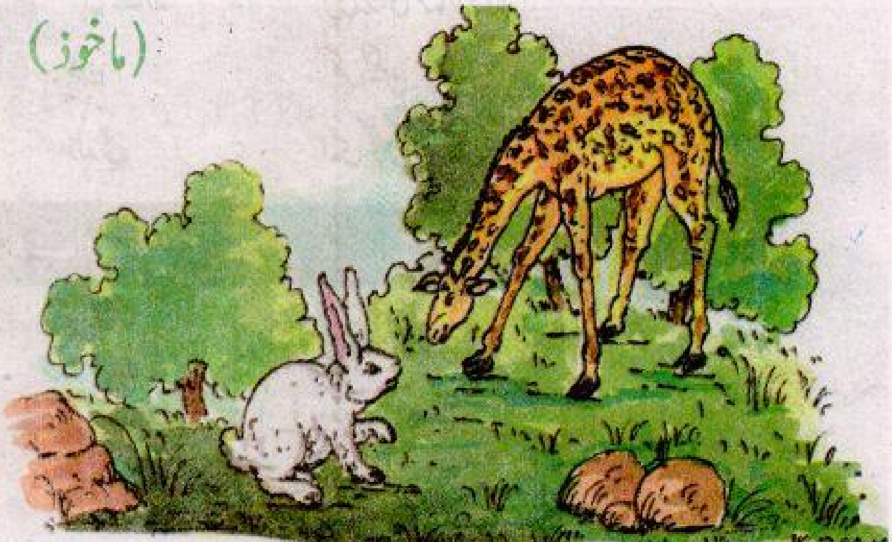

پڑھیے اور سمجھیے

خاطر کرنا : آؤ بھگت کرنا

انٹرویو : کسی سے مل کر سوال و جواب کرنا

فخر : ناز، گھمنڈ

چوپایہ : چار پیروں والا جانور

چھکّے چھڑا دینا : ہرا دینا

خاطر میں نہ لانا : پروانہ کرنا

خطرناک : ڈراؤنا، جس سے نقصان کا ڈر ہو

امن پسند : امن چاہنے والا

دُلتی : جانور کی پچھلی دونوں لاتیں

شیخی بگھارنا : اپنی بڑائی کرنا، اترانا

البتہ : مگر، لیکن

دَلدَل : ایسی کیچڑ جس میں پھنس کر نکلنا مشکل ہو۔

سوچیے اور بتایئے:

1۔ زراف کِس مُلک کا قومی جانور ہے؟

2۔ زرافے عام طور پر کیسی جگہ رہتے ہیں؟

3۔ لڑائی جھگڑے کے بارے میں زراف نے خرگوش کو کیا جواب دیا؟

4۔ شیر، زرافے کی دلتی سے کیوں گھبراتا ہے؟

5۔ زراف کون سی چیز کھانا پسند کرتا ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے گئے مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

بالوں، لمبی لمبی، اونچا، انیس فٹ، خاموش، آواز، جمع، بڑا، ڈگمگانے، بدن

1۔ زراف دنیا کا سب سے .... چوپایہ ہے۔

2۔ زرافے کی ٹانگیں .... ہوتی ہیں۔

3۔ زرافے کی اونچائی .... تک ہوتی ہے۔

4۔ زرافے کے سینگ .... میں چھپے ہوتے ہیں۔

5۔ زراف اونٹ کی طرح اپنے پیٹ میں پانی .... نہیں کرسکتا۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

6۔ اگر لیٹ جائیں تو اس بھاری .... کو لیکر اٹھنا مشکل ہو جائے۔

7۔ سفید دھاریوں اور پیلے دھبے والے زرافے اکثر .... رہتے ہیں۔

8۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ زرافے کے گلے میں .... کی نلی نہیں ہے۔

9۔ ایک خاص قسم کی بیری کھانے سے زرافے کو نشہ سا آجاتا ہے۔ جس سے

10 ان کے پاؤں .... لگتے ہیں۔

ان بیانات میں جو صحیح ہیں ☑ ان پر صحیح کا نشان لگایئے:

1۔ ہمارے گلے میں آواز کی نلی ہوتی ہے۔ ☐

2۔ زرافے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ ☐

3۔ زرافے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ ☐

4۔ زرافے گھاس کھاتے ہیں۔ ☐

5۔ زرافے کا وزن گینڈے کے وزن کے برابر ہوتا ہے۔ ☐

6۔ شیر زرافے سے گھبراتا نہیں ہے۔ ☐

7۔ زراف تیز دوڑ سکتا ہے۔ ☐

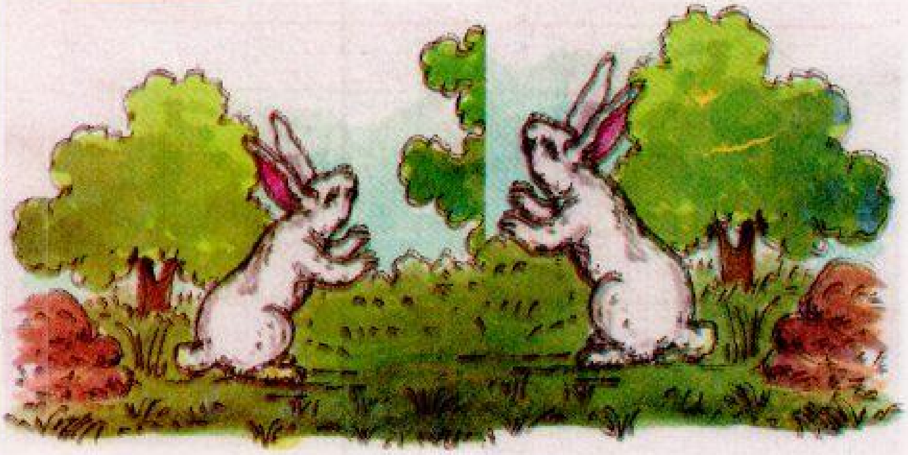

خود سے کرنے کے لئے:

جملوں میں کیا، کب، کیوں، کیسے، کہاں، لگا دینے سے سوال بن جاتا ہے:

مثال: جیسے: تم آئے۔	تم کیوں آئے؟
کیا تم آئے؟	تم کیسے آئے؟
تم کب آئے؟	تم کہاں آئے؟

☆ کیا آپ نے زراف دیکھا ہے؟ اسی طرح آپ پانچ اور جملے بنایئے جس میں کوئی بات پوچھی گئی ہو۔

☆ زراف کھڑے کھڑے ہی اپنی نیند پوری کرلیتا ہے۔ اور کون کون سے جانور ہیں جو کھڑے کھڑے ہی سوتے ہیں؟

☆ گھاس کھانے والے کنہیں پانچ جانوروں کے نام لکھیں۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق۔12

چوہے ہی چوہے

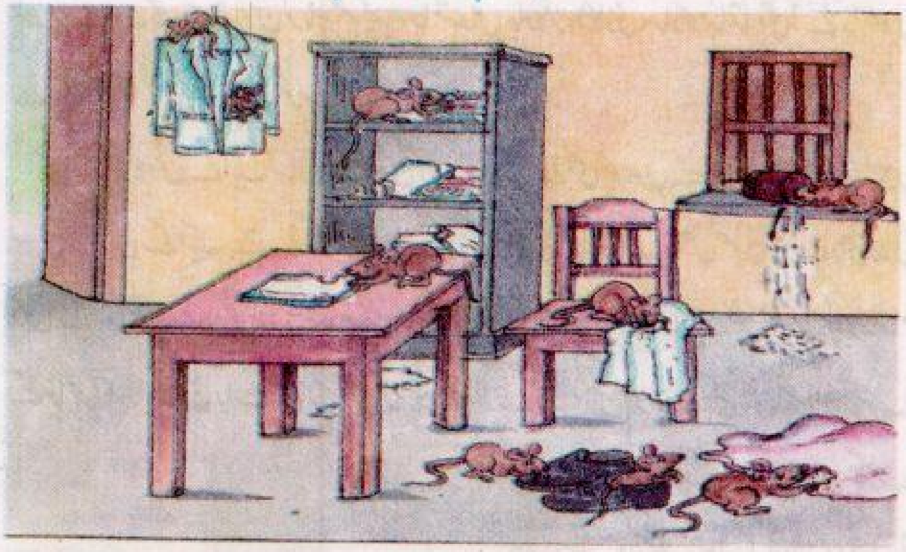

کسی شہر میں چوہوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی تھی کہ شہر کے لوگ چوہوں سے کافی پریشان تھے۔ چوہوں کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی صحیح سلامت نہ تھا۔ نہ ہی کھانے پینے کے سامان، نہ پہننے اوڑھنے کے اور نہ ہی رہنے سہنے کے۔ ایک عجیب کیفیت تھی۔ ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔ جس کو دیکھو، پریشان حال، ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ شہر والوں نے چوہے پکڑنے والوں کو طرح طرح کے اشتہارات دیئے۔ ایک سے ایک ماہر چوہا پکڑنے والے آئے لیکن کسی کی کوئی بھی تدبیر کام نہ آسکی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ان چوہوں کا ایک راجا تھا، جو زمین کے اندر بہت گہرے بل میں رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس راجا کے پاس دس ہزار بہادر اور شیر دل چوہوں کی فوج تھی، جن کے دانت اتنے تیز تھے کہ یہ کسی بھی چوہے دانی کے تاروں کو بہ آسانی کاٹ سکتے تھے۔ ایک ماہ کے اندر اُن چوہوں نے ایک سو اکاسی بلیوں اور انچاس کتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ بلیاں اور کتے چوہوں کی بھنک پاتے ہی ڈر سے رفو چکر ہو جاتے تھے۔

سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے محفوظ رہنا چاہتے تھے، لیکن کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ شہر کے میئر نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص چوہوں سے شہر کو نجات دلائے گا، اسے دس لاکھ روپے انعام کے طور پر دیا جائے گا۔ اس خبر کو سن کر ماہر علم کیمیا، سائنسداں جادوگر، شکاری، سادھو مہاتما بھی آئے۔ سبھوں نے اپنی اپنی ترکیبیں آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔

یہ خبر گاؤں کے ایک کسان کے بیٹوں کو ملی۔ انہوں نے بھی چوہوں سے نجات پانے کی ترکیبیں سوچی۔ کسان کے ایک بیٹے نے گھر کے تمام خالی ڈبوں کو جمع کیا اور ایک خاص قسم کی چوہے دانی بنائی‘ جس کے اندر تو چوہے داخل ہو سکتے تھے لیکن باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ اسے سارے شہر میں جگہ جگہ اہتمام کے ساتھ لگایا گیا۔ پہلی رات میں 9 سو اٹھارہ چوہے پکڑے گئے، لیکن دوسرے دن محض تین اور تیسرے دن صرف دو چوہے ہی پکڑے جا سکے۔ کیوں کہ ان کے راجا نے تمام چوہے کو اس طرح کے ڈبوں سے بچنے کی سخت ہدایت دے دی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی فیل ہوگئی۔ کسان کے دوسرے بیٹے نے جو علم کیمیا (کیمسٹری) کا خاصا

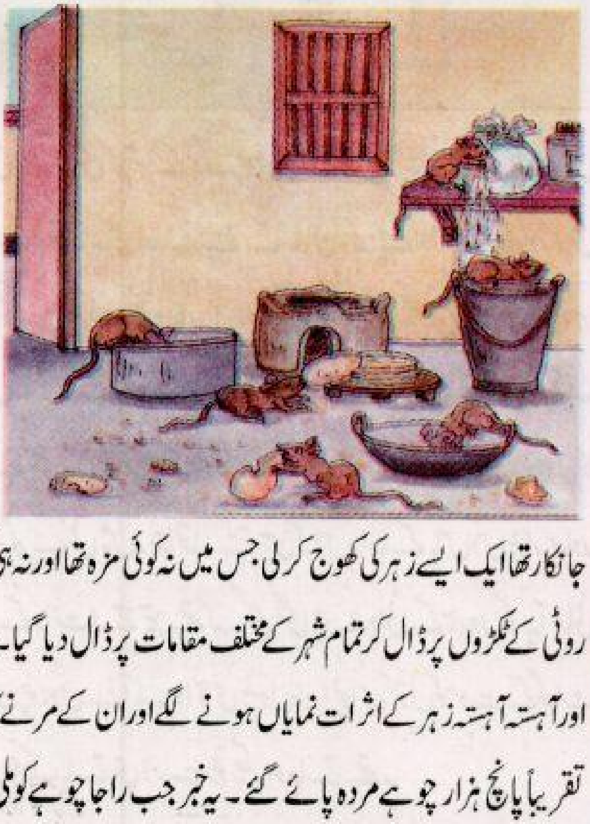

جانکار تھا ایک ایسے زہر کی کھوج کر لی جس میں نہ کوئی مزہ تھا اور نہ ہی کسی طرح کی مہک۔ پھر کیا تھا اسے روٹی کے ٹکڑوں پر ڈال کر تمام شہر کے مختلف مقامات پر ڈال دیا گیا۔ چوہوں نے خوب جم کر دعوت اڑائی اور آہستہ آہستہ زہر کے اثرات نمایاں ہونے لگے اور ان کے مرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ صبح ہونے تک تقریباً پانچ ہزار چوہے مردہ پائے گئے۔ یہ خبر جب راجا چوہے کو ملی تو اس نے سارے چوہوں کو صرف

ڈبوں میں بند کھانا کھانے کی ہدایت کی، پھر بھی کچھ چوہے مردہ پائے گئے، یہ وہ چوہے تھے جنہوں نے اپنے راجا کی بات نہیں مانی تھی۔ اس طرح یہ ترکیب بھی بے کار ثابت ہوئی۔ آخر کار کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے ایک نئی اور عجیب سی ترکیب سوچی۔ اس نے لوہے کے باریک ترین برادے کو آٹے اور چینی میں گوندھ کر بسکٹ بنایا اور پھر اسے سارے شہر میں مختلف جگہوں پر رکھوادیا۔ چوہے مزہ لے کر بسکٹ کھانے لگے۔ بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی برادے جمع ہوگئے۔ جب ان کے پیٹ لوہے کے برادوں سے بھر گئے تو کسان کے چھوٹے بیٹے نے سات بجلی کے مقناطیسی کھمبوں کا انتظام کیا۔ تمام شہریوں کو یہ ہدایت دے دی گئی کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں لوہے کے سامانوں کی حفاظت خود کریں اور انہیں مضبوطی کے ساتھ باندھ کر رکھیں۔

رات کے ٹھیک بارہ بجے، جب شہر کی گاڑیوں نے روڈ پر چلنا بند کردیا تب ان مقناطیسی کھمبوں میں بجلی کے کرنٹ دوڑادیئے گئے۔ سبھی چوہوں کے پیٹ چونکہ لوہے کے برادوں سے بھرے تھے، اس لئے وہ مقناطیسی کھمبوں کی جانب کھنچتے چلے آئے اور اس طرح مقناطیس والے گڈھے چوہوں سے کھچاکھچ بھر گئے۔ چوہوں کے راجا کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے کئی دوسرے چوہوں کو حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا مگر کوئی پھر لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ تب چوہوں کے راجا نے طے کیا کہ وہ خود باہر نکل کر جائزہ لے گا لیکن جیسے ہی وہ بل سے باہر نکلا تو ایک کھمبے نے جھٹکے کے ساتھ اسے بھی کھینچ لیا۔

صبح ہوتے ہی شہر کے سارے گڈھوں میں پانی بھر دیا گیا۔ جب ان گڈھوں سے ان مردہ چوہوں کو نکال کر تولا گیا تو ان کے وزن تقریباً ایک سو پچاس ٹن کے قریب ہوا۔ کسی نے ان کی گنتی تو نہیں کی مگر لگ بھگ ساڑھے سات لاکھ چوہوں کا خاتمہ ممکن ہو سکا۔

اس ترکیب سے جہاں چوہوں سے چھٹکارا ملا وہیں اس کے کچھ نقصانات اور فائدے بھی سامنے آئے۔ جن لوگوں یا بچوں نے اپنے لوہے کے کھلونے گھر سے باہر چھوڑ دیتے تھے، وہ بھی چوہوں کے ساتھ گڈھے میں دفن ہوگئے۔ ایک سپاہی کو جسے لڑائی کے دوران سر میں لوہے کے چھرے دھنس گئے تھے'' بغیر آپریشن کے ہی وہ چھرّے بھی باہر نکل گئے اور وہ سپاہی صحت مند ہوگیا۔ کسان کے چھوٹے بیٹے کو

بہت سارے انعامات ملے اور شہر کے میئر نے اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کردی۔ کسان کے اس چھوٹے بیٹے کو جو رقم انعام میں ملی، اس نے اپنے بھائیوں اور عزیزوں کی تعلیم پر خرچ کیا وہ خود ایک انجینئر بنا، اس کا سب سے بڑا بھائی پروفیسر ہوا اور ایک بھائی مشہور جادوگر کہلایا۔

اس طرح کسان کے تینوں بیٹے اپنی سوجھ بوجھ اور محنت کی بدولت آج ایک بہت ہی کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کرنے لگے۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

میئر	:	کارپوریشن کا صدر
نجات	:	چھٹکارا
بے سود	:	بے فائدہ
مقناطیس	:	چُنبک
اطلاع	:	خبر
ٹن	:	1000 / کیلوگرام
شیردل	:	بہادر ہمتی

بتایئے:

(i) شہر کے لوگ کیوں پریشان تھے؟

(ii) چوہے پکڑنے کی ہر تدبیر کیوں ناکام ہو جاتی تھی؟

(iii) شہر کے مئیر نے کیا اعلان کیا؟

(iv) کسان کے سب سے چھوٹے بیٹے نے کیا ترکیب سوچی؟

(v) روٹی کے ٹکڑے میں زہر ملانے والی ترکیب کیوں ناکام ہو گئی؟

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(دعوت، محفوظ، انعامات، برادے، ترکیبیں)

(i) سبھوں نے اپنی اپنی.................. آزمائیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں۔

(ii) چوہوں نے خوب جم کر.................. اڑائی۔

(iii) سارے شہر کے لوگ ان چوہوں سے.................................... رہنا چاہتے تھے۔

(iv) کسان کے چھوٹے بیٹے کو بہت سارے.................................... ملے۔

(v) بسکٹ کھانے کی وجہ سے چوہوں کے پیٹ میں کافی.................................... جمع ہو گئے۔

غور کیجیے اور لکھیے:

مثال: (i) چوہا - چوہادانی

(ii) مچھر - -------

(iii) صابن - -------

(iv) زبان - -------

(v) سُرمہ - -------

مثال: (i) پان - پان دان

(ii) گل -------

(iii) ہائے

(iv) روشن -

(v) قلم -

درج ذیل محاورات کا جملوں میں استعمال کریں۔

(i) رفو چکر ہونا۔

(ii) موت کے گھاٹ اتارنا۔

(iii) جم کر دعوت اڑانا۔

(iv) کھچا کھچ بھر جانا۔

(v) افراتفری کا عالم ہونا۔

مثال دیکھ کر لکھیے:

مثال (i) جادو : جادوگر

(ii) سودا : -------

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(iii) بازی : --------

(iv) کیمیا : --------

(v) کاری : --------

☆ اگر آپ کو چوہے پکڑنے کی ترکیب ڈھونڈھنے کو کہا جاتا تو آپ کیسی ترکیب نکالتے ؟ لکھیے۔

☆ چوہوں سے پریشان ہیملن کے لوگوں کی مشہور کہانی بانسری والا کو اپنے استاد کی مدد سے سنیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

پڑھیے اور سمجھیے :۔

1 صاحب زادہ، نواب زادہ، غلام زادہ، شریف زادہ، حرام زادہ

2 وطن پرست، حسن پرست، عیش پرست، آتش پرست،

3 غضب ناک، دردناک، شرم ناک، الم ناک

4 خوش نصیب، خوش گوار، خوش اخلاق، خوش بیان، خوش مزاج

5 ہم شکل، ہم وزن، ہم زبان، ہم مزاج، ہم سبق، ہم پیشہ

6 بے شرم، بے ادب، بے در، بے عیب، بے وجہ، بے غیرت، بے حیا

7 بدشکل، بدنما، بدذوق، بداخلاق، بدنیت، بدکردار، بدبخت

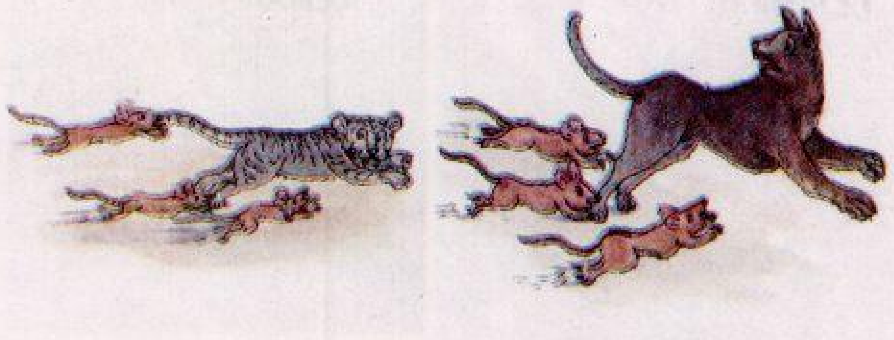

پڑھیے اور سمجھیے:

"لا" بمعنی "نہیں"	"لا" مگر نہیں، نہیں
لاجواب	لاگت
لاعلاج	لاش
لاثانی	لاکھ
لازوال	لاج
لاحاصل	لاٹھی
لاوارث	لال
لاپتہ	لالہ
لامکاں	لاکٹ
لامذہب	لائٹ
لاحول	لاغر
لاولد، وغیرہ	لاڈلی، وغیرہ

برائے مطالعہ

محنت

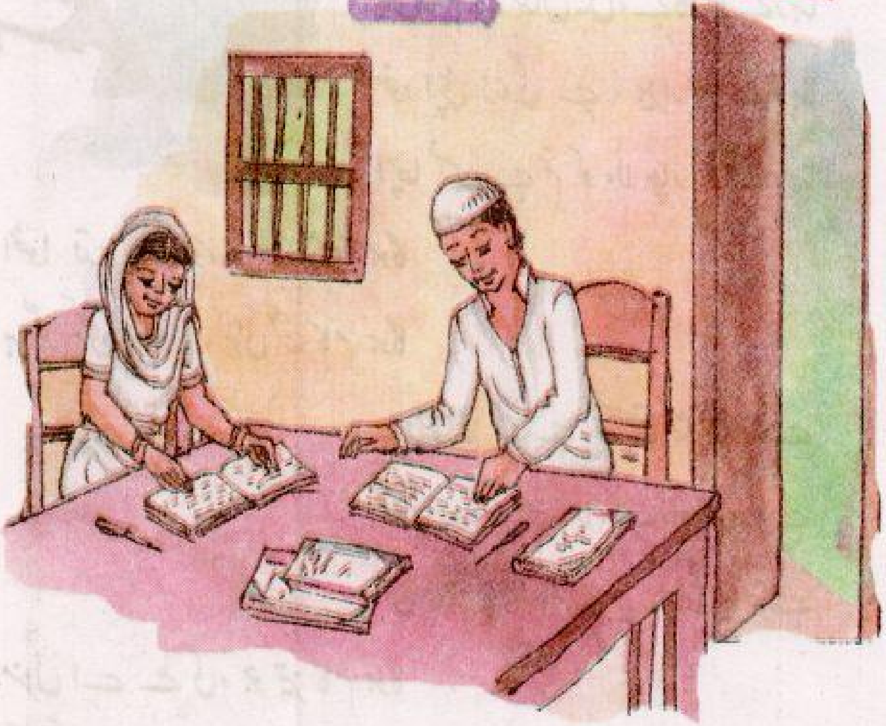

محنت اگر کروگے ، دنیا میں نام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

اس قوم کے خزانے ، دولت سے بھر گئے ہیں
محنت سے جس کے بچے ، غافل نہیں ہوئے ہیں
جو کام کر رہے ہیں آگے ہی بڑھ رہے ہیں

دنیا میں ان کا سب سے اونچا مقام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا، کوئی نہ کام ہوگا

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

اِس کام کے جہاں میں، بے کار ہو کے رہنا
خود اپنی زندگی سے ، بیزار ہو کے رہنا
اچھا نہیں ہے تم کو ،لا چار ہو کے رہنا

اٹھو! قدم بڑھاؤ، رستہ تمام ہوگا
ہر گز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

یہ دور تیز رو ہے ، سستی نہیں روا ہے
محنت سے بڑھنے والا، کب راہ میں رکا ہے
اس عہد کا مسافر ، یہ بات جانتا ہے

منزل اسے ملے گی، جو تیز گام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

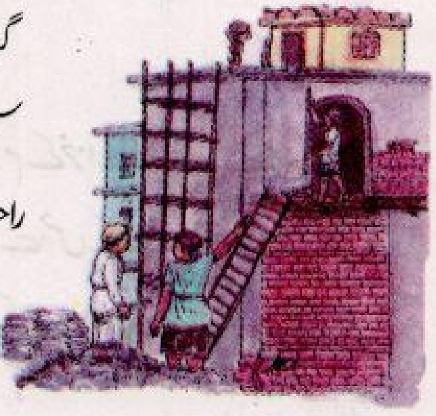

گر تم بھی حوصلے سے، دنیا میں کام لوگے
سستی کو چھوڑ دوگے ، محنت اگر کروگے
راحت، تمہیں ملے گی، دولت سے خوش رہوگے

جاؤ گے تم جہاں بھی، عزت سے نام ہوگا
ہرگز کبھی ادھورا ، کوئی نہ کام ہوگا

(ماخوذ)

سبق۔13

پہیلی

ہم لوگ کبھی کبھی اپنی بات چیت میں کسی چیز کا نام صاف صاف نہیں لیتے، بلکہ اس کی نشانیاں اور اُتا پتا دیتے ہیں۔ اسے ''اشارہ'' یا کنایہ کہتے ہیں۔ یہی اشارے کنایے'' پہیلی اور ''چیستاں'' کہلاتے ہیں۔

بچوں کے اذہان کو تازہ کرنے اور ان کی عقل کو مزید تقویت بخشنے کے لئے چند پہیلیاں درج ہیں، ان کو اپنی سمجھ سے بوجھنے کی کوشش کیجئے اور لطف حاصل کیجئے۔

(1) گیت سنائے من بہلائے
گھر بیٹھے دنیا دکھلائے

(2) پَر ہیں لیکن اُڑ پائے
بنا پاؤں کے بڑھتی جائے

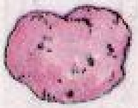

(3) زباں نہیں پر بولتا ہوں
بنا کان کے سنتا ہوں

(4) پاؤں نہیں میں چلتی ہوں
زبان نہیں پر بولتی ہوں

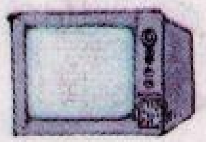

(5) رنگ بادامی شکل میں انڈے
ابال کے ان کو کرتے ٹھنڈے
چھلکے ان کے اُتارے جاتے
ڈال مصالحہ خوب بناتے

(6) ایک وقت میں ایک پنچھی آوے

ٹک دیکھے اور چھپ چھپ جاوے

زور ذرا دو ذہن پہ اپنے

آگ بنا اجیالا لاوے

(7) ایک ٹانگ کی وہ کالی ہوتی

جاڑے میں وہ ہردم روتی

گرمی میں وہ سایہ دیتی

بارش میں وہ خود کو دھوتی

(8) ہری تھی من بھری تھی، لاکھ موتی جڑی تھی

راجا جی کے باغ میں دوشالہ اوڑھے کھڑی تھی

(9) ایک قلعے میں بُرج ہزار

برج برج میں پہرے دار

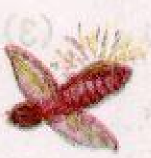

کیسا عجب قلعہ بنایا

نہ مٹی نا چونا لگایا

(10) پاؤں نہیں میرے لیکن

سر کے بل میں چلتا ہوں

کورا آنچل مل جائے تو

دل کے راز اُگلتا ہوں

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

(11) پہلا آدھا کھٹ میں
باقی آدھا مَل مَل میں
کر دیتا ہوں نیند حرام
خون چوسنا میرا (کھٹمل)

(12) آغاز میں میرے 'م' ہے لیکن موتی نہیں ہوں میں
بیچ میں میرے 'ڈ' ہے لیکن مولی نہیں ہوں میں
آخر میں میرے 'ر' ہے لیکن گاجر ہوں میں
بتایئے میں کون ہوں؟ (سور)

(13) آغاز میں میرے 'قاف' ہے لیکن قمر نہیں ہوں میں
بیچ میں میرے 'لام' ہے لیکن علم نہیں ہوں میں
آخر میں میرے 'میم' ہے لیکن آدم نہیں ہوں میں
بتائے میں کون ہوں؟ (قلم)

(14) میرا پہلا حرف برسات میں ہے گرمی میں نہیں
میرا دوسرا حرف انسان میں ہے حیوان میں نہیں
میرا تیسرا حرف دشمن میں ہے یار میں نہیں
میرا چوتھا حرف الم میں ہے خوشی میں نہیں
میرا آخری حرف محنت میں ہے کلفت میں نہیں (بادام)

(15) میرا پہلا حرف جرمن میں ہے ترکی میں نہیں
میرا دوسرا حرف اٹلی میں ہے سسلی میں نہیں
میرا تیسرا حرف میسور میں ہے بنگلور میں نہیں
میرا چوتھا حرف ناگپور میں شولہ پور میں نہیں (جامُن)

سوچیے اور بتایئے:

(1) پان سڑا کیوں؟
گھوڑا اڑا کیوں؟
(2) وزیر کیوں نہ رکھا؟
انار کیوں نہ چکھا؟
(3) گوشت کیوں نہ کھایا؟
گانا کیوں نہ گایا؟
(4) کپڑا کیوں نہیں بدلا؟
کتاب کیوں نہیں چھپی؟

پھیرا نہ تھا۔
دانہ نہ تھا۔
گلا نہ تھا۔
پریس نہ تھا۔

واؤ کا چکر:

مثال: سوال + و + جواب = سوال وجواب

شور وغل	رنج و..............
شاہ وگدا	عیش و..............
آب ودانہ	زن و..............
مال واسباب	خواب و..............
مال ومتاع	روز و..............

سمجھیے پڑھیے:

نادان دل = دلِ ناداں

خیبر کا درہ = درۂ خیبر

اردو زبان = زبان اردو

گل کی بو = بوئے گل

کلام کا مجموعہ = مجموعۂ کلام

ملک کا فاتح = فاتح ملک

حیات کا راز = رازِ حیات

باغات کا شہر = شہرِ باغات

شب کی تاریکی = تاریکیٔ شب

محفل کی شمع = شمع محفل

درویش کی صدا = صدائے درویش

میسور شہر = شہرِ میسور

غالب کے دیوان کی شرح = شرح دیوانِ غالب

معنی الفاظ اور ان کے معنی کی پہچان:

آب ۔ پانی،	آب ۔ چمک
لب ۔ ہونٹ،	لب ۔ کنارہ
چاہ ۔ محبت،	چاہ ۔ کنواں
چشمہ ۔ پانی کا سوتا،	چشمہ ۔ عینک
خط ۔ لکیر،	خط ۔ تحریر
دام ۔ قیمت،	دام ۔ جال
روزگار ۔ زمانہ،	روزگار ۔ کاروبار
عہد ۔ زمانہ،	عہد ۔ قول
ہار ۔ شکست،	ہار ۔ مالا
کار ۔ کام،	کار ۔ موٹر

آیئے اہرام پورا کریں:

[1] چاند - مہہ

[2] بیماری - مرض

[3] رنج - ماتم

[4] حاجت مند- محتاج

[5] دخل اندازی- مداخلت

[6] مجاہد کی جمع- مجاہدین

بتایئے میں کیا ہوں:

کلپنا چاولا

ہمیشہ سے ہی انسان پرندوں کی طرح آسمان میں اڑنے کے خواب دیکھتا رہا ہے۔ انسان کی اسی خواب نے تب حقیقت کی شکل اختیار کی جب انسان اپنے بنائے طیارے پر سوار ہوکر پہاڑوں اور بادلوں کے اوپر اڑنے لگا۔ سائنسی ترقی نے اسے ممکن کردیا۔ اور اس کا ایک شعبہ اس کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم ہوا جسے محکمۂ خلاء کہتے ہیں۔ اس شعبہ کی تعلیم میں بھی ہمارا ملک کسی دوسرے سے پیچھے نہیں ہے 1984ء میں راکیش شرما جب خلاء میں پہنچے تب خلاء بازوں کی فہرست میں ہندوستان کا نام بھی شامل ہوگیا۔

آج ہم لوگ ایک ایسی خاتون کا ذکر کر رہے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اونچی اڑان کا خواب دیکھا اور اپنی کڑی محنت اور سچی لگن کے بل پر انہوں نے اپنے اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا۔ اس بلند حوصلہ خاتون کا نام تھا ''کلپنا چاؤلا''۔ یہ خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی خاتون ہیں۔ کلپنا چاؤلا کی پیدائش 1/ جولائی 1961ء کو ریاست ہریانہ کے کرنال ضلع میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا نام بنسی لال چاؤلا اور والدہ کا نام سنجیوتی

چاوَلا تھا۔ گھر کے لوگ انہیں پیار سے مونٹو، کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ شروع سے ہی نہایت ذہین اور بے خوف تھیں۔ خطروں سے کھیلنا گویا آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ ''کلپنا چاوَلا'' کی ابتدائی تعلیم ''ٹیگور پبلک اسکول کرنال'' میں ہوئی اور 1982ء میں ''پنجاب انجینئرنگ کالج چنڈی گڑھ سے آپ نے خلائی شعبے میں بی۔ اے۔ ای کی ڈگری حاصل کی اور 1983ء میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ چلی گئیں۔ اسی درمیان آپ کی شادی ہوگئی۔ رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوجانے کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ آپ نے خلائی انجینئرنگ میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور کولوراڈو یونیورسیٹی، سے ڈاکٹریٹ۔ اس طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے وہیں کی شہریت اختیار کرلی۔

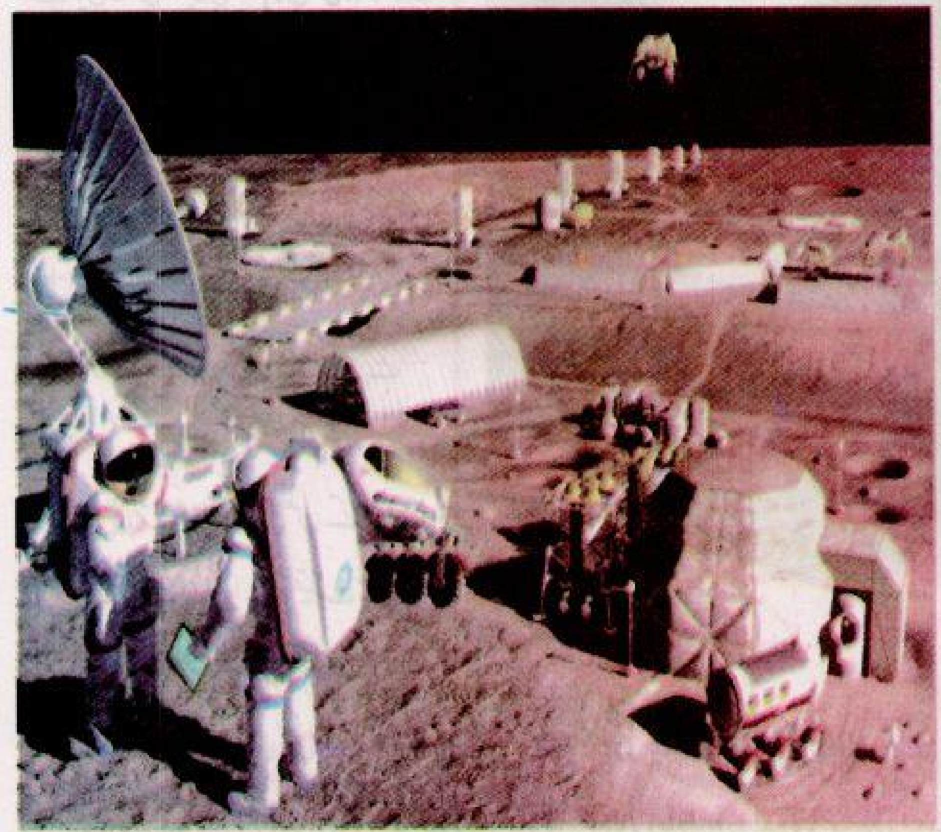

1995ء میں وہ امریکی خلائی تنظیم (NASA) ناسا میں شامل ہوئیں۔ آپ کی خلائی مہم کا آغاز 19/نومبر 1997ء کو ہوا جس میں آپ کو خلائی طیارہ کولمبیا سے 'اسپارٹن سیارچہ' کی تکنیکی خرابی کو ٹھیک کرنے کی غرض سے بھیجا گیا۔ آپ نے یہ کام بحسن وخوبی انجام دیا۔ اپنے اس مہم میں انہیں اپنے طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کرنی پڑی۔ اس کے علاوہ خلاء میں 'وزن' کی کمی اور بالکل وزن نہ ہونے جیسی کارآمد تحقیق بھی آپ سے وابستہ ہیں۔ اپنے اس پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی مسافت طے کی اور زمین کے 252 چکر لگائے۔ انہیں اس میں تقریباً 372 گھنٹے کے وقت لگے۔ اس کامیاب مہم کے بعد آپ ناسا میں مختلف اعلیٰ تکنیکی عہدوں پر فائز رہیں۔

16/جنوری 2003ء کو اپنے دوسرے خلائی مہم کے لئے جب کلپنا چاؤلا کولمبیا طیارہ پر سوار ہوئیں تو ساری دنیا کے لوگوں نے انہیں مبارکباد پیش کیا۔ اس مہم کے دوران انہیں زمین کی کشش کے متعلق تحقیق کرنے کے ذمہ داری دی گئی تھی۔ جس کے متعلق انہوں نے 80/طرح کے تجربات کئے۔ جس میں زمینی کشش کے مضر اثرات جو انسانی جسم پر ہوتے ہیں بھی شامل ہیں۔ پر افسوس 1/فروری 2003ء کو خلاء سے واپسی کے دوران جب طیارہ کچھ ہی منٹوں میں زمین پر اُترنے والا تھا کہ اچانک وہ حادثے کا شکار ہوگئی۔ جس میں کلپنا چاؤلا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوار تھیں۔ کلپنا چاؤلا جس خلاء کا خواب دیکھتی تھیں اسی خلاء میں انہوں نے خود کو فنا کر دیا۔ کلپنا چاؤلا نے کل ملا کر 31/دن 4/گھنٹے اور 54 منٹ خلاء میں گذارے۔ آپ کے ذریعے کئے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنس دانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے:

خلاء	=	آسمان کی خالی جگہ	مشعل راہ	=	راستہ دکھانے والا
تحقیق	=	جانچ رکھوج	شعبہ	=	محکمہ
مہم	=	مشکل کام	مسافت	=	دوری
آغاز	=	شروع	مضر	=	نقصاندہ

خانہ 'الف' کو خانہ 'ب' سے ملائیں:

	'الف'	'ب'
(i)	کلپنا چاؤلہ کی پیدائش	1/فروری 2003ء
(ii)	پہلی خلائی سفر پر روانگی	1/جولائی 1961ء
(iii)	راکیش شرما کی خلاء میں روانگی	19/نومبر 1997ء
(iv)	دوسرے خلائی سفر پر روانگی	1984ء
(v)	کلپنا چاؤلہ کی موت	16/جنوری 2003ء

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

(i) پہلے خلائی سفر میں آپ نے ایک کروڑ چار لاکھ میل کی .... طے کی۔

(ii) آپ کے ذریعہ کیے گئے تجربات آج بھی خلائی سائنسدانوں کے لئے .... ہیں۔

(iii) وہ خلائی جہاز .... سے خلاء میں روانہ ہوئیں۔

(iv) آپ ناسا میں مختلف اعلیٰ تکنیکی .... پر فائز رہیں۔

(v) 'کلپنا چاؤلا' خلاء میں پہنچنے والی پہلی ہندوستانی .... ہیں۔

غور کیجیے اور بتائیے:

(i) خلاء سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ii) کلپنا چاؤلا کی ابتدائی زندگی کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

(iii) انہیں طیارے سے باہر نکل کر خلاء میں چہل قدمی کیوں کرنی پڑی؟

(iv) خلاء میں 'وزن کی کمی' اور 'بالکل وزن نہ ہونے' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(v) کلپنا چاؤلہ نے کل کتنے وقت خلاء میں گذارے؟

پڑھیے اور سمجھیے:

لِفٹ (LIFT) سے نیچے اُترتے وقت کیا آپ نے اپنے وزن میں ہونے والی کمی کا احساس کیا ہے؟ اگر ہاں تو اپنے درجہ کے ساتھیوں کو بتایئے۔

پڑھیے اور جواب دیجیے؟

خلاء میں 'وزن کی کمی' اور 'بالکل وزن نہ ہونے' کی صورت کیوں پیدا ہو جاتی ہے اپنے سائنس کے استاد سے معلوم کیجیے۔

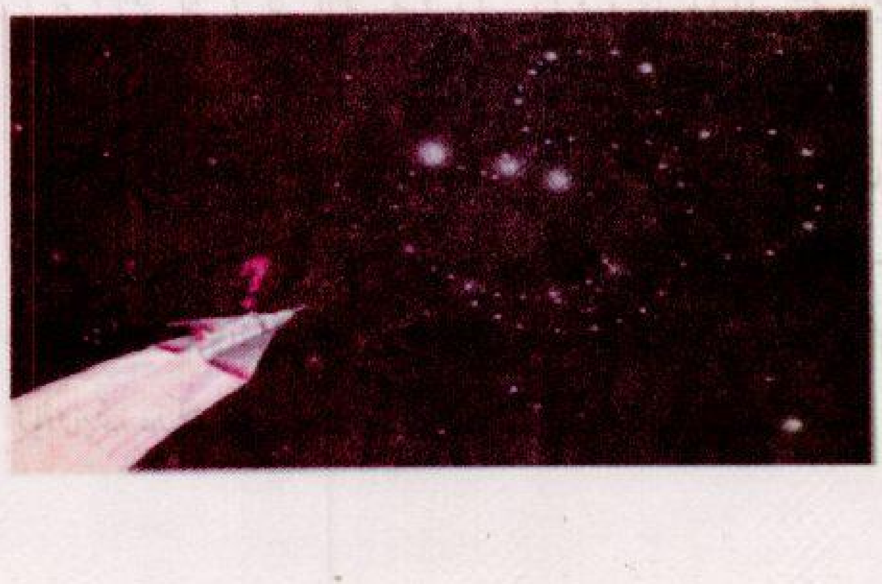

سبق-15

گرو گوبند سنگھ

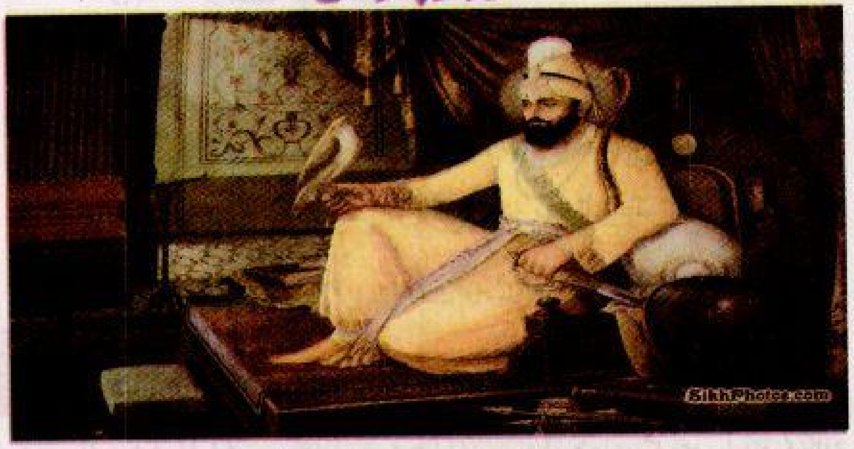

سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو سری گرو گوبند سنگھ کی پیدائش عظیم آباد ''پٹنہ سیٹی'' کے محلہ حاجی گنج میں 22 دسمبر 1666ء میں ہوئی تھی۔ آپ کے والد گرامی کا نام گرو ''تیغ بہادر'' اور والدہ کا نام ''گجری بائی'' تھا۔ گرو تیغ بہادر سکھ مذہب کے نویں گرو تھے اور آپ ان کے ہی فرزند تھے۔ بچپن میں لوگ انہیں گوبند رائے کے نام سے پکارتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی والدہ انہیں کسی صوفی بزرگ کے پاس دُعائیں لینے کے لئے لے گئیں۔ صوفی بزرگ نے گوبند رائے کو دیکھ کر کہا۔ یہ ''بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک ہوگا اور گنگا جیسا پاک وصاف ہوگا'' اور قدرت کی مہربانی سے ہوا بھی ایسا ہی۔

شری گوبند رائے میں بچپن سے ہی وہ اخلاق وعادات نمایاں طور پر نظر آنے لگے تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی اور انہوں نے اس زبان میں خاصہ کمال حاصل کیا۔ انہوں نے مزید گرومکھی، بنگلہ اور مگھی زبانیں بھی سیکھیں۔ وہ فارسی زبان کے ایک شاعر اور مصنف بھی تھے اور کئی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

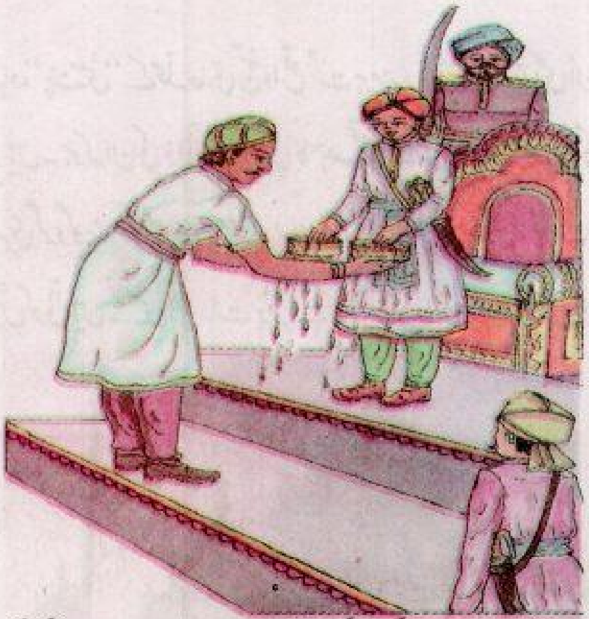

11 نومبر 1675 کو ان کے والد گرامی گرو تیغ بہادر شہید ہوئے اس وقت گرو گوبند رائے کی عمر صرف 9 برس تھی اس کے بعد گوبند رائے کو ''گرو کی گدی'' پر بیٹھایا گیا۔ گرو کی گدی پر بیٹھتے ہی ان کا نام ''گرو گوبند سنگھ ہوگیا۔ انہوں نے ''خالصہ پنتھ'' کی بنیاد ڈالی۔ جو نمسکار کے لئے ''ست سری اکال'' کہتے ہیں۔

سکھ مذہب کی ایکتا کے لئے انہوں نے ہی اپنے عقیدت مندوں کو گرو گرنتھ صاحب پڑھنا لازمی قرار دیا۔ اور خالصہ پنتھ کی بنیاد ڈالی۔ کہتے ہیں کہ گرو کی گدی پر بیٹھنے کے بعد ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کو ''مسلم'' عزیز ہیں یا ''ہندو''؟ اس کے لئے ان کے سامنے دو برتن لائے گئے تھے جس میں سے ایک پانی سے اور دوسرا دودھ سے بھرا تھا اور ایک شرط رکھی گئی کہ اگر آپ ''مسلم'' کو عزیز رکھتے ہیں تو آپ پانی میں ہاتھ رکھ دیجئے اور اگر آپ ''ہندو'' کو عزیز جانتے ہیں تو ''دودھ'' میں ہاتھ رکھ دیجئے۔ گرو گوبند سنگھ جی مسکرائے اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں برتنوں میں ایک ساتھ ڈال دیئے، جس سے ان کی انسان دوستی کے جذبات کی عکاسی ہوتی ہے۔

عظیم آباد، ''پٹنہ سیٹی'' کے محلہ حاجی گنج واقع تخت ہر مندر جی'' میں آج بھی اُن کے لباس، کٹار، اور دستی کتابیں محفوظ ہیں۔ جوکہ ان کی ذاتی لائبریری کا حصہ تھیں۔ آج یہ ایک میوزیم کی صورت میں تبدیل کردیا گیا ہے۔ سری گرو گوبند سنگھ کی پوری زندگی بہادری، ہمت، حوصلہ مندی، غیرت مندی اور ایثار وقربانی کی عظیم مثالیں پیش کرتی ہیں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ان کی پیدائش بھی بہار میں ہی ہوئی تھی۔

پڑھیے اور سمجھیے:

سِکھ : شاگرد، گرو گوبند سنگھ کے فرقہ کا نام

شفاف : صاف ستھرا

تابناک : روشن، منور

گدّی : تخت

پڑھیے اور لکھیے:

(1) سکھ مذہب کے دسویں اور آخری گرو کون تھے؟ ان کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

(۲) گرو گوبند سنگھ کی والدہ کا کیا نام تھا؟

(۳) گرو گوبند سنگھ کے والد کون تھے اور ان کا نام کیا تھا؟

(۴) گرو گوبند سنگھ کو بچپنے میں دیکھ کر مسلم صوفی بزرگ نے کیا کہا؟

(۵) خالصہ پنت میں نمسکار کی جگہ کیا کہتے ہیں؟

(۶) گرو گوبند سنگھ ہندو اور مسلم میں کس کو زیادہ عزیز رکھتے تھے؟

(۷) تخت ہر مندر جی کہاں واقع ہے؟

(۸) محلّہ حاجی گنج پٹنہ کے کس سمت واقع ہے؟

خالی جگہوں میں مناسب لفظ پُر کیجیے:۔

عظیم آباد.............. کے محلّہ.............. واقع..............

میں اس کے لباس.............. اور خوش..............

درستی کتابیں محفوظ ہیں۔ چونکہ آپ کی ذاتی.............. کا حصہ ہیں۔

جواب ایک.............. کی صورت میں تبدیل ہو گیا ہے۔

دیئے گئے لفظ سے خالی جگہوں کو پر کیجیے:

دسویں، ابتدائی، سُبک، خالصہ پنت، بچپن

(i) یہ بچہ دنیا میں سورج جیسا تابناک، ہوا جیسا.............. اور گنگا جیسا پاک وصاف ہوگا۔

(ii) انہوں نے.............. کی بنیاد ڈالی۔

(iii) گرو گوبند سنگھ سکھوں کے.............. گرو تھے

(iv) ان کی.............................. تعلیم فارسی زبان میں شروع ہوئی۔

(v) .... میں لوگ انہیں گو بندرائے کے نام سے پکارتے تھے۔

ذیل الفاظ کے جمع لکھیے:

مثال : خُلق : اخلاق

عادت : ....

طور : ....

طفل : ....

نور : ....

درج ذیل مثال دیکھ کر ضد لکھیے:

مثال : دعا : بددعا

اِخلاق : ....

شعار : ....

گمان : ....

بخت : ....

سابقوں اور لاحقوں سے بنے الفاظ کی پہچان کیجیے اور مشق بنائیے:

مثال: سابقہ + لفظ = نیا لفظ

با + تمیز = باتمیز

با + حیا = ...

با	+	مروت	=	....
با	+	سلیقہ	=	....
خوب	+	صورت	=	....
خوب	+	رو	=	....

مثال:

لفظ	+	لاحقہ	=	نیالفظ
مال	+	دار	=	مالدار
چمک	+	دار	=	....
تھانے	+	دار	=	....
باغ	+	بان	=	....
فیل	+	بان	=	....
عقل	+	مند	=	....
احسان	+	مند	=	....

غور کیجیے اور پڑھیے

(۱) اعلیٰ ، اعلیٰ تر ، اعلیٰ ترین

(۲) بد ، بدتر ، بدترین

(۳) کم ، کم تر ، کم ترین

(۴) خوب ، خوب تر ، خوب ترین

(۵) افضل ، افضل تر ، افضل ترین

سبق-16 "چاند پہ جا پہنچا انسان"

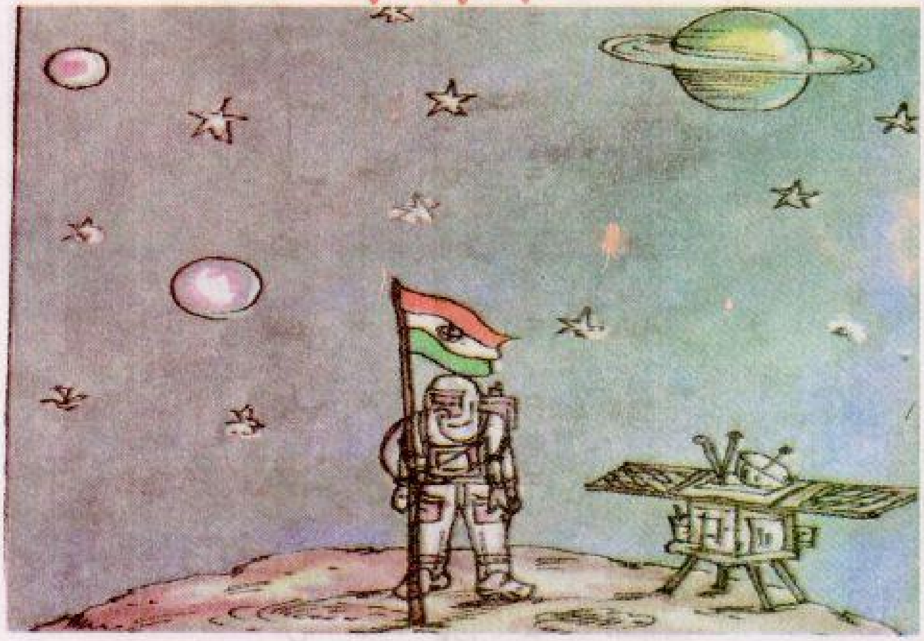

جو بھی مشکل راہ میں آئی، پل میں تھی آسان
اپنی ہمت سے انساں نے مارا وہ میدان
مٹی بولی میرے دل کا، نکلا آج ارمان
چاند پہ جا پہنچا انسان

راکٹ ایک اُڑا، دھرتی سے، اور ہوا میں پہنچا
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دُور فضا میں پہنچا
اس سے بھی کچھ آگے نکلا، اور خلا میں پہنچا
ہمت! میں تیرے قربان

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

چاند پہ جا پہنچا انسان

اب "مریخ" بھی دور نہیں ہے، چاند پہ جانے والے
تیری ہمت پر نازاں ہیں، آج زمانے والے
دُور، زمین سے سیاروں کا، کھوج لگانے والے
علم و ہنر کی ایک نئی، تاریخ بنانے والے

تیرا کام ہے! عالیشان
ہمت ! میں تجھ پر قربان
چاند پہ جا پہنچا انسان

جگن ناتھ آزاد مرحوم

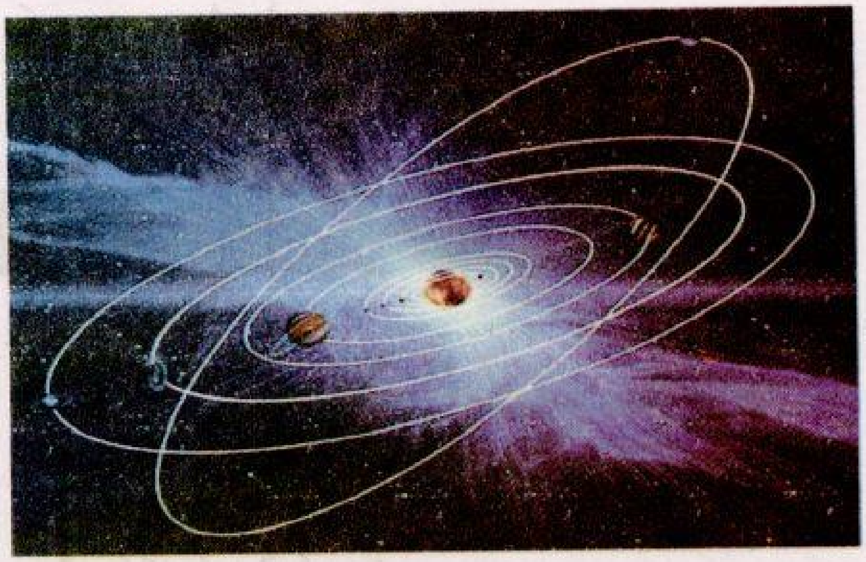

پڑھیے اور لکھیے:

پَل : وقت کا انتہائی چھوٹا وقفہ

ارمان : آرزو، تمنا، خواہش

دَھرتی : زمین

فِضا : آب وہوا، ماحول

خَلاء : آسمان کا وہ حصہ جہاں زمین کی کشش کا اثر نہیں ہوتا اور جو ہوا سے خالی ہے

قربان : نثار، فِدا

مرّیخ : ایک سیارہ کا نام

نازاں : فخر کرنے والا، ناز کرنے والا

سیّارہ : گردش کرنے والا ستارہ

کھوج : تلاش، پتا لگانا

تاریخ : ایام کی گنتی (دن ماہ اور سال) گذرا ہوا واقعہ

عالی شان : بڑی شان والا، بڑے مرتبہ والا

سوچیے اور بتایئے:

1- انسان کہاں جا پہنچا؟

2- انسان جب چاند پر پہنچا تو مٹی نے کیا کہا؟

3- راکٹ دھرتی سے اڑ کر کہاں کہاں پہنچا؟

4- زمانہ انسان کی کس چیز پر نازاں ہے؟

5- علم وہنر کی نئی تاریخ، بنانے والا کون ہے؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

کیجیے:

حصہ "الف" اور حصہ "ب" کی مدد سے شعر مکمل کیجیے:۔

"ب"	"الف"
تیری ہمت پر نازاں ہیں آج زمانے والے	جو بھی مشکل راہ میں آئی پل میں تھی آسان
اس کو ہوا سے کیا لینا تھا، دور فضا میں پہنچا	اب مریخ دور نہیں ہے چاند پہ جانے والے
اپنی ہمت سے انسان نے مارا وہ میدان	راکٹ ایک اڑا دھرتی سے اور فضا میں پہنچا

سمجھیے اور کیجیے:

چاند زمین کا ایک سیارچہ ہے، کسی کو پیار اور محبت سے چاند کہہ دیتے ہیں۔ آپ ایسے دو جملے بنائیے جس سے چاند کے دونوں معنی ظاہر ہوں۔

(i) ______

(ii) ______

(iii) ______

(4) چاند، سورج، زمین یا آسمان پر کوئی نظم تلاش کیجیے اور لکھیے:

______

______

______

______

______

برائے مطالعہ

موت کا سچ

ایک گاؤں میں خالد نام کا ایک آدمی رہتا تھا جو موت سے بہت ڈرتا تھا۔ گاؤں کے لوگ اس سے کہتے تھے ”موت کو تو ایک دن ضرور آنا ہے“ اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، چاہے کہیں بھی جا کر چھپ جاؤ، موت ڈھونڈ نکالے گی۔

خالد گھر سے یہ ٹھان کر نکلا کہ وہ کسی ایسی جگہ چھپ جائے گا، جہاں موت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ گھومتے گھومتے وہ ایک دن جنگل میں دور ایک طلسمی محل کے سامنے سے گذر رہا تھا کہ ایک پراسرار آدمی محل کے سامنے کھڑا ملا۔ پہلے تو خالد ڈر ہی گیا لیکن وہ اس سے ڈرتے ڈرتے بات چیت کرنے لگا۔ خالد نے اپنے سارے حالات اور گھومنے کا مطلب بیان کیا۔ پراسرار آدمی نے کہا ”میں اس طلسمی محل کا مالک ہو۔ اس طلسمی محل میں موت داخل نہیں ہو سکتی، ”آپ جب تک چاہیں اس محل میں رہ سکتے ہیں“ وہ طلسمی محل میں رہنے لگا۔ اس طرح اسے وہاں رہتے ہوئے گیارہ سو سال گذر گئے۔

ایک دن خالد کو اپنے گاؤں کی یاد ستانے لگی۔ اس نے طلسمی محل کے مالک سے کہا کہ اب میں اپنے گاؤں جا کر یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہاں کا کیا حال ہے۔'' طلسمی محل کے مالک نے خالد کو منع کیا لیکن خالد کوئی بات سننے کو راضی نہ ہوا، تب طلسمی محل کے مالک نے اسے ایک گھوڑا دیا اور کہا ''جاؤ'' چکر لگا کر لوٹ آنا۔ مگر گھورے سے اُترنا مت۔ جب تک تم گھوڑے پر بیٹھے رہو گے۔ موت نہیں آئے گی۔
خالد گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔ کچھ ہی دور پہنچا ہوگا کہ اُس نے دیکھا کہ ایک تانگہ پُرانے، پھٹے، گھسے جوتوں سے لدا کھڑا ہے اور تانگہ والا کیچڑ میں پھنسا ہوا تانگے کا پہیہ نکالنے میں بتلا ہے۔

سفیان کو دیکھتے ہی وہ بولا ''بھیا! ذرا ہاتھ لگانا، میرا تانگہ پھنس گیا ہے خالد تو ٹھہرا رحم دل بولا میں گھوڑے سے نیچے نہیں اُتر سکتا۔ ایسا کرو، اپنا ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو، دوسرے ہاتھ سے پہیہ پکڑو، دونوں ایک ساتھ جھٹکا دیں گے تو کام بن جائے گا۔

خالد نے ذرا نیچے جھک کر تانگے والے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تبھی تانگے والے نے خالد کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور خالد گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی خالد بوڑھا ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ مرنے لگا۔ مرتے مرتے اس نے پوچھا ''میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے میرے ساتھ ایسا کیا؟ تم کون ہو؟ تانگے والا بولا ''میں تیری موت ہوں'' گیارہ سو سال سے تجھے ڈھونڈ رہی تھی مگر تو آج ملا ہے۔ تانگے میں لدے ہوئے میرے جوتے ہیں جو تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھس گئے اور پھٹ گئے ہیں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ''ملک الموت'' سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

(ماخوذ)

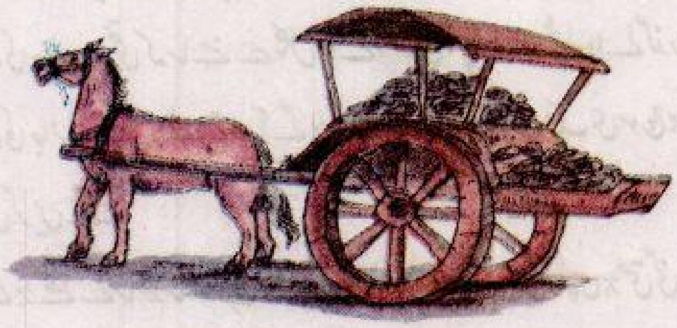

سبق۔17

سری نواس رامانوجم

آپ نے کنول کے پھول کو کھلتے ضرور دیکھا ہوگا، جو نہایت یہ بصورت لگتا ہے۔ لیکن یہ کیچڑ میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح کے ایک حسین پھول تھے سری نواس رامانوجم۔ ان کی پیدائش تامل ناڈو صوبہ کے ''کمبھ کونم'' نامی مقام پر 22ر دسمبر 1887ء کو ہوئی تھی۔ دیکھنے میں یہ عام آدمی جیسے تھے کالے کلوٹے۔ مگر ان کی طبیعت بچپن سے ہی انتہائی سنجیدہ تھی۔ وہ پیار کرنے پر صرف مسکرا دیا کرتے۔ تین چار سال کی عمر میں نہ وہ روتے اور نہ کبھی اپنی ''ماں'' کو تنگ کرتے' کھانے میں جو کچھ مل جاتا' چپ چاپ کھا لیتے۔ آپ کی حالت یہ تھی کہ سامنے سے پھل والے، مٹھائی، چاٹ اور ٹھیلے والے گذرتے تو بھی آپ ان لوگوں کی جانب نظر نہیں اٹھاتے اور آگے بڑھ جاتے۔ ان کی صرف ایک ہی سوچ ہوتی کہ کس حساب کو کیسے حل کریں گے۔

عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ سری نواس رامانوجم کی علم الحساب میں دلچسپی بڑھتی گئی۔ وہ اسکول کے دوسرے مضامین کو کم اور علم الحساب کو حل کرنے میں زیادہ وقت گذارتے اور بہت جلد سوالات کے

جوابات ڈھونڈ نکالتے ۔ جب رامانوجم تیسرے درجہ کے طالب علم تھے تو جزالمربع اور اعشاریہ کے سوالات بہت کم وقت میں حل کر دیا کرتے، جس سے ان کے ہم جماعت اوران کے اساتذہ کرام حیرت میں پڑ جاتے ۔عمر بڑھنے کے ساتھ علم الحساب سے آپ کی دلچسپی بڑھتی گئی اور دیگر ماہر علم الحساب اور پروفیسران حضرات آپ کو ''حساب کا جادوگر'' کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

پیسوں کی کمی کے باعث انہیں پڑھائی چھوڑنی پڑی۔1909ء میں ان کے والدین نے ان کی شادی کردی۔ شادی کے بعد، گھر کے اخراجات کو پورا کرنا،ان کے لئے بہت دشوار تھا، لہٰذا رامانوجم انٹرمیڈیٹ سائنس کی تعلیم کے بعد اپنی تعلیم کو آگے نہیں بڑھا سکے اور کسی معقول ملازمت کی تلاش میں لگ گئے ۔اتفاق سے ان کے ایک قریبی دوست کی سفارش پر انہیں مدراس بندرگاہ کے دفتر میں پچیس روپے ماہانہ کی ملازمت [نوکری] مل گئی۔مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک وہاں کے دوسرے لوگ، مسٹر رامانوجم کو ایک معمولی کلرک سمجھتے تھے مگر اسی دفتر کے ایک اعلیٰ افسر نے، جو کہ خود بھی علم الحساب کے خاص ماہر تھے، آپ کی فطری پوشیدہ علم الحساب کے صلاحیتوں کو پہنچان لیا۔ایک دن اس اعلیٰ افسر نے مسٹر رامانوجم کو اپنے دفتر میں اکیلے میں بلایا اور پھر آہستہ سے بولا ''بھائی رامانوجم' اس دفتر کی کلرکی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو'' تم اپنے گھر ہی پر رہو، یہاں تمہاری حاضری روزانہ بنتی رہے گی۔تم ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی تنخواہ لے جایا کرو، اور آج سے ہی گھر پر رہ کر علمالحساب میں تحقیق کا کام دل لگا کر کیا کرو۔

اپنے اعلیٰ افسر کی باتوں سے مسٹر رامانوجم خوش نہیں ہوئے اور جواب میں کہا'' میں ایسا نہیں کرسکتا'' ''بغیر کام کئے تنخواہ لینا میں گناہ سمجھتا ہوں تب ان کے ہمدرد افسر نے کہا کہ ''تم میری بات مانو دنیا کے دانشور اور علم الحساب کے طلباء تمہارے تحقیق سے مستفیض ہوں گے۔لوگوں کو تمہارے علم کی ضرورت ہے، میں نے تمہارے مستقبل کے لئے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔'' آخر میں مسٹر رامانوجم' اپنے افسر کے حوصلہ مندانہ نیک مشورہ پر گھر ہی پر رہ کر علم الحساب سے متعلق مسائل حل کرنے لگے چند دنوں

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

بعد آپ کی علم الحساب صلاحیت کی خبر جب مدراس یونیورسیٹی کے شعبۂ علم الحساب تک پہنچ گئی۔ مدراس یونیورسیٹی میں ''علم الحساب کے تحقیقی مسائل'' کے عنوان پر تین گھنٹے کی مسلسل تقریر سے متاثر ہوکر یونیورسٹی کے نائب شیخ الجامعہ نے مسٹر رامانوجم کو پچھتر روپیہ وظیفہ دینے کا اعلان کیا۔ آپ کی ذہانت اور بلا کی صلاحیت کی اطلاع کسی خاص ذرائع سے برطانیہ کی راجدھانی لندن تک جا پہنچی۔ لندن کی مشہور کیمبرج یونیورسٹی میں شعبہ علم الحساب کے پروفیسر ہارڈی نے اپنی ایک خصوصی دعوت پر مسٹر سری نواس رامانوجم کو لندن آنے کی دعوت دی۔ ان کی ملاقات مسٹر رامانوجم سے اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی تھی۔ مسٹر سری نواس رامانوجم، جب لندن پہنچے تو ان کی ملاقات پروفیسر ہارڈی سے ہوئی۔ پروفیسر ہارڈی نے جب مسٹر رامانوجم کو دیکھا تو حیرت زدہ ہوگئے اور وہ سوچنے لگے کہ دُبلا پتلا، کالا کلوٹا نوجوان بھلا، ماہر علم الحساب کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر بھی پروفیسر ہارڈی نے انہیں اپنی رہائش گاہ (گھر) پر مہمان بنایا۔ انہوں نے ''انہیں خاص پڑھائی اور پھر تحقیقی مسائل'' پر مزید کام کرنے کی غرض سے انہیں لندن بلایا تھا۔ ایک دن جب مسٹر رامانوجم نے اپنے چند تحقیقی مضامین کی کاپیاں پروفیسر ہارڈی صاحب کو پیش کی تو برجستہ پروفیسر ہارڈی نے کہا کہ ''بھائی رامانوجم! آپ کو علم الحساب سے متعلق اب اور کچھ کرنے اور کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کا کام اب لندن میں یہ ہوگا کہ یہاں کے ماہر علم الحساب حضرات کے درمیان علم الحساب کے پیچیدہ مسائل کی گتھیوں کو سلجھانے پر مقالہ پیش کریں آپ کے نام پر ایک سیمینار اور تقاریر کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اس طرح کے پروگراموں کا بہتر اہتمام و انتظام، میں کرواتا ہوں، تاکہ لوگ سیمینار کے پروگراموں کے ٹکٹ خرید کر آپ کی حسابی صلاحیتی تقاریر کا لطف اٹھا سکیں۔ یہ لندن کیلئے خوش قسمتی ہے کہ انڈیا سے آپ جیسا شخص یہاں تشریف لایا ہے۔ اس گفتگو سے مسٹر سری نواس رام نوجم تعجب میں پڑ گئے۔ مگر ایسا ہی ہوا۔ ان کی تقاریر کا جب سلسلہ شروع ہوا تو لندن کے ماہرین علم الحساب کے لاڈلے، دلارے بن گئے۔ مسٹر سرینواس رامانوجم کا نام

جب برطانیہ کے تاریخی شہرلندن میں باوقار طریقے سے مشتہر ہوگیا تب ہندوستان کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ علم الحساب جیسے موضوع پر عالمی سطح پر شہرت پانے والا شخص ہندوستان کا ہی ایک ''انمول ہیرا'' ہے۔

مسٹرسری نواس رامانوجم کی تقاریر کا یہ حال تھا کہ ایک ہفتہ قبل ہی مہنگے ٹکٹ فروخت ہوجاتے۔ہزاروں کی تعداد میں لوگ علم الحساب کے متعلق اپنی واقفیت میں اضافہ کرتے۔آپ کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ انہیں دیکھنے کیلئے بیتاب لوگ پروفیسر ہارڈی کی رہائش گاہ کے چاروں طرف چکر لگایا کرتے تھے۔اسی لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ ''بدصورتی کی خوبصورتی اس کے علم میں پوشیدہ ہے'' یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب ہمارا ''وطن'' انگریزوں کا غلام تھا۔ایک غلام ملک کا نوجوان اور اس پر بالکل کالے رنگ کا،مگر رامانوجم کی ذہانت اور بے پناہ علم الحساب کی صلاحیت نے سارے انگریزوں کو مات دے دی۔

اس ماہر علم الحساب کو اب روپیوں کے علاوہ اعزاز واکرام کی بھرمار ہونے لگی۔برطانیہ کی کئی یونیورسٹیوں [دارالعلوم] کے اعلیٰ عہدہ داروں نے مسٹرسری نواس رامانوجم کو ڈاکٹریٹ کی سند سے سرفراز کیا۔انہیں توقع سے زیادہ شہرت اور دولت ملی۔

افسوس کہ وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے۔انہیں دق کی بیماری تھی۔کافی علاج کرایا گیا مگر کامیابی نہیں مل سکی انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی دولت کو ''مدراس یونیورسٹی میں عطیہ دے دیا۔ 26۔اپریل 1920ء کو انہوں نے زندگی کی آخری سانس لے کر دنیا کو الوداع کہہ دیا۔

پڑھیے اور سمجھیے

کوہ .... پہاڑ
ترائی .... پہاڑوں کا نچلا حصہ
دلربا .... دل پسند
سنجیدہ .... تولا ہوا، کم سخن
منقطع ہونا.......................... الگ ہونا، کٹ جانا
معقول .... مناسب
سفارش .... پیروی
مستفیض .... فائدہ مند
راجدھانی .... کسی ملک یا کسی صوبہ کا حکومتی شہر

ان سوالات کے جواب دیجیے:

دیئے گے الفاظ میں واحد اور جمع پہچان کیجئے اور ان کے سامنے لکھیے :

موضوعات ....
مراحل ....
اخراجات ....
آواز ....
پروگرام ....

خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سی پُر کریں:

(حیرت زدہ ،تنخواہ، دفتر، سنجیدہ، شہرت)

(i) آپ کی طبیعت بچپن سے ہی.......................... تھی۔

(ii) بھائی راما نو جم اس.......................... کی کلرکی میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو۔

(iii) بغیر کام کیے............................لینا میں گناہ سمجھتا ہوں۔

(iv) پروفیسر ہارڈی نے جب رامانوجم کو دیکھا تو وہ............................رہ گئے۔

(v) انہیں توقع سے زیادہ............................اور دولت ملی۔

دیئے گیے الفاظ کو پڑھیے اور ان کے معنیٰ تلاش کر کے لکھیے

خواہش : ____________________

خواہر : ____________________

خواہر : ____________________

ٹوٹ : ____________________

دُور : ____________________

دَور : ____________________

دوڑ : ____________________

ڈور : ____________________

تول : ____________________

حوض : ____________________

چوٹ : ____________________

شوخ : ____________________

عوض : ____________________

پڑھیے اور غور کیجیے:

ظالم ۔	ظلم	مظلوم	مظالم
مفعول ۔	فعل	فاعل	مفعول
طلب ۔	طالب	مطلوب	طلبا
معبود ۔	عبد	عابد	عبادت
خلق ۔	خالق	مخلوق	خلقت
منظور ۔	نظر	ناظر	مناظر
حفظ ۔	حافظ	محفوظ	محافظ
شکر ۔	شکریہ	شاکر	مشکور

پڑھیے اور غور کیجیے:

(1) دل ۔ دل ربا، دل دار ،

دل دادہ : دل آویز ، دل نشیں ،دل فریب، دل کش ،

زبان (2) بے زبان: زبان دراز، زبان دان، بدزبان ،ہم زبان،خوش زبان،

خود (3) بے خود : خودنما ، خوددار ،

نام (4) بے نام : بدنام ، نام ور ، نام چیں ،نام ونمود

وفا (5) بے وفا : باوفا ، وفادار

پڑھیے اور سمجھیے یہ الفاظ کے کنبے میں:

مثال:
(1) باغ : کلی پھول خوشبو رنگ
(2) دریا : آب ساحل موج منجدھار
(3) قلم : دوات کاغذ کاپی روشنائی
(4) مکان: فرش چھت دروازہ روشن دان
(5) بادل: بجلی بارش مینہ پھوار

دیے گئے الفاظ کے کنبے سوچیے اور لکھیے

(i) مشاعرہ ________ ________ ________ ________
(ii) نغمہ ________ ________ ________ ________
(iii) کھیت ________ ________ ________ ________
(iv) عدالت ________ ________ ________ ________
(v) میدان ________ ________ ________ ________

سبق۔18

غُبّارے

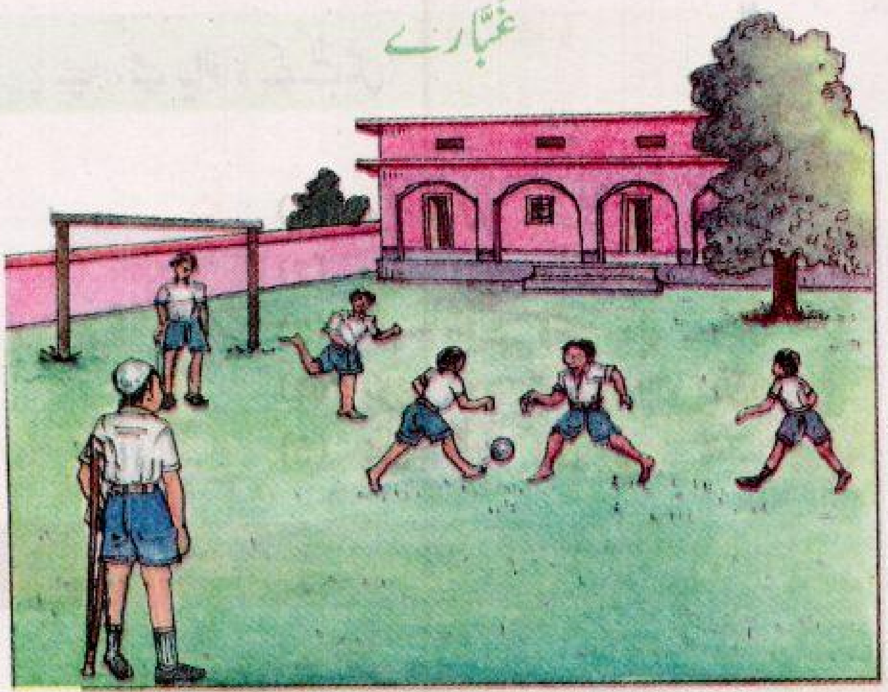

فرحان بیساکھیوں کے سہارے اسکول کی جانب بڑھا، ٹھک، ٹھک، ٹھک! اسکول کے میدان میں بچے دھما چوکڑی مچا رہے تھے، ذرا رک کر فرحان نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ اس کا چہرہ بہت اداس تھا، اسی وقت اسکول میں مناجات کے لئے گھنٹی بجی۔ سب بچے تیزی سے اندر کی جانب دوڑ پڑے۔ فرحان ایک جانب ہٹ گیا۔ بچوں کی بھیڑ، کسی کھلکھلاتی پہاڑی ندی کی طرح اندر جانے لگی۔

فرحان، دیوار کا سہارا لئے تھا۔ اس کی آنکھیں، اتنی ہی تیزی سے دوڑ رہی تھیں، جتنی تیزی سے بچوں کے پیر، اسی لمحہ اسے زور کا جھٹکا لگا۔ اس کے ہاتھ سے بیساکھی چھوٹ گئی اور اچانک فرحان گر پڑا۔ اس نے دیکھا امجد اسے منہ چڑھاتا اسکول میں داخل ہو رہا تھا۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

فرحان نے کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن لڑکھڑا گیا، ٹھیک اسی وقت اس کے ایک ہم درجہ دوست ذیشان نے اسے اٹھایا اور اس کی بیساکھیاں پکڑا دیں۔ سامنے اسکول کی لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھیں، چوٹ تو نہیں آئی فرحان؟ پرنسپل صاحبہ نے پوچھا! نہیں محترمہ! فرحان مسکراتے ہوئے اٹھا، پرنسپل صاحبہ کی آنکھوں میں شفقت جھلک رہی تھی، فرحان اپنی چوٹ بھول گیا۔

''میں نے امجد کو دیکھ لیا ہے، تم اپنے درجہ میں جاؤ۔'' فرحان ہمیشہ ایسا نہیں تھا وہ بھی اور بچوں کی طرح ہی بہت تیز تر ار تھا۔ پڑھنے لکھنے میں جتنا ذہین تھا، وہیں کھیل کود میں بھی لیکن بدقسمتی سے دو سال قبل وہ ''پتنگ'' اڑانے کے دوران، اپنے ہی گھر کی چھت سے گر پڑا، اور اسی وقت سے چلنے کیلئے بیساکھیوں کا سہارا لیتا ہے۔ فرحان کی زندگی ہی بدل گئی تھی، پہلے کا فرحان، اس حادثہ کے بعد کھویا کھویا رہتا۔ وہ اب اپنے درجہ میں بھی رفتہ رفتہ پچھڑتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے درجہ میں ہمیشہ آگے کی سیٹ پر بیٹھا کرتا تھا لیکن اب......؟

ایک بار تو اس نے اسکول چھوڑنے کی ہی ٹھان لی، مگر اس کی ''ماں'' نے اسے بہت سمجھایا کہ تعلیم کے بغیر انسان ایک کھردرے پتھر کی مانند ہو جاتا ہے۔ تعلیم سے آراستہ ہو کر ہی انسان کامیاب زندگی گزار سکتا ہے اور ملک وقوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ تب کہیں فرحان کی سمجھ میں تعلیم کی اہمیت کا احساس جاگ اٹھا اور اس نے اسکول چھوڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

ایک دن کی بات ہے۔ موسم خوشگوار تھا۔ بچے اسکول کے میدان میں اچھل کود کر رہے تھے۔ اس دن فرحان نئے کپڑے پہنکر آیا تھا، کیوں کہ اس کی پیدائش کا دن تھا۔ اس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے غبارے تھے، لال، نیلے، ہرے، پیلے، بیگنی اور سفید غبارے!

فرحان نے یہ سبھی غبارے اپنے دوستوں کو دینے کے لئے لایا تھا۔ اسی وقت امجد بھاگتا دوڑتا ہوا آگیا اور ایک ہلکے سے جھٹکے سے سبھی غباروں کی ڈوریاں، توڑ دی!

فرحان چیخ پڑا، تو سب کی نظریں اس کی جانب گئیں۔ رفتہ رفتہ سارے غبارے اوپر کی جانب ہوا میں اٹھنے لگے اور پھر دُور دُور ہوا میں تیرنے لگے۔

اسکول کی پرنسپل صاحبہ فوراً وہاں آئیں، انہوں نے پورے ماحول کو سمجھ لیا۔ اسی وقت انہوں نے غبارے منگوائے اور فرحان سے کہا کہ ''لو! ان غباروں کو اپنے دوستوں میں تقسیم کردو''

فرحان نے اپنے سبھی دوستوں کو غبارے تقسیم کردیئے، اور ایک غبارہ لے کر امجد کی جانب بڑھا، امجد تعجب سے اس کی جانب دیکھنے لگا اسے یقین نہیں تھا کہ فرحان اسے بھی غبارہ دے گا۔ فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں!

اسکول کے سبھی بچے غبارے لے کر باہر میدان میں آئے اور اپنے اپنے غباروں کو کافی دیر تک ہوا میں اڑاتے رہے۔ محترمہ عظمت صاحبہ اور سبھی اساتذہ صاحبان یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ فرحان ایک جانب خاموش کھڑا تھا۔ وہ حسرت بھری نگاہوں سے تیرتے ہوئے غباروں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سب سوچ رہے تھے، میرا غبارہ سب سے اونچا جارہا ہے۔

اچانک محترمہ عظمت بول اٹھیں!! کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل منعقد کرایا جائے، بچوں کو بہت مزہ آئے گا''

دوسرے دن انہوں نے اسکول ہی میں ''غباروں کے مقابلے'' کا اعلان کردیا۔ سب بچے ایک ایک غبارہ اڑائیں گے، ہر غبارہ میں ایک ''پوسٹ کارڈ'' بندھا ہوا ہوگا۔ پوسٹ کارڈ میں پتہ کی جگہ بچے اپنا نام اور پتہ لکھ دیں گے۔ اسطرح ڈاک سے آنے پر معلوم ہوگا کہ کس کا غبارہ کتنی دور گیا۔ جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی انعام دیا جائے گا۔

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

دوسری صبح اسکول کے احاطے میں غباروں کا میلہ نظر آنے لگا۔ چھوٹے بڑے، رنگ برنگے غبارے آہستہ آہستہ ہوا میں تیر رہے تھے۔ کوئی کہہ رہا تھا ''میرا غبارہ سو کیلو میٹر دور جائے گا'' تو کوئی پانچ سو کیلومیٹر کے سفر کا اندازہ کر رہا تھا۔ سب بڑھ چڑھ کے بول رہے تھے۔ محترمہ عظمت تالی بجا کر غبارے اڑانے کا اشارہ دینے جا رہی تھیں کہ ان کی نظر اچانک فرحان پر پڑی۔ وہ نم آنکھوں سے چہکتے بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کا ہاتھ خالی تھا۔ ''تمہارا غبارہ کہاں ہے؟'' محترمہ عظمت نے پوچھا!

''جی! لایا نہیں ہوں'' فرحان نے کہا۔

کیوں؟

فرحان خاموش رہا!

عظمت صاحبہ سمجھ گئیں کہ فرحان ''غباروں کے مقابلہ'' میں حصہ کیوں نہیں لے رہا ہے؟ انہوں نے فوراً ایک بڑا غبارہ منگوایا، بولیں ''اب جلدی سے اس میں ایک پوسٹ کارڈ باندھ دو''

غبارہ لے کر فرحان بیساکھی کے سہارے میدان میں آگیا! تو اس کے ہم درجہ کسی دوست نے کہا کہ ''اس کا غبارہ اڑے گا یا لنگڑا کر چلے گا'' جواب میں سب ہنس پڑے! فرحان کا کان لال ہوگیا۔ اس کی طبیعت ہوئی کہ ابھی ابھی غبارہ چھوڑ کر بھاگ جائے، لیکن......؟ اسی وقت محترمہ عظمت نے تالی بجائی،

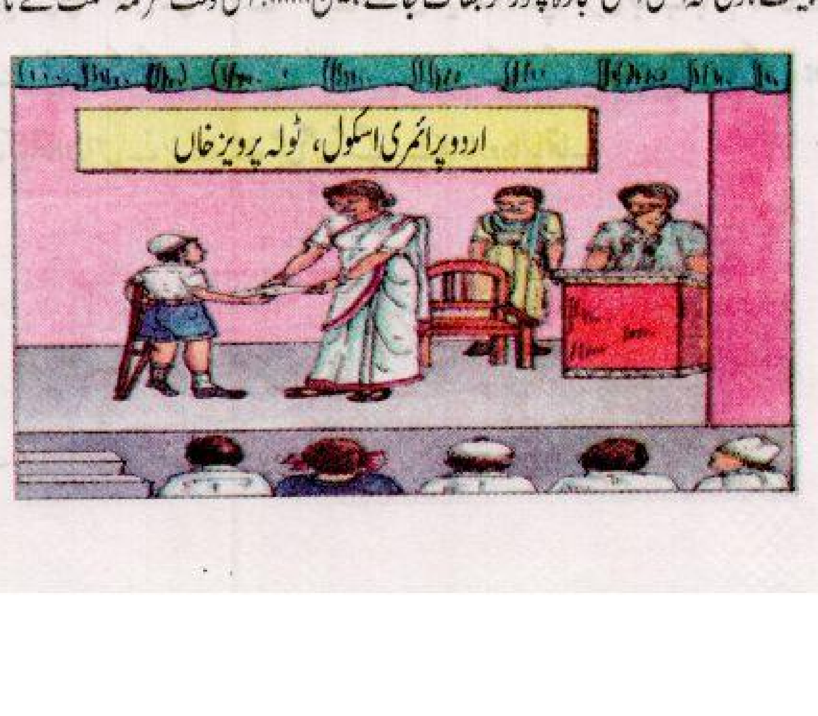

سب بچوں نے غباروں کو ہوا میں چھوڑ دیا۔ میدان میں صرف ایک غبارہ لہراتا رہا، وہ فرحان کے ہاتھ میں تھا۔ فرحان نہ جانے کس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس نے بھی چونک کر غبارہ چھوڑ دیا اور بیساکھیاں ٹھکٹھکاتا ہوا اپنے درجہ میں چلا گیا۔

ایک دن گذرا، دو دن گزرے، پوسٹ کارڈ واپس آنے لگے۔ غبارے کافی دوُر دور تک گئے تھے۔ فرحان کا پوسٹ کارڈ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

کامیاب ہونے والے امیدواروں کے اعلان کا دن تھا، لیکن فرحان کا ''پوسٹ کارڈ'' ابھی تک نہیں آیا تھا، اور بھی کئی بچوں کے پوسٹ کارڈ آنے والے تھے۔ دوپہر کی ڈاک میں چند ''پوسٹ کارڈ'' آگئے۔ سب بچے بے صبری سے انتظار کررہے تھے۔ شام کو میدان میں سب یکجا ہوئے۔ لیڈی پرنسپل عظمت صاحبہ، پوسٹ کارڈوں کو پڑھنے لگیں۔ انہوں نے کامیاب امیدوار کے نام کا اعلان کردیا، تو سب بچے چونک گئے۔ فرحان کا غبارہ سب سے دوُر گیا تھا۔ فرحان کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہورہا تھا، سب بچے حیرانی کے ساتھ فرحان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

لیڈی پرنسپل محترمہ عظمت نے پیار سے فرحان کا کندھا تھپتھپادیا۔ فرحان نے ان کی جانب دیکھا اور پھر مسکرادیا، اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے گھر کی جانب جارہا تھا، تیز تیز قدموں سے، فرحان کو لگ رہا تھا، جیسے، وہ سب سے آگے آگے دوڑ رہا ہو! اس کا کھویا ہوا اعتماد لوٹ آیا تھا اور اس نے پڑھنے لکھنے میں بھی آگے رہنے کا ارادہ بنالیا تھا۔

ماخوذ

پڑھیے اور سمجھیے:

حساس = حس اور اندازہ سے کسی چیز کو معلوم کرنے والا

مناجات = خدا کی بارگاہ میں دُعا کرنا

خوشگوار = دل کو بھلی لگنے والی چیز

تعجب = حیرت

پڑھیے اور جواب دیجیے:

(1) فرحان اداس کیوں کھڑا تھا؟

(2) فرحان کو تعلیم کی اہمیت کس طرح سمجھ میں آئی؟

(3) فرحان غبارے کیوں لایا تھا؟

(4) امجد کی آنکھیں شرم سے کیوں جھک گئیں؟

(5) غباروں کا کھیل اسکول میں کیسے کھیلا گیا؟

خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے پُر کیجیے:

(1) تعلیم سے........ہو کر انسان کامیاب زندگی گذار سکتا ہے۔	آراستہ/شائستہ
(2) فرحان نے امجد کو غبارہ دیا تو امجد کی آنکھیں..........سے جھک گئیں۔	شرم/حیا
(3) جس کا غبارہ سب سے دور جائے گا اسے ہی..................دیا جائے گا۔	انعام/اکرام
(4) کیوں نہ ایک دن غباروں کا کھیل..................کرایا جائے۔	انعقاد/منعقد
(5) وہ نم آنکھوں سے..................بچوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔	چہکتے/کھیلتے

کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملایئے:

(الف)	(ب)
کان لال ہونا	شاباشی دینا
شفقت جھلکنا	سہارا لینا
بیساکھی پہ چلنا	غصہ ہونا
تالی بجانا	پیار آنا

درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

غبارہ : ____________________

دیوار : ____________________

بیساکھی : ____________________

خوشگوار : ____________________

پوسٹ کارڈ : ____________________

☆ غباروں سے اور کس طرح کے کھیل کھیلے جاسکتے ہیں؟ درجہ میں اساتذہ کے زیر نگرانی مظاہرہ کریں۔

غور کیجیے:

☆ حرف کے آخر میں ''ر'' جوڑتے ہوئے لفظوں کی تشکیل کریں۔

مثلاً: پر۔ بیمار۔ دیوار۔

1 ________ ________ ________

2 ________ ________ ________

3 ________ ________ ________

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

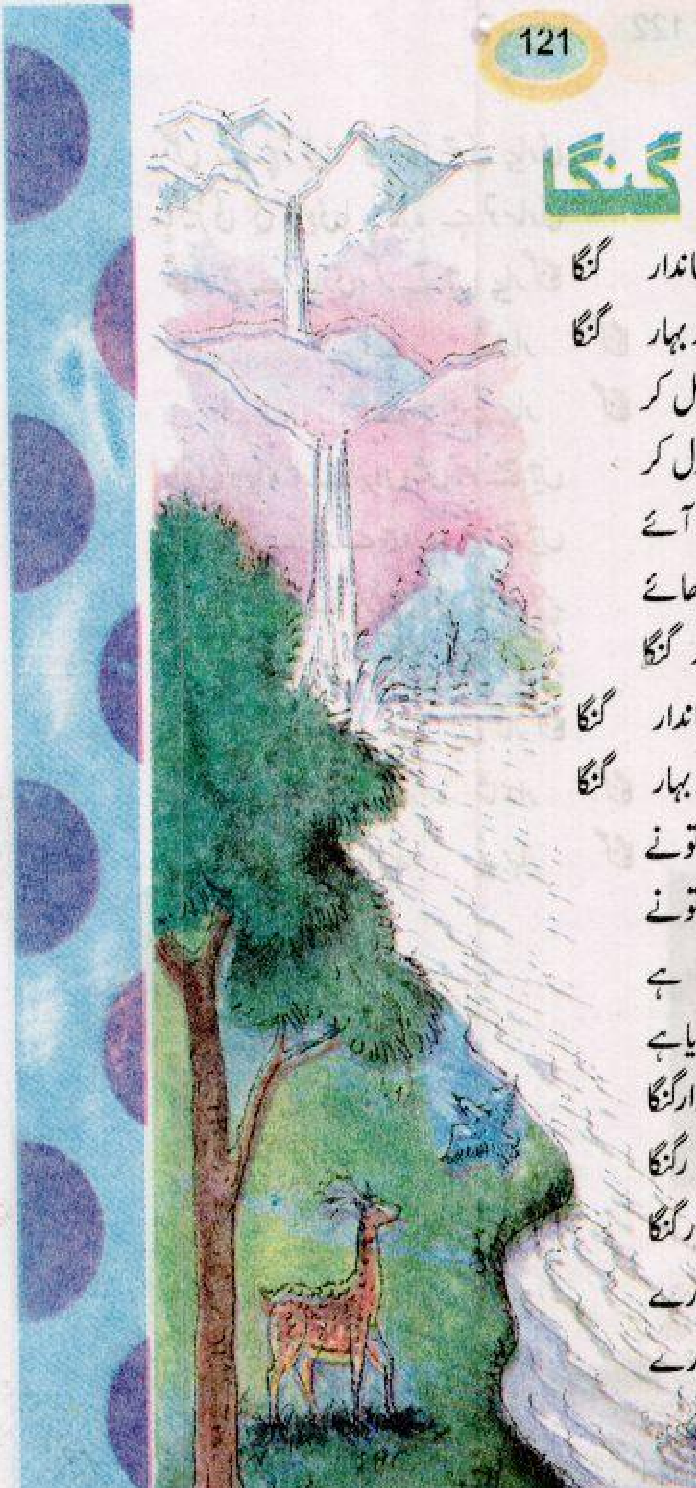

گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
گنگوتری سے نکلی کیسی اُچھل اُچھل کر
اور پربتوں سے اتری پہلو بدل بدل کر
پتھر بہائے تونے جو راستے میں آئے
کودی بلندیوں سے جلوے عجب دکھائے
ایک راہ میں بنائے سو آبشار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تونے
اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تونے
گنگا بہائی ایسی، کھیتوں کو بھر دیا ہے
پودوں کو جان دی ہے پھولوں کو زر دیا ہے
سیراب کر دیا ہے ہر لالہ زار گنگا
اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا
ہیں شہر پیارے پیارے اکثر تیرے کنارے
تیرتھ ترے کنارے، مندر ترے کنارے

جل ہے پوتر تیرا، مٹی بھی تیری پیاری
پاکیزگی کی دیوی، پاکیزہ ہے تو ساری
تجھ کو تیرے پجاری، کرتے ہیں پیار گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا

راتوں کو چاند تارے لہروں میں جھومتے ہیں
پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں
سورج بکھیرتا ہے کرنوں کی ہار تجھ پر
اور کرتی ہیں ہوائیں نقش ونگار تجھ پر
سب ہیں نثار تجھ پر سب ہیں نثار گنگا

اے شاندار گنگا
اے پُر بہار گنگا

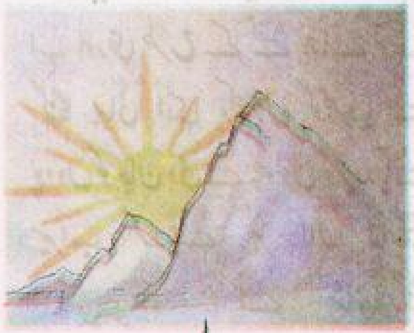

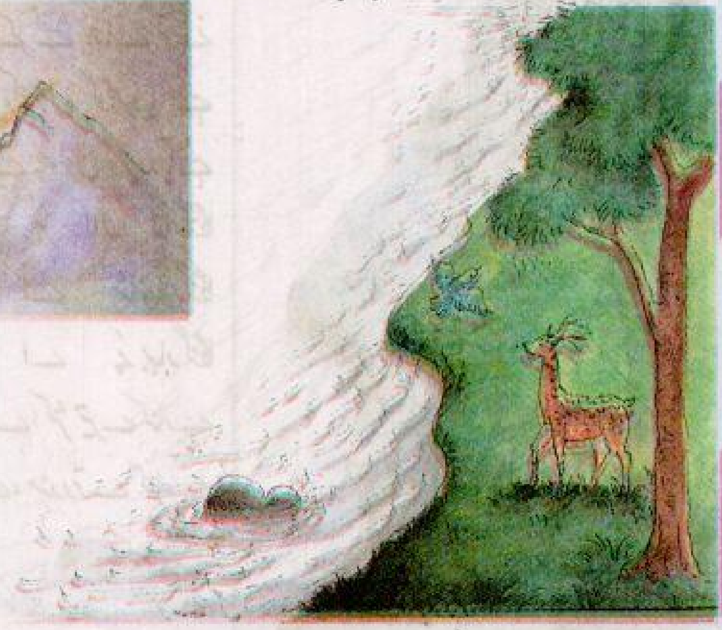

پڑھیے اور سمجھیے:

پُر بہار	:	(پر+ بہار) بہار سے بھری ہوئی
گنگوتری	:	اس جگہ کا نام جہاں سے گنگا نکلتی ہے
آبشار	:	جھرنا
نقشہ جمانا	:	رنگ جمانا، حاوی ہونا
زر	:	سونا
سیراب کرنا	:	پانی بھرنا
لالہ زار	:	(لالہ+زار) وہ باغ جس سے لالے کے پھول کھلے ہوں۔ مراد ہر باغ
تیرتھ	:	زیارت کی جگہ
پوتر	:	پاک
پاکیزگی	:	پاک ہونا
نقش ونگار کرنا	:	گل بوٹے بنانا
نثار	:	قربان

سوچیے اور بتایئے:

(۱) گنگا کہاں سے نکلتی ہے؟

(۲) گنگا کو شاندار کیوں کہا ہے؟

(۳) گنگا کے بہنے کو شاعر نے کس انداز میں بیان کیا گیا ہے؟

(۴) گنگا کہاں کہاں سے بہتی ہے؟

(۵) گنگا کے پانی کو پاک کیوں کہا ہے؟

(۶) ”راتوں کو چاند تارے لہروں پہ جھومتے ہیں“ اس مصرع میں کون سی کیفیت بیان کی گئی ہے؟

(۷) ”پھولوں بھرے کنارے پیروں کو چومتے ہیں“ اس مصرع میں کس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

خالی جگہ پُر کیجیے:

گنگوتری سے نکلی کیسی .... کر

اور پربتوں سے اُتری .... کر

جنگل پہاڑ چھوڑے .... بہائے تو نے

اب اور ہی طرح کے .... جمائے تو نے

سیراب کر دیا ہے ہر ....

آیئے کریں:

اس نظم کے پسندیدہ اشعار کو یاد کریں اور درجہ میں لحن کے ساتھ پیش کریں۔

نیچے لکھے اشعار سے آپ کیا سمجھتے ہیں لکھیے:

- جنگل پہاڑ چھوڑے، میداں بسائے تو نے
  اب اور ہی طرح کے نقشے جمائے تو نے
- گنگا بہائی ایسی، کھیتوں کو بھر دیا ہے
  پودوں کو جان دی ہے، پھولوں زر دیا ہے
- ہیں شہر پیارے پیارے، اکثر ترے کنارے
  تیرتھ تیرے کنارے مندر تیرے کنارے

ہم میں کون کون سی خوبیاں ہیں؟ درجہ میں ہر عنوان پر مناظرہ کریں:

(۱) پھول (۲) پانی (۳) پیڑ (۴) سورج (۵) آدمی

آپ بھی کیجیے:

☆ گنگا ندی کی تصویر بنایئے جس میں قدرت کی عکاسی ہو؟

☆ گنگا ندی کے کنارے آباد شہروں کی تصویر جمع کیجیے؟

زبان کے علاوہ اس سبق میں دوسرے مضامین کی کون کون سی خوبیاں ہیں لکھیے؟

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

سبق-20

مُلّا نصیرالدین

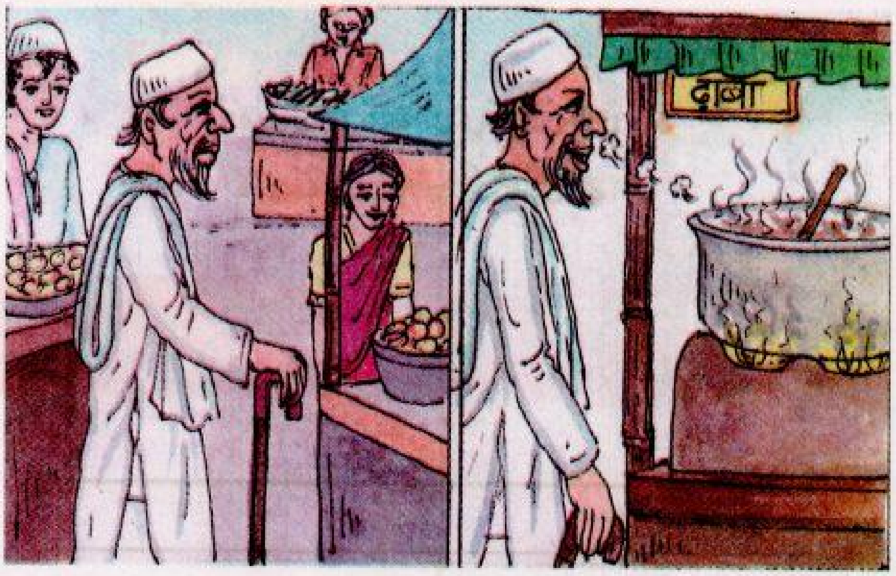

ایک دن ملانصیرالدین بازار سے گزر رہے تھے۔ جب وہ بازار میں ایک ڈھابے کے پاس سے گزرے تو انہیں لذیذ کھانوں کی خوشبو آئی اور منہ میں پانی آگیا۔ ان کے قدم آہستہ آہستہ اٹھنے لگے۔ ان کی ہمت نہیں تھی کہ تیز تیز قدم اٹھائیں۔ اور ڈھابہ ان سے دور ہو جائے۔ وہ ڈھابے میں داخل ہو گئے اور ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایسی جگہ جا کر بیٹھے جہاں سے ڈھابے کے سامنے سڑک پر گزرنے والے ہر اک شخص کو وہ دیکھ سکیں۔ انہوں نے کھانے کے لئے آرڈر دیا۔ اور کھانا ان کے سامنے چن دیا گیا۔ اچانک ان کی نظر ایک فقیر پر پڑی جو ڈھابے کی دیگ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ فقیر نے اپنی جھولی سے سوکھے نان کے ٹکڑے نکالے اور دیگ سے نکلنے والی بھاپ اور خوشبو کو سونگھ کر کھانے لگا۔

جب اس بوڑھے فقیر کی روٹی ختم ہوگئی تو وہ چل دیا۔ اچانک ڈھابے کا مالک اپنی جگہ سے اٹھا اور اس بوڑھے آدمی کو پکڑ لیا اور بولا کہاں بھاگ رہا ہے؟ کھانے کے پیسے کیوں نہیں دیتا؟

بوڑھے آدمی نے کہا'' کھانا؟ کیسا کھانا؟ میں نے تو صرف اپنے نان کے سوکھے ٹکڑے کھائے ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔

ڈھابے کا مالک غصہ میں لال پیلا ہو کر بولا'' اگر کھانا نہیں کھایا تو اس کی بھاپ اور خوشبو تو کھائی ہے۔ کیا خوشبو مفت میں آتی ہے؟ جلدی کر پیسے نکال؟

بے چارے بوڑھے فقیر کے پاس پیسے نہیں تھے۔ لہٰذا ڈھابے والے کی خوشامد کرنے لگا۔ مگر وہ کچھ سننے کیلئے تیار نہیں تھا وہ کہنے لگا کہ جب تک پیسے نہیں دے گا میں تجھے جانے نہیں دونگا۔

مُلاّ جی اپنی جگہ سے اٹھے اور ڈھابے والے سے کہا'' تم صحیح کہتے ہو، مگر اس بے چارے بوڑھے کو جانے دو۔ اس کے کھانے کے پیسے میں دے دونگا۔ ڈھابے کا مالک بہت خوش ہوا۔ وہ بوڑھا بھی ملا کو دعا دیتا ہوا چلا گیا۔ مُلاّ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ کچھ سونے اور چاندی کے سِکّے نکالے۔ کئی بار انہیں اس ہاتھ سے اس ہاتھ میں اچھالا۔ ان کی کھنکھناہٹ سے ڈھابے کا مالک بہت خوش ہو رہا تھا۔ اس نے آگے ہاتھ بڑھایا کہ ان سکّوں کو لے لیں۔ لیکن ملا نے ان سکّوں کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگے ۔ ان روپیوں کی آواز سنی؟

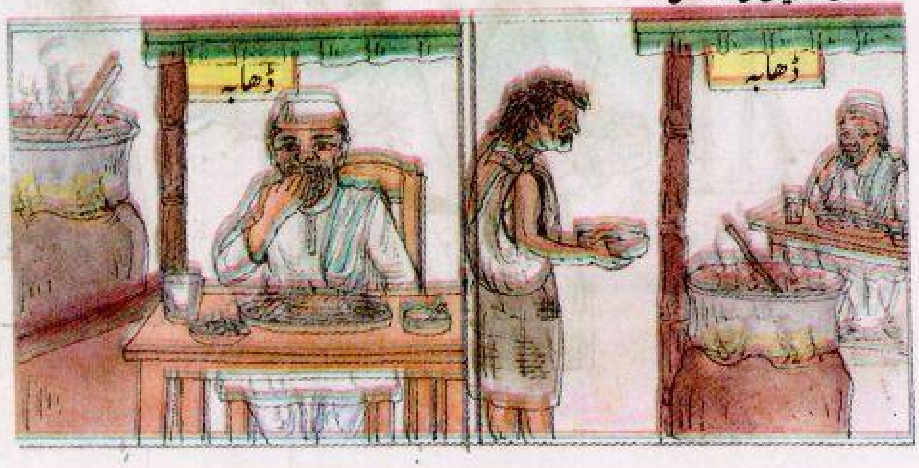

Sarva Shiksha 2015-16 (Free)

ڈھابے والے نے کہا۔ ''ہاں''

مُلّا نے کہا '' تو ہمارا حساب برابر۔ کیوں کہ کھانے کی خوشبو کے بدلے سِکّوں کی آواز ہی کافی ہے۔ کھانے کے بدلے پیسے اور اس کی خوشبو کے بدلے آواز۔

مُلّا اور ڈھابے والے کے درمیان تکرار ہونے لگی۔ کافی لوگ وہاں جمع ہو گئے۔ سبھی مُلّا جی کے فیصلہ کو سن کر بہت خوش ہوئے اور سبھی نے مُلّا جی کی بہت تعریف کی۔ ڈھابے والے کا سر شرم سے جھک گیا اسے اس قدر شرمندگی ہوئی کہ وہ اپنی جگہ پر نہیں بیٹھ سکا۔

مُلّا جی پر اس کا کوئی اثر نہ تھا وہ ٹھاٹ سے اپنی جگہ پر پہنچے اور اپنا بقیہ کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد ملا جی اسی ڈھابے میں ہاتھ پیر لمبے کر کے لیٹ گئے اور تھوڑی دیر میں خرانٹے بھرنے لگے۔

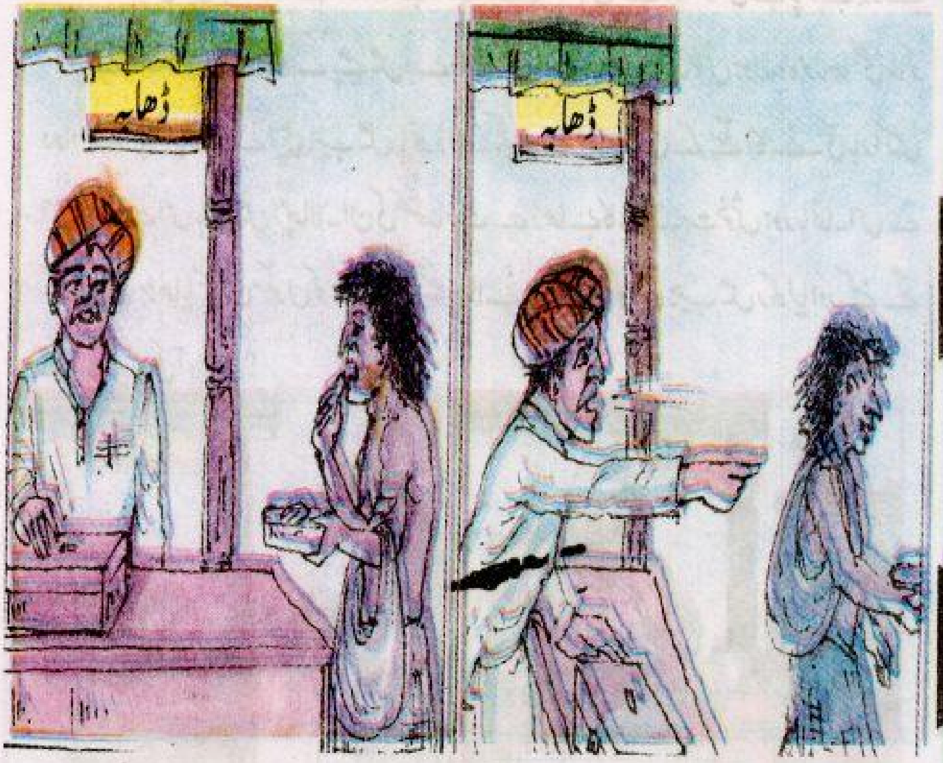

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

پڑھیے اور سمجھیے:

نان : روٹی

قریب : نزدیک

ڈھابہ : ایک چھوٹا سا ہوٹل

آرڈر : حکم

مجمع : بھیڑ

منتظر : انتظار کرنے والا

پڑھیے اور جواب دیجیے:

1 مُلّا نصیر الدین کس قسم کے انسان تھے؟

2 ہوٹل والے نے فقیر کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟ اور کیوں؟

3 فقیر نے کسے دعائیں دیں اور کیوں؟

4 مُلّا جی نے فقیر کی مدد کس طرح کی؟

5 لوگ ملّا جی کو کیوں مانتے تھے؟

6 مُلّا نصیر الدین نے ڈھابے والے کو پیسے دیئے یا نہیں؟

آیئے ان کا اُلٹا لکھیں:

دوست، فقیر، قریب، آدمی، خوشبو، باہر، تعریف، شرم، صحیح، مالک، زمین

مثال: دوست ــ دشمن مالک ــ

فقیر	—	______	خوشبو	—	______
قریب	—	______	باہر	—	______
آدمی	—	______	تعریف	—	______
صحیح	—	______	شرم	—	______

ان الفاظ کو اس طرح جملے میں استعمال کریں کہ ان کی جنس ظاہر ہو جائے:۔

مفت، ______

خوشبو، ______

شرم، ______

قریب، ______

دروازہ، ______

ان الفاظ کی جمع بتائیں:

اشرفی۔ ______

شخص۔ ______

وقت۔ ______

فقیر۔ ______

آدمی۔ ______

خوشبو۔ ______

دکان۔ ______

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

آیئے جملے میں استعمال کیجیے:

کھنکھناہٹ۔ ____________

چاندی۔ ____________

فیصلہ۔ ____________

ڈھابہ۔ ____________

بھوک۔ ____________

خراٹے۔ ____________

جس طرح کھنکھنانا سے کھنکھناہٹ ہوتا ہے ٹھیک ویسے ہی درج ذیل الفاظ سے نیا لفظ بنایئے:

مثال: کھنکھنانا.................کھنکھناہٹ

گھبرانا.................

آنا.................

چھٹپٹانا.................

پھسپھسانا.................

بلبلانا.................

قوسین میں درج لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

جگہ ، ڈھابے ، تیار ، خوشامد ، پیسے

بے چارے بوڑھے کے پاس.................نہیں تھے۔

لہٰذا ڈھابے والے کی.................کرنے لگا

مگر وہ کچھ سننے کو.................ہی نہیں تھا

مُلّا جی اپنی.................سے اٹھے اور.................سے کہا تم صحیح کہتے ہو۔

برائے مطالعہ

نوشیرواں

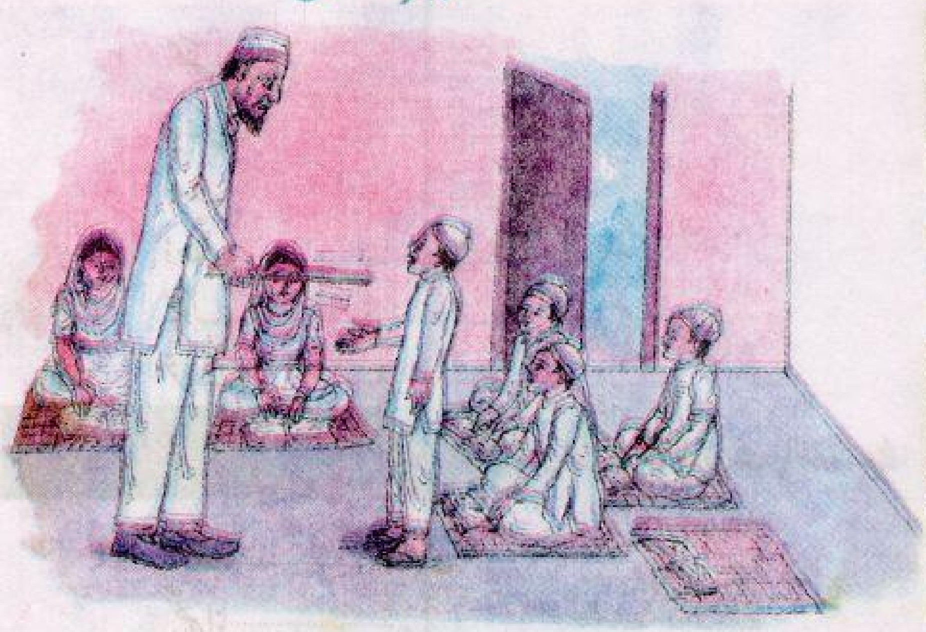

ایک دن نوشیرواں عادل کو اک استاد نے
کمسنی میں خوب پیٹا بے قصور و بے خطا

جب بڑا ہوکر بنا وہ بادشاہ ایران کا
حضرت استاد سے تب جا کے پوچھا ماجرا

آپ نے پیٹا تھا مجھ کو بے قصور و بے خطا
کیا سبب اس کا تھا مجھ کو دیجئے یہ تو بتا

مسکرا کر یہ کہا استاد نے نوشیرواں
سن بتاتا ہوں کہ میں نے کیوں تجھے دی تھی سزا

Sarva Shiksha-2015-16 (Free)

جانتا تھا تو بڑا ہو کر بنے گا شہریار
اس لئے یہ میں نے سوچا کمسنی ہی میں ذرا

بے قصور و بے خطا ہی پیٹ کر شاگرد کو
ظلم کیسی چیز ہے اس کا چکھا دوں کچھ مزا

تاکہ تو بھی ظلم کرنے سے سدا ڈرتا رہے
اور تیرا نام عادل حشر تک باقی رہے

(اسرار جامعی)

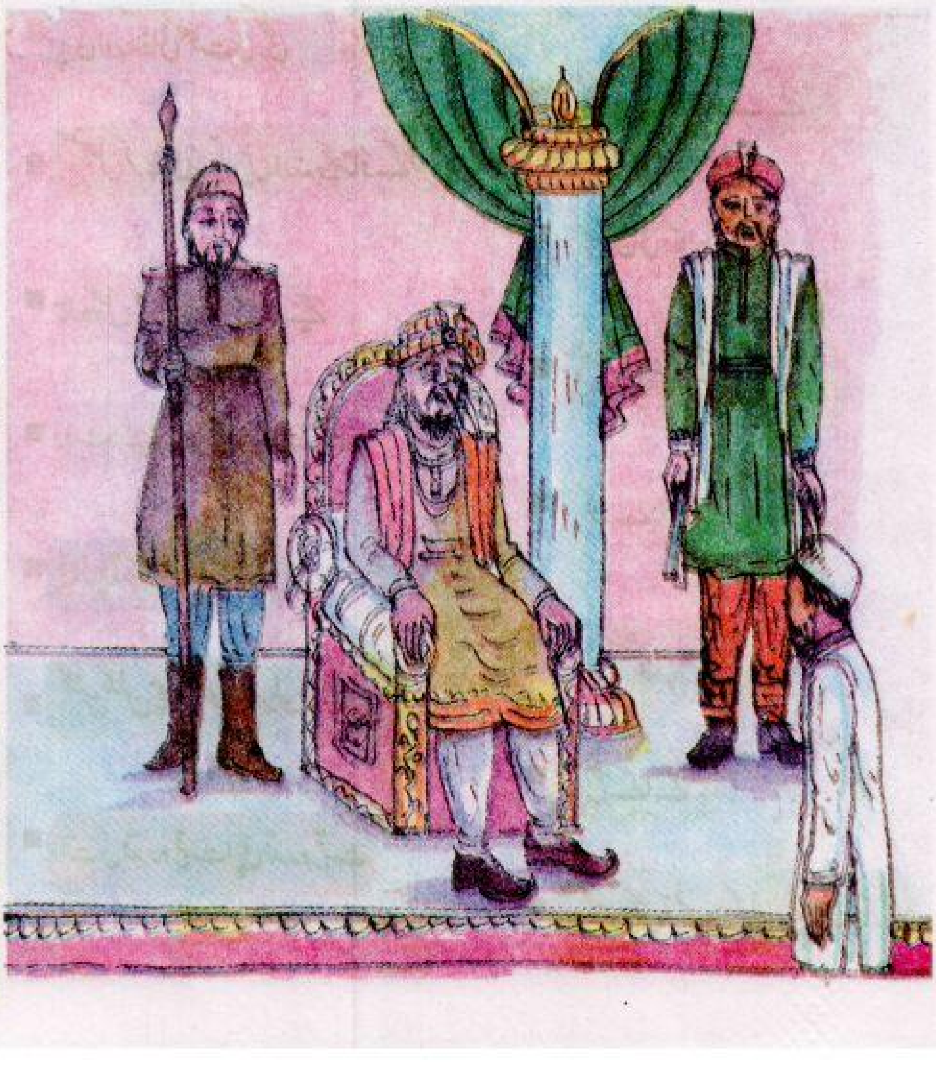

نعرہ

مقام اپنا اپنا

کون سا نعرہ کس جگہ کے لئے مناسب ہے لکھیے:

- جلد بازی مت کیجیے حادثوں سے بچیے۔
- پاکی اور صفائی صحت کی کنجی
- سنبھل کر پٹری پار کریں ورنہ پچھتاؤ گے عمر بھر
- تازہ پھل کھایئے ڈاکٹر سے بچیے
- ووٹ دینے سے پہلے سوچیے سمجھیے
- پہاڑ پر آؤ صحت پاؤ
- گلشن گلشن پھول کھلاؤ لمحہ لمحہ خوشیاں پاؤ
- وقت کی قدر و قیمت اپنی قدر و قیمت

- سڑک کے کنارے
- الیکشن کے اشتہار کے لئے
- پھلوں کی دکان پر
- ریل کی پٹری کے پاس
- کوڑے دان پر
- ہل اسٹیشن پر
- باغ کے اگے
- کہیں بھی آفس اسکول وغیرہ کے آگے

"کوئی چیز بیکار نہیں"

(الف) 1۔ ایک دن ہرن دریا پر گیا۔
2۔ اس نے پانی پیتے ہوئے اپنا عکس پانی میں دیکھا۔
3۔ اپنی خوبصورتی پر اترایا۔
4۔ دل میں سوچا کہ کون جانور ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔
5۔ جب کھر پر نظر پڑیں تو بہت اداس ہوا۔

(ب) 1۔ اس نے ایک آہ بھری۔
2۔ اور اللہ سے شکایت کی۔
(3) کہ اے خدا تو نے مجھے اور اعضا تو بہت شاندار دیئے ہیں
4۔ کھر بھی سفید اور خوبصورت دیتے ہوتے۔
5۔ ان کالے کلوٹے کھروں نے تو میرے جسم کو بدنما بنا دیا ہے۔

(ج) 1۔ جب اللہ سے شکایت کر رہا تھا۔
2۔ پیچھے سے آہٹ ہوئی چوکنا ہو گیا۔
3۔ نگاہ دوڑائی تو شکاریوں اور کتوں کو لپکتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔
4۔ کھروں کو حرکت میں لایا۔
۵۔ اور جنگل میں غائب ہو گیا۔

(د) 1۔ جب شکاری چلے گئے۔
2۔ اپنی چھپی ہوئی جگہ سے نکلا۔

3 کہنے لگا اللہ سے شکایت کر رہا تھا۔

4 وہی کھوڑے کام آئے۔

5 اور میری جان بچ گئی

☆ اوپر درج جملوں کو اس ترتیب سے لکھیے کہ ایک کہانی پوری ہو جائے:

☆ آپ کو یہ کہانی کیسی لگی؟ لکھیے:

☆ کیا آپ نے ایسی کوئی کہانی سوچی ہے اگر ہاں تو لکھیے:

☆ ''اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کوئی چیز بیکار نہیں ہے'' اگر آپ اس فقرہ سے راضی ہیں تو کیوں لکھیے؟